شراب

کی

حرمت و مذمت

www.KitaboSunnat.com

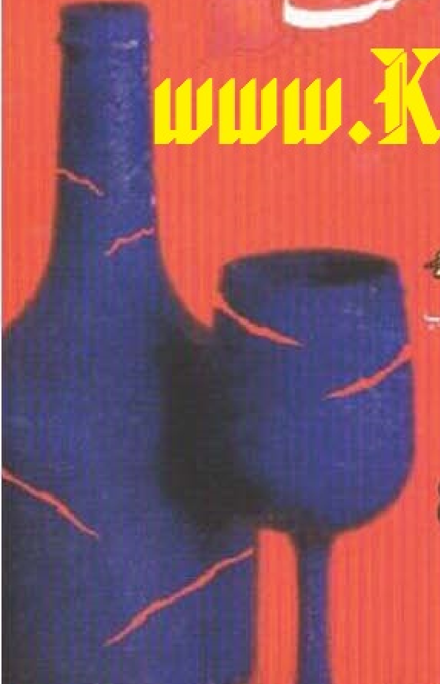

تالیف و پیشکش

الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان شریعہ کورٹ الخبر، سعودی عرب

ترتیب تخریج

غلام مصطفیٰ فاروق

مکتبہ کتاب و سنت

ریحان چیمہ - سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

شراب

[illegible]

الشیخ محمد [illegible] حفظہ اللہ

[illegible]

غلام مصطفیٰ فاروق

[illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقدیم از مولف 9
- عرض مرتب 13
- **حرمت شراب** 19
  - خمر کیا ہے؟ 21
    - ایک غلط فہمی 21
  - لفظ شراب کی لغوی و اصطلاحی تحقیق 23
    - لغوی تحقیق 23
    - اصطلاحی تحقیق 27
    - خمر کا لغوی معنی 30
    - خمر کی وجہ تسمیہ 31
- **شراب کے حرام ہونے کے دلائل** 33
- حرمت شراب قرآن کریم کی رو سے 33
  - پہلا حکم 33
    - اہل علم کے دو قول 33
  - حرمت شراب کا دوسرا مرحلہ 36
    - عام نشہ آور اشیاء کا حکم 37
  - حرمت شراب کا تیسرا مرحلہ 38
    - مصلحت تدریج حرمت 42
    - عرب میں کثرت شراب نوشی 44
    - اعشیٰ کا واقعہ 45

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حرمت شراب کا سبب اور تدریج 47
- شراب کی تدریجی تحریم اور شرک کی فوری تحریم کا فلسفہ 53
- شراب کے حرام ہونے کا ثبوت آیات مائدہ میں چودہ طریقوں سے 55
  - پہلا طریقہ 55
  - دوسرا طریقہ 59
  - تیسرا طریقہ 59
  - چوتھا طریقہ 60
  - پانچواں طریقہ 61
  - چھٹا طریقہ 63
  - ساتواں اور آٹھواں طریقہ 64
    - ایک عابد کا واقعہ 64
  - نواں اور دسواں طریقہ 66
  - گیارہواں طریقہ 66
  - بارہواں طریقہ 68
  - تیرہواں طریقہ 68
  - چودھواں طریقہ 69
  - آیات اعراف سے حرمت شراب پر استدلال 70
- شراب نوشی کی حرمت حدیث رسول ﷺ کے آئینہ میں 73
  - تدریج خمر پر نبی اکرم ﷺ کا صحابہ کو باخبر رکھنا 74
  - شراب کی حرمت پر دلالت کرنے والی احادیث 76
  - کیا انگور کی شراب حرام ہے؟ 77
    - حضرت انس ؓ کا واقعہ 79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- احناف کا کمزور مسلک 84
- ہر شراب کی قلیل و کثیر مقدار کی حرمت 85
- فرق کیا ہے؟ 85
- ایک غلط فہمی کا ازالہ 87
- بیئر بھی حرام ہے 88
- نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی 92
- نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی 93
- شرابی کے لئے وعید و عذاب، لعنت و ملامت اور گمراہی کے ذکر والی احادیث 96
- شراب باعث گمراہی 96
- شرابی سے کمال ایمان چھن جاتا ہے 98
- شراب کی حرمت آثار صحابہؓ کی رو سے 108
- پہلا اثر 108
- دوسرا اثر 109
- باذق کی تعریف 109
- تیسرا اثر 111
- چوتھا اثر 112
- پانچواں اثر 112
- چھٹا اثر 113
- ساتواں اثر 113
- آٹھواں اثر 114
- نواں اثر 115
- دسواں اثر 115

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- شراب کی حرمت آثار تابعینؒ وائمہؒ کی رو سے 117
  - آثار تابعینؒ اور آئمہؒ 117
  - امام طاؤس رحمہ اللہ 117
  - امام شبرمہ رحمہ اللہ 118
  - امام ابن مبارک رحمہ اللہ 118
  - علامہ امام ابن المنذر رحمہ اللہ 119
- شراب نوشی پر سزا 120
- قتل کا حکم 120
- شرابی کا قتل 122
  - شراب کی حد کے کتنے کوڑے ہیں؟ 123
- پہلا قول 124
- دوسرا قول 125
- فائدہ 126
  - ماسبق پر ایک طائرانہ نظر چند نقاط میں 127
- پہلا نقطہ 127
- دوسرا نقطہ 128
- تیسرا نقطہ 128
- چوتھا نقطہ 128
- پانچواں نقطہ 129
- چھٹا نقطہ 130
- ساتواں نقطہ 131
- آٹھواں نقطہ 131

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نواں نقطہ 133
- **حرمت شراب کے دیگر دلائل** 134
- اجماعِ امت 134
- اہل تشیع 135
- فقہ ظاہریہ 135
- عقل سلیم 136
- شراب نوشی کرنے والوں کا دسترخوان 142
- **شراب کے مضرات و نقصانات** 144
- دینی مضرات 144
- اخلاقی مضرات 145
- ایک شرابی کا چشم دید واقعہ 145
- شرابی کے اخلاقی انحطاط و گراوٹ کے دو اور واقعات 147
- اخلاقی پستی کا ایک اور واقعہ 150
- معاشرتی و اجتماعی مضرات 154
- مادی یعنی جانی و مالی مضرات 158
- ایک ماہر اقتصادیات کا تجربہ 159
- طبی مضرات 160
- نبی اسلام ﷺ کی نظر میں 161
- شراب نوشی کے بعض اسباب و اعذار 163
- شراب کے بارے میں پچاس اطباء کی متفقہ رپورٹ 165
- شراب کے بارے میں بعض مغربی غیر مسلم ڈاکٹروں کے اقوال 168
- مسلم ماہرین طب کی تحقیقات 171

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ڈاکٹر محمد علی ارجندی (سعودی عرب) 171
- آئندہ نسلوں پر شراب کا اثر 174
- ڈاکٹر حجر احمد بن آل بوطامی 176
- معروف اسکالر جناب ڈاکٹر محمد علی البار 177
- شراب نوشی اور دیگر علماء 178
- علماء اخلاق 178
- علماء اجتماع 178
- علماء اقتصاد 179
- علماء نفسیات 179
- **شراب کے نجس و ناپاک ہونے کے دلائل** 180
- شراب نجس یا طاہر؟ 181
- جمہور کے دلائل 181
- اعتراض 183
- جواب 184
- آثار صحابہؓ سے 184
- آئمہ و علماء کے اقوال 187
- امام ابن العربی رحمہ اللہ 189
- شراب کے بارے میں دوسری رائے 191
- دوسری دلیل 192
- جوابات 192
- خلاصہ کلام 196

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم از مولف

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ . وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ . وَصَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلاَمُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

.............اَمَّا بَعْدُ .

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گناہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

1 **صغیرہ گناہ**: جو کہ وضوء کرنے ،نماز باجماعت ادا کرنے اور عرفہ اور عاشورہ کا روزہ رکھنے جیسے اعمال صالحہ سرانجام دینے سے جھڑتے رہتے ہیں۔ جنہیں قرآن کریم نے ﴿اَللَّمَمْ﴾ کہا ہے۔

2 **کبیرہ گناہ**: جو کہ توبہ تائب ہوئے بغیر ختم نہیں ہوتے۔اوران کاارتکاب کرنے والوں پر شرعی حد(قتل،رجم،کوڑے)وعید شدیداور اللہ کی لعنت وغضب کا تذکرہ کتاب وسنت میں آیا ہے۔اورانہیں قرآن کریم نے ﴿الکبائر﴾ سے تعبیر کیا ہے۔چنانچہ سورہ نساء میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلاً كَرِيْمًا﴾ (۱)

”اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے باز رہو،جن سے تمہیں منع کیا جاتا

سورة النساء آیت : ۳۱

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کردیں گے۔اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔"

اورسورہ نجم میں ارشادالٰہی ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (۲)

"وہ (ایسے لوگ ہیں) جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے باز رہتے ہیں۔البتہ صغیرہ گناہ (ان سے ہوجاتے ہیں) بے شک تمہارا پروردگار بڑی وسیع مغفرت والا ہے۔"

سلف صالحین امت میں سے بعض کبار اہل علم نے "کبائر" کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔جن میں سے ایک تو"الزواجر عن اقتراف الکبائر" علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ کی ہے۔اس میں موصوف نے چارسواڑسٹھ (۴۶۸) کبیرہ گناہوں کا تعارف کروایا ہے۔جب کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے "الکبائر" نامی اپنی معروف کتاب میں ستر (۷۰) کبائر ذکر کئے ہیں۔اسی طرح الکبائر کے موضوع پر ہی علامہ ابن نحاس رحمہ اللہ کی کتاب "تنبیہ الغافلین" بھی بڑی جامع ہے۔جس میں عام کبائر کے علاوہ انہوں نے بدعات ومنکرات اور بدعادات کا بھی تذکرہ کردیا ہے۔ایسے ہی شیخ محمد بن عبدالوہاب التمیمی نے بھی "کتاب الکبائر" لکھی ہے۔جو اپنے موضوع کی مختصر ترین کتاب ہے۔

جبکہ حال ہی میں ہمارے معاصرین علماء کرام میں سے علامہ احمد بن حجر آل بوطامی (قاضی شرعی حکومت قطر) کی کتاب "تطہیر المجتمعات من ارجاس الموبقات" بھی چھپ گئی ہے۔جوکہ تطویل ممل اور تلخیص مخل جیسے

سورة النجم آیت : ۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیوب سے منزہ، انتہائی جامع و مانع تالیف ہے۔جس میں انہوں نے اسی (۸۰) کبیرہ گناہوں کے بارے میں ضروری تفصیلات درج کی ہیں۔اس اور پہلی کتابوں میں سے بھی بعض کا اردو ترجمہ بھی جامعہ سلفیہ بنارس، اور الدار السّلفیہ بمبئی سے چھپ کر بازار میں آچکا ہے۔

چند سال پہلے اپنے ریڈیو پروگرام ''دین ودنیا'' میں ہم نے کبائر کو یکے بعد دیگرے اور مختلف مواقع پر ذکر کرنا شروع کیا۔تو ان میں سے ستر (۷۰) کے قریب معروف کبائر کے بارے میں اپنے سننے والوں کو معلومات مہیا کیں۔جن میں سے ہی ''شراب'' بھی تھی۔جس کے ضمن میں ہی بہت سی دوسری منشیات کا بھی ذکر آگیا ہے البتہ ان معروف کبائر میں سے ''زنا ولواطت'' کا تذکرہ ابھی باقی ہے۔جبھی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور موقع ملا۔اسے بھی موضوعِ سخن بنایا جائے گا۔ان شاء اللہ ☆

اور جب بعض مخلص حضرات نے ریڈیو پروگراموں کو کتابی شکل میں چھاپنے کا مشورہ دیا تو ضروری تھا، کہ انہیں نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں یہ بات طے ہوگئی کہ سب سے پہلے عقیدہ وایمانیات، اخلاص عمل وریاکاری، اتباع وموافقت سنت وبدعات اور رزق حلال جیسے بنیادی موضوعات کو شائع کیا جائے۔ جو کہ عمل کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔ لہٰذا ''قبولیت عمل کی شرائط'' کے نام سے پہلا مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔جو اس کتاب کا حصہ اول ہے، اور اس میں تین پہلی ''شرائط'' آگئی ہیں۔اور انہی کے ضمن میں کتنے ہی ''کبائر'' کا تذکرہ بھی ہوگیا ہے۔

☆ مذمت فحاشی کے سلسلہ میں مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ کے ریڈیو ام القیوین میں کئی پروگرام ہوئے، جن کو ہم نے کتابی شکل میں مرتب کرکے شائع کردیا ہے۔ ۱.طریق الامان عن عمل الشیطان .(مذمت لواطت واغلام بازی) ۲. مذمت فحاشی وزناکاری۔۳.انسداد فحاشی کیلئے اسلام کی بے نظیر حفاظتی تدابیر۔(مرتب غلام مصطفیٰ فاروق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور چوتھی شرط رزق حلال کے ساتھ ہی چونکہ حرام اشیاء حرام ذرائع روزگار اور ممنوع انداز ہائے تجارت ولین دین کا تذکرہ بھی ضروری تھا۔لہٰذا ان امور کے تذکرہ کے لئے اس کتاب کا ''حصہ دوم'' شائع کرنا طے ہوا۔لیکن جب دیکھا کہ یہ ایک طویل موضوع ہے۔اس میں شراب ومنشیات سود ورشوت جیسے طویل موضوع مباحث بھی آتے ہیں۔اور بیع وشراء کے ممنوع انداز وغیرہ بھی اسی حصہ سے متعلقہ ہیں۔ان سب کو یکجا شائع کرنے سے حصہ دوم ضخامت کے اعتبار سے بہت بڑا ہو جائے گا۔جسے چھاپنے اور تقسیم کرنے کے مسائل بھی بڑے ہوں گے۔

لہٰذا ہر اعتبار سے آسانی کے پیش نظر ''قبولیت عمل کی شرائط'' (حصہ دوم) کو مزید کئی الگ الگ حصوں میں اور موضوع سے مناسبت رکھنے والے ناموں سے باری باری آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا عزم کیا ہے۔جس کی پہلی ''قسط'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔جس کی ترتیب وتبییض کا سہرا میرے ایک فاضل عزیز مولانا غلام مصطفیٰ فاروق (خریج وفاق المدارس والجامعات، خطیب جامع مسجد توحید، ڈسکہ) سلّمہٗ کے سر ہے۔جنہوں نے انتہائی اخلاص ومحنت سے تقاریر کے مسودے کو چھپنے کے قابل بنادیا۔ **فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ** اور اللہ تعالیٰ برکات نازل فرمائے۔ان معاونین پر جنہوں نے اس کارخیر میں اپنے مال حلال سے حصہ لیا۔اور اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے اخراجات ادا کردیئے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولف ومرتب وناشر کے اس ''بضٰعة مزجٰة'' کو شرف قبولیت سے نوازے۔آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابو سلمان محمد منیر قمر متحدہ عرب امارات

۱۳/۱۰/۱۴۱۳ھ ۵/۴/۱۹۹۳ء ام القیوین ص ۔ب ۔۳۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ....اَمَّا بَعْدُ :

شراب جوکہ ام الخبائث ہے۔اس کے شدید مضرات ونقصانات کی وجہ سے اسلام نے چودہ سو سال قبل اس کی ہر قلیل وکثیر مقدار کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے۔وہ چاہے دوا ہی کے طور پر کیوں نہ ہو۔

چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (۱)

”اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا، اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں۔ان سے اجتناب کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔“

اللہ تعالیٰ نے فوز وفلاح کے لئے اس سے اجتناب کی شرط لگائی ہے۔اور اس کو شیطانی عمل قرار دیا ہے۔اسی لئے آج دنیا میں بے شمار آثام وجرائم، قتل وغارت، فتنہ وفساد اور فحاشی وبے حیائی کا سبب صرف اور صرف شراب نوشی اور نشہ بازی ہی ہے۔

(۱) سورۃ المائدہ، آئت ۹۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کا استعمال صرف جسمانی صحت کے لئے ہی تباہ کن نہیں۔ بلکہ دائمی شرابی کے لئے تو مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے آخرت میں (لا یدخلون الجنة) اور (حرم الله علیه الجنة) کے الفاظ سے وعید شدید بھی سنائی ہے۔

اور (لعن الله الخمر) کے الفاظ سے آپ ﷺ نے اس کی شناعت و برائی کو عیاں کیا ہے۔ اور ساتھ ہی پینے پلانے والوں درآمد و برآمد کرنے والوں، نیز خریدنے، بیچنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

شراب و منشیات کا استعمال ترقی یافتہ ممالک میں اس قدر عام ہے۔ اور ان ممالک کا ایک کثیر طبقہ اس کا اتنا دلدادہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ ہر تقریب و محفل میں وہ خوشی کی ہو یا غمی کی، مذہبی تہوار ہو یا علاقائی جشن شراب اس تقریب کا جزو لاینفک تصور کیا جاتا ہے۔ پھر پی پلا کر شرم وحیاء، تہذیب و اخلاق کا وہ خون کرتے ہیں۔ کہ اس کا تذکرہ بھی شرمناک ہے۔

اور ہمارے معاشرے کے جہلاء کا ایک بڑا طبقہ اس کو اس خیال سے استعمال کرتا ہے۔ کہ اس سے جان بنتی ہے، جسم فربہ ہوتا ہے، قوت بڑھتی ہے، آدمی دلیر اور شجاع ہو جاتا ہے۔ عام آدمی اس کے کثرت استعمال کو دیکھ کر یہ تصور قائم کر لیتا ہے، کہ جس مشروب کو ایک خلق کثیر پی پلا رہی ہے پتہ نہیں اس میں کتنے فوائد و منافع پنہاں ہیں۔

حالانکہ یہ ایک اٹل حقیت ہے۔ جس کو مشرق و مغرب کے مسلم و غیر مسلم اطباء و حکماء نے تحقیقات سے واضح کر دیا ہے، کہ شراب و منشیات انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ مال و دولت کی بربادی سے اس کا آغاز اور عزت و آبرو، عقل و دانش اور جسم و جان کی بربادی و تباہی پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔ دریاؤں اور سمندروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنے آدمی غریق نہیں ہوتے جس قدر جام مے میں ڈوب کر مر جاتے ہیں۔

شراب ومنشیات جسم وجان کے لئے ایک ایسا خطرناک زہر ہیں۔جس سے پہلے اخلاق وروح اور پھر جلد ہی بعد جسمانی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔لہٰذا اس آدمی سے کوئی خوش نصیب نہیں جو کسی نشہ کا عادی نہ ہو۔اور سخت بدنصیب ہے وہ جو کسی نشہ کی لت میں گرفتار ہو جائے۔ کیونکہ نشہ باز آدمی معاشرہ میں اپنا وقار ختم کر لیتا ہے۔اور ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔لوگ اس کو احمق و بے وقوف سمجھتے ہیں۔ حالت نشہ میں وہ ایک کھلونا بن جاتا ہے۔ ہر آنے جانے والا اس کو تحقیر آمیز اور تضحیک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔منشیات کا استعمال کرنے والا جب نشہ کی وجہ سے بے تاب ومجبور ہوتا ہے۔اور اسے نشہ خریدنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تو اپنے گھر کی انتہائی قیمتی اشیاء کو بھی وہ اونے پونے میں فروخت کر دیتا ہے۔ بالآخر مفلسی و قلاشی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔اور وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو جاتا ہے۔

صد افسوس و حیرت ہے اسلامی ممالک کے ان مسلم امراء و حکام پر جنہیں چاہئے تو یہ تھا کہ شراب اور دیگر تمام منشیات پر قدغن و پابندی لگا کر ان کے استعمال کرنے والوں پر حدود وتعذیرات کا قانون نافذ کرتے۔لیکن وہ الٹا اس کی ترویج کر رہے ہیں۔پیغمبر اسلام ﷺ کی حرام وممنوع ٹھہرائی ہوئی اشیاء کو حرام تصور ہی نہیں کرتے۔ بلکہ یورپی تعیّشات اور ان کی ظاہری چکا چوند سے اتنے متاثر ہیں، کہ جس کو وہ ترک کرتے ہیں۔ یہ بھی چھوڑ دیتے،اور اگر وہ کسی کام کو اپناتے ہیں تو یہ بھی اپنا لیتے ہیں۔

مسجدیں چھوڑ کر جا بیٹھے ہیں مے خانوں میں\
واہ کیا جوش ترقی ہے مسلمانوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے مولف فاضل جلیل مولانا محمد منیر قمر صاحب ترجمان سپریم کورٹ الخبر ایک عرصہ تک ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین سے وابستہ رہے ہیں جہاں سے روزانہ اسلامی موضوعات پر ان کی تقاریر نشر ہوتی رہی ہیں۔اس سے قبل بھی ان کی تقاریر کے کئی مجموعے شائع ہو کر قبولیت عامہ حاصل کر چکے ہیں۔اللّٰھم زد فزد

مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ اپنے ریڈیائی پروگرام انتہائی محنت و جانفشانی اور پوری لگن و دل جمعی سے ترتیب دیتے ہیں۔اور پھر موضوع کو کئی کئی ماہ تک مسلسل بیان کر کے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔جب تک اس موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر کے وضاحت نہ کر دیں دوسرا موضوع شروع نہیں کرتے۔یہی وجہ ہے کہ خلیجی ممالک میں ان کی تقاریر علمی اور عوامی حلقوں میں انتہائی مقبول ہیں۔اوران کی تقاریر کے آڈیو کیسٹ امارات کے تقریباً ہر ریکارڈنگ سنٹر سے بآسانی مل جاتے ہیں۔جن سے لاکھوں لوگ استفادہ کرتے ہیں۔میں نے خود اپنے متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران چالیس ہزار سے زائد کیسٹ تقسیم کئے ہیں۔

یہ کتاب بھی ان کی ۱۹۸۹ء کے اواخر اور ۱۹۹۰ء کے اوائل میں نشر ہونے والی ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے جن کا موضوع تمباکونوشی ہے۔میں مولانا محمد منیر قمر صاحب کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ان نشری تقاریر کو کتابی شکل دینے کے لئے اس عاجز کا انتخاب کیا اور مسودہ تقاریر مجھے عنایت فرمایا۔جزاہ اللہ احسن الجزاء

اس میں اصل محنت تو مولانا قمر صاحب کی ہے کیونکہ یہ انہی کی تقریر وتحریر ہے۔ میں نے اس پر کوئی بہت زیادہ کام نہیں کیا بس پروگرام کے ابتداء و آخر سے خطبہ و سلام اور افتتاحی و اختتامی کلمات کو حذف کیا ہے اور بعض مقامات پر مولف کی اجازت اور مشورے سے مفید اضافے بھی کئے ہیں اور ترتیب و تبییض میں اس کو بہتر سے بہتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکل دینے کی کوشش کی ہے مگر پھر بھی ”الانسان مرکب من الخطا و النسیان“ کے پیش نظر کسی جگہ ترتیب وربط میں کسی قسم کی کمزوری وسقم نظر آئے تو درگزر کرتے ہوئے نقائص کی نشان دہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کا ازالہ کیا جاسکے۔

انتہائی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے مخلص و فاضل دوست حافظ ارشاد الحق صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی) مقیم الذید، الشارقہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا نہ کروں کہ جنہوں نے نہ صرف مکمل کتاب پر نظر ثانی کی بلکہ کئی مقامات پر مجمل حوالہ جات کی تفصیل بھی ذکر کردی ہے اور ترتیب وتبییض کے ہر مرحلے میں انہوں نے پورے خلوص ومحبت سے بھرپور تعاون فرمایا۔

آخر میں رب غفور رحیم سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اس کتاب کو جملہ مسلمانوں کے حق میں مفید بنائے۔ آمین!

تمام قارئین سے پرخلوص استدعا ہے کہ وہ اپنی نیک دعاؤں میں مولف ومرتب اور عام معاونین کو بھی یاد رکھیں۔ (رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا) آمین

غلام مصطفٰی فاروق

خطیب جامع مسجد توحید، ڈسکہ

مدیر مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ (سیالکوٹ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم ا اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِىَ لَهٗ . وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ .

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلاَ تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ .﴾ (۱)

﴿يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَ نِسَاءً وَ اتَّقُوْا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا . ﴾ (۲)

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا .﴾ (۳)

اَمَّا بَعْدُ............ فَاِنَّ خَيْرًا الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٍ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ . (۴)

(۱) سورة آل عمران الآية: ۱۰۲

(۲) سورة نساء الآية : ۱

(۳) سورة الاحزاب الآية : ۷۰، ۷۱

(٤) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تخریج صلوٰۃ الرسول ص ٤٦

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حرمت شراب

عزیز قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قوم مسلم نے خیر القرون سے لے کر جب تک علم جہاد بلند کئے رکھا، اور اس فریضہ کی ادائیگی کرتے رہے۔ دنیا میں سر بلند اور سرخرو رہے۔ اور جب شمشیر و سناں سے اپنا رشتہ توڑا۔ بزدلی کا راستہ اختیار کیا۔ شراب و شباب کی رنگینیوں میں بدمست رہنے لگے۔ اور طاؤس ورباب ہی کو اپنی منزل سمجھ بیٹھے تو اغیار نے کاری ضرب لگائی۔ اور ان کی حکمرانی کی داستانوں کو یاد ماضی بنا دیا۔

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے عروج وزوال امم کا جو معیار مقرر کیا ہے۔ وہ ان کے الفاظ میں یہی ہے۔

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس ورباب آخر

موصوف کے الفاظ میں جہاد اور شمشیر و سناں کسی قوم کے عروج ورفعت اور ترقی وسربلندی کا نقطہ آغاز ہے۔ تو شراب و شباب اور طاؤس ورباب اس کے تنزل وادبار اور پستی وزوال کا زینہ اول۔

مگر افسوس کہ آج کل عالم اسلام میں قوم مسلم کے افراد میں بھی شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال عام ہو چکا ہے۔ اور روز افزوں ہے، اور قرآن وسنت سے ثابت شدہ شرعی حدود اور سزاؤں کو ترک کر کے مغربی قوانین کو نافذ کرنے کے نتیجہ میں لوگوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس حقیقت سے بھلا کون انکار کر سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہ اگر انسان کے دل کی گہرائیوں سے اس کا ایمان سد راہ نہ بنے تو ایمانی فقر وافلاس کی ایسی حالت میں حکومت واقتدار اور شرعی حدود وقوانین کا خوف ودبدبہ رکاوٹ کا کام دیتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک معروف قول مأثور ہے:

(اِنَّ اللّٰهَ يَزَعُ بِالسُّلْطَانِ وَلَا يَزَعُ بِالْقُرْآنِ)

''اللہ تعالیٰ حکومت واقتدار اور حدود اور قوانین کے ڈنڈے سے وہ رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔ جو قرآن سے پیدا نہیں کرتا۔''

اور جب کوئی شخص دولت ایمان سے تہی دست اور خالی دامن ہو اور شرعی حدود وقوانین کی کوئی رکاوٹ بھی اس کی راہ نہ روکے پھر ضلالت وگمراہی اور ہلاکت کی وادیوں میں بھٹکتے پھرنا اس کا مقدر ہو جاتا ہے۔ ایسے میں فحش کاری اور بے حیائی کے ارتکاب اور شراب نوشی و دیگر منشیات کے استعمال کو حرام سمجھنا تو درکنار، بلکہ وہ ان کے درپے ہو جاتا ہے۔ اور اپنی دنیا وآخرت دونوں کو تباہ کر بیٹھتا ہے۔

کیونکہ یہ چیزیں جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور کبیرہ گناہ ہیں۔ وہیں انسانی صحت وقوت، عقل وخرد، دھن ودولت اور آبرو وعزت کے لئے ہلاکت خیز بھی ہیں۔ جس کے دلائل اور تفصیل آگے آئے گی۔ انشاءاللہ

یہی وجوہات ہیں کہ قرآن وسنت نے پوری شدت سے ان اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ اور مسلکی اختلاف کے باوجود امت اسلامیہ کے تمام مسلمانوں کا ان کے حرام ہونے پر اجماع ہے۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والے پر شرعی حد جاری کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خمر کیا ہے؟

اور یہاں اس بات کی وضاحت بھی کردیں کہ ہر نشہ آور چیز کو "خمر" کہا جاتا ہے۔ وہ شراب ہو یا گانجہ، افیون ہو یا کوکین، اور ہیروئین ہو یا بھنگ و چرس، یا چاہے کوئی بھی چیز ہو جو اس غرض کے لئے استعمال کی جاتی ہو۔ اور "خمر" کے ضمن میں ہر وہ نشہ آتا ہے۔ جو عہد قدیم میں پایا جاتا تھا۔ اور عموماً انگور سے تیار ہوتا تھا۔ اور وہ اشیاء بھی جو بعد میں ایجاد کی گئیں۔ جیسے املی، گیہوں، سیب اور پیاز کے عرق کی شراب ہو یا وہسکی شیمپین، رم، وائین اور برانڈی و دارو کے نام سے ملتی ہو، اور چاہے بئیر کے نام سے سرعام بکتی ہو۔ ان سب کا شمار "خمر" میں ہوتا ہے۔

جو قرآن وسنت کی صریح و صحیح نصوص کی رو سے حرام ہے۔ ان میں سے کسی چیز کو کم مقدار میں پئیں جس سے نشہ نہ ہو اور پینے والا ہوش وحواس نہ کھوئے یا اتنی مقدار پئیں جس سے پینے والا مدہوش و بدمست ہو جائے۔ اس کی قلیل وکثیر ہر مقدار ہی حرام ہے۔ جس کے دلائل ہم تفصیل سے آگے ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ

ایک غلط فہمی:

اور جس طرح عربی میں خمر کا اطلاق ہر نشہ آور چیز پر ہوتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے یہاں لفظ شراب و منشیات ہے۔

اور یہ بات بھی پیش نظر رہے، کہ بعض الفاظ مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے

---

(۱) القاموس جلد اول ص ۸۶

(۲) المنجد طبع بیروت ص ۳۸۰

(۳) المعجم الوسیط جلد اول ص ۴۷۷، طبع دارالفکر بیروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بناء پر عجیب وغریب لطائف پیدا کرتے ہیں۔ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں بھی تلفظ کے اعتبار سے تو وہی ہوتا ہے۔مگر ایک مختلف اور عجیب معنی پیدا کر دیتا ہے۔مثلاً لفظ ''مانگ'' ہے۔اسے ہندی، پنجابی زبانوں اور بنگلہ بھاشا کی لغات میں دیکھ لیں۔''مانگ بمعنی شرمگاہ'' ہے۔ایسے ہی لفظ ''نیک'' کو اردو اور فارسی میں تو اچھے کے لئے بولا جاتا ہے۔مگر عربی میں معاملہ بالکل الٹ کر فحاشی تک جا نکلتا ہے۔

بعینہ یہی صورت حال لفظ ''شراب'' سے بھی پیدا ہوتی ہے۔بعض لوگ عربی کے لفظ ''شراب'' اور فارسی و اردو کے لفظ ''شراب'' میں فرق وتمیز نہ کر سکنے کی وجہ سے بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اور بعض اوقات تو یہ بات عقیدہ تشکیک تک جا پہنچتی ہے۔اور بعض شعراء اس غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے کچھ اس قسم کے شعر کہہ جاتے ہیں کہ یہاں پئیں تو حرام ہے۔وہاں پئیں تو حلال ہے۔

اور ہم اسے عارفانہ کلام سمجھنے لگتے ہیں، اور سر دھنتے ہیں۔حالانکہ یہ عارفانہ کلام تو کجا، لغت کی عدم واقفیت کی بنا پر سراسر جاہلانہ کلام ہے۔جو سر دھننے کی بجائے سر پکڑ کر بیٹھ جانے بلکہ سر پیٹ لینے کا باعث ہوتا ہے۔

ایسے ہی بعض برخود غلط من چلے طنزیہ کہتے پھرتے ہیں، کہ اسلام نے دنیا میں تو شراب حرام کی ہے۔مگر آخرت میں حلال۔اور دلیل کے طور پر جھٹ کہہ دیں گے، کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے بندوں کو شراب طہور پلائے گا۔ایسے شعراء

---

(٤) سورة انعام آیت ٧٠ (٥) سورة نحل آیت ١٠

(٦) سورة نحل آیت ٦٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من چلے نوجوان، اور یہی دھوکہ کھانے والے دیگر حضرات ہماری اس بات کو ذرا غور و دھیان سے اور ہوش و حواس کے ساتھ پڑھیں۔ ساری غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ انشاءاللہ

لفظ شراب کی لغوی و اصطلاحی تحقیق

لغوی تحقیق:

اردو اور فارسی کے لفظ شراب کو عربی کے لفظ شراب کا ہم معنی سمجھنا غلط و غیر صحیح ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ عربی میں ہر پی جانے والی چیز کو کہا جاتا ہے۔

چنانچہ عربی لغت کی معروف و متداول کتاب " **القاموس المحیط** " ہی کو دیکھ لیں۔ جس میں علامہ فیروز آبادی رحمہ اللہ مختصراً لکھتے ہیں:

(اَلشَّرَابُ مَا یُشْرَبُ) (۱)

"ہر پی جانے والی چیز شراب ہے۔"

ایسے ہی **المنجد** میں ہے:

(اَلشَّرَابُ جَمْعُهُ اَشْرِبَةٌ ، کُلُّ مَا یُشْرَبُ) (۲)

"شراب جس کی جمع "**اشربة**" ہے ہر پی جانے والی چیز کو کہتے ہیں۔"

اسی طرح **المعجم الوسیط** میں ہے:

(شَرَابٌ مَا شُرِبَ مِنْ اَیِّ نَوْعٍ وَعَلٰی اَیِّ حَالٍ کَانَ) (۳)

---

(۷) سورۃ الکھف آیت ۲۹ (۸) سورۃ ص آیت ۴۲
(۹) سورۃ ص آیت ۵۱، ۵۲ (۱۰) سورۃ دھر آیت ۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی جو چیز پی جائے وہ کسی بھی قسم کی ہو، اور کسی بھی حالت کی ہو اسے شراب کہتے ہیں۔''

عرب ممالک میں لکھی اور شائع ہونے والی ان ڈکشنریوں کی طرح ہی پاک و ہند میں پائی جانے والی کتب لغات میں ''غیاث اللغات'' ص ۲۷۶، ''لغات کشوری'' ص ۳۰۵، ''فرہنگ آصفیہ'' جلد سوم ص ۱۷۱ پر بھی شراب کا یہی معنی لکھا ہے۔

اور قرآن و حدیث میں یہ لفظ شراب جہاں جہاں بھی وارد ہوا ہے۔ مطلقاً انہی ''پی جانے والی چیز'' کے معنوں میں وارد ہوا ہے۔ مثلاً قرآن کریم ہی کو لے لیں۔ سورہ انعام میں دین کو لہو و لعب یعنی کھیل تماشہ بنانے والوں کی سزا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَ عَذَابٌ اَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ﴾ (۴)

''ان کو کفر و انکار حق کی پاداش میں کھولتا ہوا پانی پینے کو اور دردناک عذاب بھگتنے کو ملے گا۔''

اور یہ بات انہی الفاظ میں سورہ یونس آیت ۴ میں بھی مذکور ہے۔ اور سورہ نحل میں ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ﴾ (۵)

''وہی (اللہ) ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا۔ جس سے تم خود پیتے ہو۔''

---

(۱۱) سورۃ نبا آیت ۲۴ (۱۲) سورۃ البقرہ آیت ۲۵۹

(۱۳) سورۃ الفاطر آیت ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی سورہ نحل میں شہد کی مکھی کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (٦)

''اس شہد کی مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا شربت یعنی شہد نکلتا ہے۔ جس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔''

سورۃ الکہف میں ظالموں کا انجام بتاتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (٧)

''اور (جہنم میں) اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا۔ اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، بدترین ہے وہ پینے کی چیز اور بہت بری ہے وہ آرام گاہ۔''

سورۃ ص میں حضرت ایوب علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے:

﴿اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ﴾ (٨)

''اپنا پاؤں زمین پر مارو یہ ہے ٹھنڈا پانی پینے اور نہانے کے لئے۔''

اسی سورۃ ص میں جنت عدن کے مکینوں کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے کہ:

﴿مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ وَّ شَرَابٍ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ﴾ (٩)

''ان میں وہ تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے، خوب خوب فواکہ اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے، ان کے پاس شرمیلی ہم عمر (نوجوان) بیویاں ہوں گی۔''

اور سورۃ دھر جس کا دوسرا نام سورۃ انسان بھی ہے۔ اس میں اہل جنت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں جو نعمتیں مہیا ہوں گی۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾ (۱۰)

''ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب (یعنی مشروب پلائے گا)''

اور سورۃ نبأ میں اہل جہنم کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا﴾ (۱۱)

''اس میں کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ نہ چکھیں گے۔''

ایسے ہی سورۃ بقرہ میں اس شخص کا واقعہ مذکور ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نظارہ دکھانے کے لئے سو سال تک مارے رکھا پھر جلایا تو فرمایا:

﴿فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ (۱۲)

''اب ذرا اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو، کہ اس میں ذرا بھی (باسی ہونے کا) تغیر نہیں آیا۔''

اور سورۃ فاطر میں پانی کی دو نہروں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا کہ:

﴿هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ﴾ (۱۳)

'' کہ اس ایک کا پانی میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے اور پینے میں خوشگوار ہے۔''

قرآن کریم کے ان سات مقامات پر لفظ ''شراب'' دو مقامات پر ''شرابا'' ایک ''شرابک'' ایک پر ''شرابہ'' کا لفظ آیا ہے۔ اور ان گیارہ مقامات کا معنیٰ بھی آپ نے پڑھ لیا ہے۔ کہیں بھی اس سے مراد نشہ آور و مروجہ شراب نہیں۔ بلکہ مطلقاً پینے کی چیز مراد ہے۔ بمعنی مشروب عام۔ اور فرہنگ آصفیہ، لغات کشوری اور غیاث اللغات میں مذکور ہے کہ حکیم و طبیب لوگ لفظ شراب کو شربت یا مشروب کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے شراب بنفشہ،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شراب نیلوفر، بمعی شربت بنفشہ وشربت نیلوفر وغیرہ۔

اصطلاحی تحقیق:

اور ہمارے یہاں عموماً لفظ شراب جن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ بھی غلط تو نہیں ۔ البتہ ان کا عربی کے لفظ شراب سے کوئی تعلق نہیں ۔ بلکہ ان کا تعلق فارسی کے لفظ شراب سے ہے۔ جس کا معنی نشہ آور چیز اور خصوصاً نشہ آور پانی ہے۔ جو مختلف اشیاء سے کشید کیا جاتا ہے۔ اور فارسی کا یہ لفظ شراب دو لفظوں سے مرکب ہے۔ اور اس کی اصل صورت ہے ''آب شر'' یعنی شر اور شرارت کا پانی یا شرارتی پانی۔ اور شراب اسی دو لفظوں سے مرکب کلمہ اضافت مقلوبی ہے۔ یعنی اصولاً تو یہ چاہئے تھا کہ آب شر کو آب شر ہی رہنے دیا جاتا۔ مگر آب کی شر کے طرف اضافت کرتے ہوئے آگے والے لفظ کو بدل کر پیچھے اور پیچھے والے کو آگے کر دیا گیا ہے۔ اور آب شر کی بجائے شرآب ہو گیا ہے۔ جسے کثرت استعمال کی وجہ سے مد کے بغیر شراب کہا جاتا ہے۔ اور یہ اضافت مقلوبی کوئی صرف اسی لفظ میں واقع نہیں ہوئی، بلکہ بعض دیگر الفاظ میں بھی واقع ہے۔ جیسا کہ آب گل ہے تو اسے گلاب کہا جاتا ہے۔ اور آب سیل تو اسے سیلاب کہا جاتا ہے۔ اسی طرح آب پیش میں اضافت مقلوبی واقع ہونے کی وجہ سے ''پیشاب'' بن گیا ہے۔

قرآن پاک کے مذکورہ گیارہ مقامات اور لغات کی متعدد کتابوں کے حوالوں سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ لغوی طور پر شراب کو انہی معنوں میں لیا ہے۔

---

(١٤) سورۃ الصٰفٰت آیت ٤٥، ٤٦، ٤٧

(١٥) سورۃ الواقعه آیت ١٧، ١٨، ١٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہمارے یہاں اصطلاحی طور پر جس نشہ آور چیز کو شراب کہا جاتا ہے۔ وہ اس عربی لفظ سے قطعی مختلف ایک فارسی مرکب ہے۔ جو اضافت مقلوبی کی شکل میں مرکب اضافی ہے۔ اس اعتبار سے عربی کا لفظ شراب اور فارسی و اردو کا لفظ شراب میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ اس نسبت یا تعلق کا مطلب یہ ہے کہ فارسی میں لفظ شراب کا جو مدلول و مفہوم ہے وہ عربی کے لفظ شراب فارسی کے لفظ شراب میں نہیں آ سکتا۔ یا بالفاظ دیگر عربی میں ہر پی جانے چیز خواہ وہ نشیلی ہو یا نشہ سے خالی وہ شراب کہلاتی ہے۔ مثلاً دودھ، لسی، پانی، جوس، عرق اور شہد وغیرہ۔

جبکہ فارسی کا لفظ پینے والی صرف نشیلی چیز کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ جو ہمارے یہاں معروف ہے۔

اور فارسی و اردو میں جسے شراب کہتے ہیں۔ اسے عربی میں ''خمر'' کہا جاتا ہے۔ جس کو قرآن کریم کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے صراحتاً حرام قرار دیا ہے۔

اب رہی شراب طہور کی بات تو وہ واقعتاً جنت کی ایک معروف غذا اور مشروب ہے۔ مگر وہ مشروب نعوذ باللہ نہ گندا ہے، اور نہ نشہ آور ہے۔ اور لفظ شراب خود وضاحت کر رہا ہے۔ کہ وہ پینے والی ایک پاک چیز ہے۔ اور خالق کائنات، مالک ارض وسماء، رب علام الغیوب کو گندی ذہنیت والوں کا پتہ ہی تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ میری طرف سے نشہ آور شراب کو حرام کہے جانے پر وہ آخرت میں اہل جنت کو پلائے جانے والے مشروب سے غلط فہمی میں مبتلا ہوں گے۔ اور لوگوں کو بہکائیں گے۔ اور طنز کریں گے۔ لہٰذا اس لفظ ''شراب'' کے ساتھ ہی ''طہور'' کا اضافہ فرما کر بات واضح تر کر دی۔ اور بتا دیا کہ تمہاری مروجہ نشہ آور شراب اور

---

(۱٦) النهايه جلد اول ص ۳۵۵، طبع قاهره

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کو پلایا جانے والا پاکیزہ مشروب دو الگ الگ بلکہ متضاد چیزیں ہیں۔

علاوہ ازیں سورہ صٓفٰت میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو پلائی جانے والی شراب طہور کے بارے میں صاف صاف فرما دیا ہے۔ کہ اس میں کوئی جسمانی ضرر اور عقلی خرابی یا نشہ نامی کوئی وصف نہیں ہوگا۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِکَأْسٍ مِنْ مَعِیْنٍ بَیْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشّٰرِبِیْنَ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَ لَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ﴾ (۱۴)

”شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت ہوگی۔ نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا، اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔“

اور سورۃ واقعہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ بِاَکْوَابٍ وَ اَبَارِیْقَ وَ کَأْسٍ مِنْ مَعِیْنٍ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ﴾ (۱۵)

”ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے چشمہ جاری کی شراب سے لبریز ساغر و پیالے لئے دوڑتے پھرتے ہوں گے۔ جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا، نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا۔“

اور ہماری مروجہ ام الخبائث شراب اور شراب طہور کے اس واضح فرق کو شاید مرزا غالب نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا۔ تبھی تو اس نے کہا۔ ؎

زاہد نہ تم پیو، نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمہاری شراب طہور کی

(۱۷) القاموس المحیط جلد دوم ص ۲۳، طبع مصر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مگر آج کے بعض قوال وشاعر اور من چلے اس نقطہ کو نہ سمجھ سکے۔ اور ان ہر دو میں امتیاز نہ کرسکنے کے نتیجہ میں ہی ''یہاں حرام وہاں حلال'' جیسے طنزیہ جملے کہہ گئے ہیں۔

اس موضوع پر چھوٹا سا مگر جامع قسم کا ایک مضمون مولانا محمد رفیق خان کے صاحبزادے مولانا محمد شفیق خاں پسروری نے بھی لکھا ہے ۔ جو ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور کی اشاعت بابت یکم رمضان ۱۴۰۹ھ بمطابق ۷، اپریل ۱۹۷۹ جلد ۱۵ شمارہ ۴۵ میں شائع ہوا ہے۔

امید ہے کہ ہماری اس تفصیل و وضاحت سے ایسے لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ اور وہ تشکیک کی وادی سے نکل آئیں گے۔ اور اس لفظ کو اس کے سیاق و سباق کے ساتھ صحیح مفہوم پر محمول کیا کریں گے۔

نوٹ : اور یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ آگے جہاں جہاں بھی لفظ شراب استعمال ہوگا۔ اس سے ہماری مراد نشہ آور اور ام الخبائث شراب خانہ خراب ہی ہوگی۔

خمر کا لغوی معنیٰ:

اور یہ شراب جسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اور نبی اکرم ﷺ نے احادیث میں حرام قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں اجماع امت، عقل وقیاس اور طبی نقطہ

---

(۱۸) لسان العرب جلد ۵ ص ۳۳۹

(۱۹) بحوالہ فتح الباری ۱۰/۴۷، طبع دارالافتاء

(۲۰) موقف الاسلام من الخمر ڈاکٹر صالح عبدا لعزیز آل منصور، طبع دوم ص ۸، ۱۲ دارا لنصر مصر والکبائر للذھبی ص ۸۹، تحقیق محمد عبد الرزاق حمزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر سے بھی حرام اور مضر ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حرمت کے دلائل ذکر کرنے سے قبل اس شراب یعنی خمر کی بھی تھوڑی سی لغوی تشریح کردی جائے۔

امام ابن اثیر رحمہ اللہ مادہ خمر کے تحت لکھتے ہیں:

(خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ اَلتَّخْمِيْرُ التَّغْطِيَةُ) (۱۶)

''برتن کا منہ ڈھانپ دو اور مشکیزے کے منہ کو تسمہ سے باندھ دو، تخمیر بمعنی تغطیۃ یا ڈھانپنا ہے۔''

اور آگے اس معنی پر دلالت کرنے والی احادیث رسول اللہ ﷺ ذکر کی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ عورت کے دوپٹے کو بھی خمار کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ عورت کے سر کو ڈھانپتا ہے۔ اور سر پر باندھنے والی پگڑی یا عمامہ کے کپڑے کو بھی خمرہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی مرد کے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔

علامہ فیروز آبادی رحمہ اللہ خمر کے مادہ کے تحت لکھتے ہیں:

(مَا اُسْكِرَ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ اَوْ عَامٌّ وَالْمَعْمُوْمُ اَصَحُّ) (۱۷)

''انگور یا کسی دوسری چیز کا جوس جو نشہ آور ہو، اور انگور کی بجائے عموم یعنی اس کا کسی بھی چیز کے جوس کا ہونا زیادہ صحیح ہے۔''

آگے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کہ شراب جب حرام کی گئی اس وقت مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب مروج ہی نہ تھی۔ بلکہ کھجور کی شراب پی جاتی تھی۔''

علامہ فیروز آبادی کی اس وضاحت سے یہ بات بھی طے ہوگئی کہ ہر وہ چیز جو

(۲۱) سورة البقرہ آیت ۲۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقل کو ڈھانپ لے وہ خمر ہے چاہے وہ کس چیز سے حاصل کی گئی ہو۔

خمر کی وجہ تسمیہ:

اور آگے خمر کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(سُمِّيَتْ خَمْرًا لِاَنَّهَا تَخْمِيْرُ الْعَقْلِ وَ تَسْتُرُهُ)

''اسے خمر اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ عقل پر غالب آکر اسے ڈھانپ لیتی ہے۔(یعنی شرابی عقل سے عاری ہو کر بہکنے لگتا ہے۔)''

اور عربی کی سب سے بڑی لغت لسان العرب میں ابن المنظور نے بھی یہی مفہوم و معنی یہی وجہ تسمیہ اور دوسری تفصیل بھی ذکر کی ہے۔اور لکھا ہے:

(اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَهُوَ الْمُسْكِرُ مِنَ الشَّرَابِ) (۱۸)

''خمر وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے اور وہ نشہ آور شراب ہے۔''

اور معجم مقاییس اللغة جلددوم ص۱۲۵،مختار الصحاح امام رازی ص۱۸۹،المنجد ص۱۹۵ پر بھی عقل کو ڈھانپ لینے والی چیز کو ہی خمر کہا گیا ہے۔ اس طرح مفردات القرآن امام راغب اصفہانی نے جوہری اور دینوری جیسے کبار علماء لغت کے حوالہ سے خمر کا یہی مفہوم و معنی اور وجہ تسمیہ ذکر کی ہے۔ (۱۹)

الغرض مذکورہ لغوی تشریح کے اعتبار سے ہر نشہ آور چیز لغت وشرح میں خمر ہی کہلاتی ہے۔وہ چاہے کسی بھی قسم کی ہو۔وہ پی جانے والی ہو یا کھائی جانے والی، ناک کے ذریعے سونگھ کر یا قطروں سے چڑھائی جانے والی ہو یا انجکشن و ٹیکہ سے جسم میں داخل کی جانے والی ہو۔بہر صورت وہ خمر یعنی شراب ہے۔قرآن کریم اور

(۲۲) سورة الاعراف آیت ۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث رسول اللہ ﷺ کی نصوص صحابہؓ کے آثار اور فصحاء عرب کے منقولات کی رو سے جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے۔ (۲۰)

شراب کے حرام ہونے کے دلائل

حرمت شراب قرآن کریم کی رو سے

پہلا حکم:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا﴾ (۲۱)

”(اے نبی) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ ان سے کہہ دیں کہ ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی (وگناہ) ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لئے بعض منافع بھی ہیں۔ مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔“

یہ شراب اور جوئے کے متعلق بالکل ابتدائی اور پہلا حکم ہے۔ جس میں صرف اظہار ناپسندیدگی کر کے چھوڑ دیا گیا ہے۔ تاکہ ذہن ان کے حرام ہونے کو قبول کرنے کے تیار ہو جائیں۔ اور واقعتاً سلیم الفطرت لوگوں نے اس آیت کے الفاظ میں کیڑے نکالنے کی بجائے شراب نوشی ترک کر دی۔ کیونکہ جس چیز میں بعض فوائد کے برعکس اکثر نقصانات ہوں، اسے ہر فطرت سلیمہ کا مالک انسان

(۲۳) زادالمسیر ۲۴۱/۱ (۲۴) سورۃ النساء آیت ۱۱۲
(۲۵) سورۃ نساء آیت ۴۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ناپسند کرتے ہوئے ترک ہی کر دیتا ہے۔

اہل علم کے دوقول:

امام ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ اپنی تفسیر زاد المسیر میں لکھتے ہیں:

''تحریم خمر کے سلسلہ میں اس آیت کے بارے میں اہل علم کے دوقول ہیں۔''

پہلا قول یہ کہ اس میں شراب کی تحریم کی دلالت تو نہیں۔ البتہ اس میں شراب کی مذمت کی گئی ہے۔ یہ قول سدی نے اپنے اساتذہ سے نقل کیا ہے۔ اور سعید بن جبیر، مجاہد، قتادہ اور مقاتل کا بھی یہی قول ہے۔

دوسرا قول یہ کہ اس میں شراب کے حرام ہونے کی دلالت موجود ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا گناہ منافع سے بہت زیادہ ہے۔ اور گناہ حرام ہے۔ جیسا کہ سورۃ اعراف میں ارشاد الٰہی ہے کہ:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (۲۲)

''(اے نبی) ان سے کہہ دیں کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ یہ ہیں بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے۔ اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کرو، جس کے لئے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ اور یہ کہ اللہ کے نام پر ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو (حقیقت میں وہ بات اس نے فرمائی ہے)''

---

(۲۶) سورۃ نساء آیت ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں جو حرام چیزیں گنوائی گئی ہیں۔ان میں سے ہی ایک "اثم" بھی ہے۔اور شراب کو اثم قرار دیا گیا ہے۔لہٰذا یہ اس آیت کی رو سے بھی حرام ہے۔ یہ علماء کی ایک جماعت کا قول ہے۔ جسے زجاج نے نقل کیا ہے،اور قاضی ابویعلی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔اور اہل معانی نے اس قول کے صحیح ہونے سے حجت ودلیل لیتے ہوئے لکھا ہے۔کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾

''کہ ان میں بہت بڑی برائی و گناہ ہے،اور بعض منافع بھی۔''

تو یہاں مضرت کی برائی و گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔تو برائی کا پہلو غالب آ گیا۔اور نفع کا پہلو برائی میں دب کر رہ گیا۔لہٰذا اصل حکم غالب پہلو کے لئے ہوا۔اور خمر (وحرمت) کی جانب ہی غالب ہوگئی۔ (۲۳)

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ کا نقل کردہ یہ دوسرا قول بہت ہی معقول ہے۔ کیونکہ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے،کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی کسی چیز کے ساتھ لفظ''اثم''استعمال کیا گیا ہے۔وہاں وہاں ہی اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔مثلاً

﴿وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (۲۴)

''اور جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا،اس نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔''

سورۃ النساء میں ہی اور جگہ ارشاد الٰہی ہے:

(۲۷) باختصار والتصرف از تفہیم القرآن ۳۵٤/۱

(۲۸) ابن کثیر مترجم ٦٠٤/۱، بتصرف یسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (٢٥)

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس نے کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس نے بہت بڑا جھوٹ باندھا، اور بہت بڑے سخت گناہ کی بات کی۔''

ان آیات میں تہمت زنی اور شرک کو ''اثــم'' قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ دونوں ہی حرام ہیں۔ ایسے ہی مذکورہ آیت میں شراب کے حرام ہونے کی دلیل موجود ہے۔

اور یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ شراب میں جن منافع کا ذکر ہے۔ ان سے مراد اس کی خرید و فروخت سے حاصل ہونے والا پیسہ وغیرہ ہے۔ کیونکہ یہ اس زمانے بلکہ آج تک کا معروف تجارتی سامان بنا ہوا ہے۔

مگر یہ منافع بھی صریح حرام ہے۔ جس کی تفصیل آگے بادلائل ذکر کی جائے گا۔ انشاء اللہ، اور رہا اس کے جسمانی فوائد کا پہلو تو یہ سراسر مضر ہے، جس کے دلائل بھی آگے آنے والے ہیں۔

حرمت شراب کا دوسرا مرحلہ:

اور حرمت شراب کا دوسرا مرحلہ تب آیا جب اللہ تعالیٰ نے اوقات نماز میں اسے ممنوع قرار دے دیا۔

سورۃ النساء میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ (٢٦)

''اے ایمان والو جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ، نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔''

---

(٢٩) سورۃ مائدہ آیت ٩٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ شراب کے متعلق دوسرا حکم ہے۔ اور اس کا اثر یہ ہوا کہ پہلے حکم کے نازل ہو جانے کے باوجود بھی بعض لوگ شراب نوشی ترک نہ کر پائے تھے۔ انہوں نے بھی اپنی شراب نوشی کے اوقات بدل دیئے۔ اور ایسے اوقات میں شراب نوشی ترک کر دی۔ جن میں یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ کہیں نشہ کی حالت میں ہی نماز کا وقت نہ آ جائے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں میں یہ شعور عظیم بھی اجاگر ہو گیا کہ شراب نوشی نماز اور اطاعت الٰہی سے انسان کو روکتی ہے۔ تو اس کی مضرت و قباحت اور بھی کھل کر ان کے سامنے آ گئی۔ لہٰذا بعض نے محض اوقات نماز میں ترک کر دی۔ جب کہ بعض دیگر نے تو اسے بالکلیہ ہی ترک کر دیا۔ اور اس حقیقت کو پا گئے کہ جس چیز سے نماز کے لئے روکا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی خیر نہیں ہو سکتی۔

عام نشہ آور اشیاء کا حکم:

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ قرآن کریم کی اس آیت میں "سکاریٰ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو سکر سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے نشہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم صرف شراب کے ساتھ ہی خاص نہ تھا۔ بلکہ ہر نشہ آور چیز کے لئے عام تھا اور ہے۔ خواہ وہ پینے والی ہو یا کھانے والی یا سونگھنے والی ہو۔ یا ٹیکہ کے ذریعے جسم میں پہنچائی جانے والی ہو۔

الحاصل ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو۔ قرآن کی اس آیت میں اس کی حرمت اور ممانعت وارد ہوئی ہے۔ اور نشہ آور اشیاء کا استعمال تو بجائے خود حرام ہے۔ لیکن نشہ کی حالت میں نماز ادا کرنا اس آیت کی رو سے دوہرا اور عظیم تر گناہ ہے۔ (۲۷)

---

(۳۰) زاد المسیر جلد ۲ ص ۴۱۷

(۳۱) زادالمسیر جلد دوم ص ۴۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''کہ گو اس آیت میں الفاظ یہ ہیں کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو۔ لیکن مراد یہ ہے کہ نشے کی کوئی چیز کھاؤ پیو بھی نہیں ۔ اس لئے کہ دن رات میں پانچ وقت نماز فرض ہے۔تو کیسے ممکن ہے کہ کوئی شرابی نشہ آور چیز کھانے یا پینے والا پانچوں وقت کی نمازیں ٹھیک وقت پر ادا کر سکے۔ جب کہ وہ نشہ بھی برابر کر رہا ہو۔'' (۲۸)

ان دونوں آیتوں میں شراب کا تدریجی حکم ہے۔اور شراب سے درجہ بدرجہ نفرت دلائی جارہی ہے۔جس سے اس معاشرہ کی کثیر تعداد نے شراب ترک کردی تھی۔اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے شراب کو بالصراحت حرام قرار دے دیا۔

حرمت شراب کا تیسرا مرحلہ:

تیسرے مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو قطعاً حرام قرار دے دیا۔ چنانچہ سورۃ المائدہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (۲۹)

''اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ان سے اجتناب کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔''

(۳۲) قرطبی جلد سوم جزء ششم ص ۲۸۷، ۲۸۸

(۳۳) سورۃ المائدہ آیت ۹۱

(۳٤) زاد المسیر جلد دوم ص ٤۱۸، ٤۱۹

(۳۵) سورۃ مائدہ آیت ۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں "انصاب" سے مراد وہ سب مقامات ہیں۔ جن کو غیر اللہ کی عبادت کرنے اور نذر و نیاز چڑھانے کے لئے لوگوں نے مخصوص کر رکھا ہو۔ خواہ وہاں کوئی پتھر یا لکڑی کی مورت ہو یا نہ ہو۔ اور خواہ وہاں کسی بزرگ کی میت دفن کی گئی ہو۔ یا نہ اور اردو زبان میں اس کا ہم معنی لفظ آستانہ یا استھان ہے۔ جو کسی ولی و بزرگ یا دیوی دیوتا سے یا کسی خاص مشرکانہ اعتقاد سے وابستہ ہو۔ اور "ازلام" سے مراد مشرکانہ فال گیری ہے۔ جس میں کسی دیوی یا دیوتا سے قسمت کا فیصلہ پوچھا جاتا ہے۔ یا غیب کی خبر دریافت کی جاتی ہے۔ مشرکین مکہ نے اس غرض کے لئے ھبل نامی دیوتا یا بت کے استھان یا آستانے میں سات تیر رکھے ہوئے تھے۔ وہ صاحب القداح یعنی پانسہ دار کے پاس نذرانے لے کر جاتے اور وہ ان تیروں کو نکال کر ان پر لکھے ہوئے مخصوص الفاظ سے فیصلے دیتا تھا۔

اور اس میں تو ہم پرستانہ فال گیری بھی آتی ہے۔ جس سے قسمت کے فیصلے معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کا وسیلہ علم غیب ہونا کسی بھی علمی طریق سے ثابت نہیں۔ رمل فال، نجوم، جفر، مختلف قسم کے شگون و پچھترا اور فال گیری کے بے شمار ایسے طریقے اس صنف میں داخل ہیں۔ جنہیں پانسے کہا گیا ہے۔ اور اس آیت میں گندے شیطانی کام قرار دیا گیا ہے۔ اور انہی میں ہی شراب نوشی و جوا بازی بھی ہیں:

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ علیہ اپنی تفسیر **زاد المسیر** میں لکھتے ہیں کہ:

"زجاج کے بقول ہر وہ کام جسے گندہ تصور کیا جاتا ہے، وہ رجس ہے۔

(۳٦) زادالمسیر و تحقیقه ۲/۴۱۷۔ فتح الباری ۸/۲۷۹۔ ابن کثیر اردو ۱/۳۰۴۔
صحیح ابی داؤد شریف حدیث نمبر ۳۱۱۷۔ صحیح ترمذی حدیث نمبر ۲۴۴۲۔
صحیح نسائی حدیث نمبر ۵۱۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب کوئی شخص قبیح و شنیع کام کا ارتکاب کرے تو اسے کہا جاتا ہے اس نے رجس کیا۔''(۳۰)

اس سے شراب و جوا کی قباحت اور شناعت اور حرمت اور گندگی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔اور ﴿فاجتنبوہ﴾ کا معنی زجاج سے نقل کیا ہے:

(اُتْرُكُوْهُ) (۳۱) ''تم اسے ترک کرو۔''

یہ امر کا صیغہ ہے جو اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

ایسے ہی امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ نے بھی رجس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سخط و غضب کے معنوں میں اور گندگی و غلاظت کے معنوں میں لیا ہے ۔ اور ﴿فاجتنبوہ﴾ کے صیغہ امر اور نصوص حدیث اور اجماع امت کی رو سے شراب کی حرمت پر استدلال کیا ہے۔اور اس کی تحریم کو اقویٰ و اوکد تحریم قرار دیا ہے۔ (۳۲)

اور سورۃ المائدہ کی اگلی آیت میں فرمایا:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾ (۳۳)

''شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے مابین عداوت اور بغض ڈال دے ۔ اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے روک دے۔پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے۔''

(ق) صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۱۷۔ صحیح ترمذی حدیث ۲۴۴۲۔
سنن نسائی حدیث ۵۱۱۳

(۳۷) تراجع للتفسیر ۲/۳/۵۱، ۵۲۔ ۳/۵/۱۹۹، ۲۰۰۔ ۳/۶/۲۷۶، طبع مصر
الا ان الخمر قد حرمت کے الفاظ حدیث انسؓ سے ہیں۔
مسلم مع نووی ۷/۱۳/۱۴۸۔ نصب الرایہ ۴/۲۹۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿فَهَلْ اَنْتُمْ﴾ کی تفسیر میں علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

''اس بارے میں اہل علم کے دو قول ہیں ۔ اور ذکر کرنے کے بعد دوسرے کو بے وزن اور پہلے کو صحیح تر قرار دیا ہے۔ جو یہ ہے کہ یہ لفظ استفہام ہے بمعنی امر۔ یعنی ''انتھوا'' کہ اس سے باز آجاؤ۔'' (۳۴)

یہ بھی حرمت کی دلیل ہے، اور اس سے اگلی آیت میں فرمایا:

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ﴾ (۳۵)

''اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو، اور باز آجاؤ۔ اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔''

زاد المسیر میں آیت ﴿انما الخمر والمیسر﴾ کے نازل ہونے کے چار اسباب ذکر کیے گئے ہیں ۔ جن میں سے ایک ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مسند احمد اور بیہقی میں بھی مذکور ہے ۔ جسے امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ امام علی بن مدینی اور امام ترمذی (تلمیذ بخاری) نے صحیح قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ۔ اور تفسیر قرآن میں امام ابن کثیر نے نقل کیا ہے۔ رحمهم الله

حضرت ابومیسرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

(اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا)

''اے اللہ! ہمیں شراب کے بارے میں صریح و واضح حکم عطا فرما۔''

(۳۸) تفسیر المنار جلد ھفتم ص ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۸۷، ۸۸ ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر سورۃ بقرہ کی آیت ۲۱۹ ﴿قل فیھما اثم کبیر﴾ نازل ہوئی۔ پھر انہوں نے وہی دعا کی کہ اے اللہ شراب کے بارے میں صریح وشافی حکم نازل فرما تو سورۃ النساء کی آیت ۴۳ ﴿لا تقربوا الصلاۃ وانتم سکاری﴾ نازل ہوئی۔ تب انہوں نے پھر وہی دعا تیسری مرتبہ بھی مانگی جس پر سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔(۳۶)

یہ سبب نزول امام قرطبی رحمہ اللہ نے بھی اپنی تفسیر کے تینوں مقامات پر ذکر کیا ہے، جو مفصل بھی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ جب یہ آیت مائدہ نازل ہوئی اور حضرت عمرؓ نے یہ الفاظ سنے:

﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾

''پس کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(اِنْتَهَيْنَا ، اِنْتَهَيْنَا) (ق)

''ہم باز آئے، ہم باز آئے۔''

اور پھر نبی اکرم ﷺ نے منادی کرادی:

(اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ) (۳۷)

''خبردار! شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔''

مصلحت تدریج حرمت:

اور شراب کو حرام قرار دینے میں اللہ تعالیٰ نے یکبارگی حکم نازل نہیں

(۳۹) تفسیر معارف القرآن ۴۲۳/۲، ۴۲۴

(۴۰) قرطبی ۵/۳/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ بلکہ آہستہ آہستہ ایک تدریجی عمل کے ذریعے اسے حرام کیا تھا۔تو آخر اس کی وجہ کیا تھی؟

بات دراصل یہ تھی کہ شریعت اسلامیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص امتیاز یہ بخشا ہے۔ کہ اس کے احکام آسان ہیں۔ اور اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ بھی ہے۔ کہ شراب نوشی عربوں کی پرانی عادت تھی۔ وہ اس کے بڑے رسیا تھے۔ اور پوری قوم اس میں مبتلا تھی۔ سوائے بعض مخصوص حضرات کے جن کی طبیعت کو ہی اللہ تعالیٰ نے انتہائی درجے کی سلیم بنا دیا تھا۔ کہ وہ اس خبیث چیز کے پاس بھی کبھی نہ گئے۔

جیسے ہمارے نبی مقدس ﷺ ہیں۔ آپ کے بارے میں معروف ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت سے پہلے بھی کبھی نہ شرک کیا، نہ مشرکانہ افعال میں شریک ہوئے، نہ ساز و آواز کی محفلوں میں شرکت کی اور نہ ہی کبھی شراب یا کسی دوسری نشہ آور چیز کو چھوا۔

صحیح مسلم، نسائی اور مسند احمد و ابی یعلی میں بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ شراب کا ایک تاجر نبی اکرم ﷺ کو ہر سال شراب کا ایک برتن تحفہ دیا کرتا تھا۔

علامہ رشید رضا نے ان سب روایات کو نقل کرنے کے بعد جرح و تعدیل کے ماہر علماء کے اقوال ذکر کئے ہیں۔ اور بعض روایات کو ضعیف اور بعض کو دوسرے سے متناقض قرار دیا ہے۔ اور سند و متن کے اعتبار سے مسلم وغیرہ کی صحیح احادیث سے بھی ہدیہ دینا تو ثابت ہوتا ہے۔ مگر یہ کہ (نعوذ باللہ) نبی اکرم ﷺ پیتے بھی ہوں۔ اس کا ثبوت ہرگز نہیں ملتا۔ نہ اس کی صراحت اس حدیث میں ہی ہے۔ اور

---

(٤١) قرطبی ٥٦/٣/٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی کسی نے یہ بات نقل کی ہے۔ یہ اشارہ ہم نے صرف اس لئے کر دیا ہے، کہ کوئی شخص آپ کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ علامہ رشید رضا نے اس کی بڑی تفصیل ذکر کی ہے۔ جسے تفسیر المنار میں دیکھا جا سکتا ہے۔ (۳۸)

اور یہ بات بھی حقیقت ہے۔ اور کسی سے بھی مخفی نہیں کہ کوئی عادت چاہے کسی چیز کی بھی ہو۔ اس کا چھوڑنا انسان پر بڑا مشکل ہوتا ہے۔ خصوصاً شراب نوشی اور دوسری نشہ آور اشیاء کے استعمال کی عادت تو انسان کی طبیعت پر ایسا قبضہ کر لیتی ہے۔ کہ اس کے پنجہ سے نکل آنا نشے کا عادی شخص اپنے لئے موت سمجھنے لگتا ہے۔ اگرچہ واقع میں ایسا ہے نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک شراب نوشی اور نشہ کرنا حرام اور اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو اس سے بچانا مقصود و مطلوب تھا۔ لیکن اگر اسے یکا یک حرام کر دیا جاتا تو لوگوں پر اس حکم کی تعمیل سخت مشکل ہو جاتی۔ لہٰذا ابتداءً اس پر جزوی پابندی عائد کی گئی۔ اور اس کے خراب اثرات و مضرات بتلا کر ذہنوں کو اس کے چھوڑنے پر آمادہ کیا گیا۔ اور بالآخر اسے قطعاً حرام کر دیا گیا۔ اگر شروع میں ہی ایسا حکم نازل کر دیا جاتا تو لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ (۳۹)

عرب میں کثرت شراب نوشی:

شراب نوشی عربوں کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صرف ایک ہی حکم سے حرام نہیں کی۔ بلکہ تدریجی انداز سے اسے حرام قرار دیا۔ اور عربوں کی شراب نوشی کے رسیا و دلدادہ ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے شعروں میں ایسے ایسے مضمون باندھا کرتے تھے۔ کہ ان کی دلدادگی واضح کر دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں متعدد اشعار نقل کئے ہیں۔
چنانچہ شراب کی حرمت سے پہلے کے دور میں شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہا تھا۔

نَشْرِبُهَا فَتَتْرُكُنَا مُلُوْكًا
وَاَسَدًا مَا يُنَهْنِهُنَا اللِّقَاءَ (۴۰)

''ہم شراب پیتے تھے جو ہمیں بادشاہوں اور شیروں جیسا بنا دیتی ہے۔
کہ پھر ہم کو کسی دشمن کے مقابلہ سے کوئی چیز نہیں روکتی۔''

اور ابو محجن ثقفی نے کہا تھا:

اِذَا مِتُّ فَادْفِنِىْ اِلٰى جَنْبِ كَرْمَةٍ
تُرَوِّىْ عِظَامِىْ بَعْدَ مَوْتِىْ عُرُوْقُهَا
وَلَا تَدْفُنِىْ بِالْفَلَاةِ فَاِنَّنِىْ
اَخَافُ اِذَا مِتُّ اَنْ لَا اَذُوْقُهَا (۴۱)

''جب میں مروں تو مجھے انگور کی بیل کے پاس دفن کرنا۔ تاکہ میری موت کے بعد بھی اس کی جڑیں میری ہڈیوں کو شراب سے سیراب کرتی رہیں۔
مجھے کسی کھلے جنگل و صحراء مین دفن نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اس طرح میں مرنے کے بعد شراب کا مزہ نہ چکھ سکوں گا۔''

جب ان کا یہ حال تھا تو ایسے میں انہیں بیک حکم شراب سے منع کر دینا فطرتی امر کے خلاف ہوتا۔ اور لوگوں کو دخول اسلام سے روکنے کا باعث بھی بنتا۔ لہٰذا شارع نے اس کی حرمت کو بڑے حکیمانہ انداز اور فطری انداز سے نافذ کیا تھا۔ اور اگر ایسا نہ کیا گیا ہوتا تو کتنے لوگ اعشیٰ کی طرح اسلام میں داخل ہونے سے رہ

(۴۲) تفسیر قرطبی ۲/۳/۵۵، ۵۶

(۴۳) سورۃ نحل آیت ۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے۔اس کے بارے میں مروی ہے۔

اعشیٰ کا واقعہ:

جب وہ قبول اسلام کی نیت سے مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا تو اسے راستے میں بعض مشرکین ملے۔انہوں نے اس سے پوچھا:

(اَیْنَ تَذْھَبُ ؟) ''کہاں کا ارادہ ہے؟''

اس نے بتایا کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے پاس جا رہا ہے۔تو انہوں نے کہا:

(لاَ تَصِلُ اِلَیْهِ فَاِنَّهُ یَأمُرُکَ بِالصَّلوٰةِ)

''اس کے پاس مت جاؤ وہ تمہیں نماز ادا کرنے کا حکم دے گا۔''

اس پر اعشیٰ نے کہا:

(اِنَّ خِدْمَةَ الرَّبِ وَاجِبَةٌ)

''پروردگار کی خدمت کرنا واجب ہے۔''

انہوں نے کہا:

(اِنَّهُ یَأمُرُکَ بِاِعْطَاءِ الْمَالِ اِلَی الْفُقَرَاءِ)

''وہ تمہیں فقیروں کو مال دینے کا حکم دے گا۔''

تو اس نے کہا:

(اِصْطِنَاعُ الْمَعْرُوْفِ وَاجِب)

''ایسی نیکی کرنا تو واجب ہے۔''

تب اسے کہا گیا:

---

(٤٤) سورة البقره آیت ٢١٩

(٤٥) زادالمسیر ٢٣٩/١۔ صحیح ابی داؤد حدیث ٣١١٧۔ صحیح الترمذی حدیث ٢٤٤٢۔ صحیح النسائی حدیث ٥١١٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اِنَّهُ يَنْهٰى عَنِ الزِّنَا)

''وہ تمہیں زنا کاری سے روکے گا۔''

تو اعشیٰ نے کہا:

(وَهُوَ فُحْشٌ وَ قَبِيْحٌ فِي الْعَقْلِ فَقَدْ صِرْتُ شَيْخًا فَلاَ اَحْتَاجُ اِلَيْهِ)

''زنا کاری تو عقل سے ہے ہی بڑا فحش فعل، جب کہ میں تو ویسے ہی بوڑھا ہو چکا ہوں۔ اور مجھے اس فعل کی کوئی حاجت ہی باقی نہیں رہی ۔''

تب مشرکین نے اپنا آخری تیر چھوڑتے ہوئے کہا:

(اِنَّهُ يَنْهٰى عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ)

''وہ شراب نوشی سے منع کرتا ہے۔''

تو اعشیٰ نے کہا:

(اَمَا هٰذَا اِنِّىْ لاَ اَصْبِرُ عَلَيْهِ)

''اب رہی یہ چیز تو اس کے بغیر میں صبر نہیں کرسکتا۔''

تب وہیں سے یہ کہتا ہوا واپس لوٹ گیا کہ میں جا کر ایک سال تک خوب جی بھر کر شراب پی لوں۔ تو پھر محمد ﷺ کے پاس جاؤں گا۔ مگر موت نے اسے مہلت ہی نہ دی۔ وہ واپس اپنے گھر تک بھی نہ پہنچا، راستہ میں ہی اپنی سواری سے گرا گردن ٹوٹ جانے کے ساتھ ہی اس کی روح پرواز کرگئی۔ (۴۲)

اس واقعہ سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ عرب شراب نوشی کے کس حد تک عادی تھے۔ اور انہیں اس عادت کے ترک کروانے میں تدریجی ممانعت کی کس حد تک ضرورت تھی۔ اور فطرت کا کتنا تقاضہ تھا؟۔

(ق) صحیح سنن الترمذی حدیث ٢٤٢٢۔ صحیح ابو داؤد حدیث ٣١١٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرمت شراب کا سبب اور تدریج:

شراب کی تحریم کے سبب نزول اور اس میں تدریجی عمل کی وضاحت متعدد احادیث میں وارد ہوئی ہے۔ جنہیں جمع کرتے ہوئے امام فخرالدین رازیؒ نے مختصر انداز سے بڑا عمدہ پیرایہ اختیار کیا ہے۔ وہ اپنی تفسیر میں ﴿یسئلونک عن الخمر﴾ کے تحت لکھتے ہیں:

''خمر یعنی شراب کے سلسلہ میں قرآن کریم میں چار مختلف آیات نازل ہوئی ہیں۔ جن میں سب سے پہلی آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔''

1 سورۃ نحل میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَ رِزْقًا حَسَنًا﴾ (۴۳)

''اور کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم تم کو ایک چیز پلاتے ہیں۔ جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو، اور پاک رزق بھی۔''

اس آیت میں ایک ضمنی سا اشارہ شراب کی حرمت کی طرف بھی ہے۔ کہ وہ پاک رزق نہیں، مگر اس وقت تک مسلمان شراب پیتے تھے۔ اور یہ ان کے لئے حلال تھی۔ ابھی حرام نہیں کی گئی تھی۔

2 پھر حضرت عمر فاروق و معاذ رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں شراب کے سلسلہ میں فتویٰ دیجئے، یہ عقل کو

---

(٤٦) سورة نساء آيت ٤٣

(٤٧) زادالمسير ٨٩/٢۔ فتح البارى ٢٧٩/٨، ٢٧٠۔ قرطبى ٢٠٠/٥/٣

(٤٨) ابن جرير ٣٧٦/٨ و زاد المسير مع تقحيقه ٨٩/٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زائل اور مال کو برباد کردینے والی چیز ہے۔تو اس موقع پر سورۃ البقرہ میں یہ ارشاد الٰہی نازل ہوا۔

﴿قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا﴾ (۴۴)

"(اے نبی) فرما دیجئے کہ ان میں بڑا اثم و گناہ ہے۔اورلوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں۔اوران کا اثم و گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔"

یاد رہے کہ آیت کا یہی سبب نزول امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے زادالمسیر میں بھی ذکر کیا ہے۔اور دوسرا سبب ابوداؤد و ترمذی،نسائی،مسند احمد میں مذکور دعاء عمر رضی اللہ عنہ:

(اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا) (۴۵)

بھی ہے۔اس وقت کچھ لوگوں نے تو شراب نوشی کو ترک کر دیا۔اور بعض لوگ پیتے رہے۔کیونکہ صراحت کے ساتھ اسے قطعی حرام قرار نہیں دیا گیا تھا۔

3 پھر ایک واقعہ رونما ہوا،جو ابوداؤد "ق"

ترمذی،مسند احمد اور تفسیر ابن جریر میں مذکور ہے۔اور اسے ہی امام رازی، امام ابن الجوزی، امام قرطبی رحمہم اللہ اور دیگر مفسرین نے بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے ہماری دعوت کی۔جس میں شراب بھی پلائی جو ہمارے سروں میں چڑھ گئی۔اور سب مست ہو گئے۔اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔تو لوگوں نے امامت کے لئے مجھے آگے کر دیا۔ میں نے سورۃ الکافرون کی تلاوت کی جسے میں نے اس طرح پڑھا:

(قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لاَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ "نَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ")

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میں اس چیز کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو (اور ہم اس کی عبادت کرتے ہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔)"

اس طرح پڑھا گیا کہ معنی ہی بدل گیا۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے یوں نقل کیا ہے:

(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ)

"کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میں بھی اسی کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔"

اس میں بھی وہی غلطی اور شرکیہ کلمات بن گئے ہیں۔

تو اس موقع پر سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْا لَا تَـقْـرَبُـوْا الـصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى﴾ (۴۶)

"اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔"

اس آیت کے نزول سے شراب نوشی کرنے والوں کی تعداد بہت ہی کم رہ گئی۔ (۴۷)

اور ابن جریر رحمہ اللہ کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسے امامت کے لئے آگے کیا گیا۔ اور جن پر سورۃ کی قرأت میں اختلاط ہوا تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں تھے۔ بلکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تھے۔ (۴۸)

---

(۴۹) قرطبی ۳/۶/۲۸۶، ۲۸۷۔ زاد المسیر ۲/۱۶ ۴ مع تحقیق و فیہ تخریج مفصل ابن کثیر مترجم ۲/۱۹۔ تفسیر کبیر رازی ۳/۵/۴۰۔
بہ اضافات مفیدہ طبع دار احیاء التراث بیروت۔
صحیح مسلم شریف مع النووی ۸/۱۵/۱۸۶، ۱۸۷، طبع بیروت۔ واللہ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں حضرات میں سے واقعہ چاہے کسی سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ بہر حال اس آیت کے نزول سے دیگر بکثرت لوگوں نے شراب نوشی ترک کردی۔

4 پھر ایک اور واقعہ رونما ہوا۔ جسے امام رازی رحمہ اللہ کی طرح ہی امام ابن الجوزی امام ابن جریر، امام ابن کثیر اور امام قرطبی رحمہم اللہ و دیگر مفسرین نے اپنی کتب تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ اور انہی پر بس نہیں بلکہ یہ واقعہ صحیح سند کے ساتھ صحیح مسلم وابوداؤد میں اور ایسے ہی مسند احمد اور سنن بیہقی میں مذکور ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

(اُنْزِلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ)

''میرے بارے میں قرآن کریم کی متعدد آیات نازل ہوئی ہیں۔''

اور پھر ان آیات کا ذکر کرتے ہوئے اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں:

''کہ میں بعض انصار صحابہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ آؤ ہم تمہاری دعوت کرتے ہیں۔ جس میں عام کھانے پینے کے ساتھ جام وسبو کا دور بھی چلے گا۔ اور یہ شراب حرام قرار دیئے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ ہم ایک باغیچہ میں چلے گئے۔ جہاں کھانے کے لئے بھنا ہوا گوشت اور پینے کے لئے شراب مہیا تھی۔ سب نے مل کر کھایا اور پیا۔ اور پھر نشے کی حالت میں فخر ومباہات اور شعر گوئی کرنے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انصار ومہاجرین کے ذکر کے دوران کہہ دیا:

(اَلْمُهَاجِرُوْنَ خَيْرٌ مِنَ الْاَ نْصَارِ)

''مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔''

---

(۵۰) سورۃ المائدہ آیت ۷۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر ایک انصاری صحابی نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی پکڑی۔اور اس سے انہیں مارا۔اور انہیں زخمی کر دیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

(فَجَرَحَ اَنْفِيْ) ''اس نے میری ناک زخمی کر دی۔''

اور ایک دوسری روایت میں الفاظ ہیں:

(فَفَزَرَهُ وَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا)

''کہ انصاری نے ان کی ناک پھاڑ دی۔''

اور راوی کے الفاظ ہیں کہ حضرت سعد پھٹی ہوئی ناک والے تھے۔فرماتے ہیں:

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا،اور سارا ماجرا کہہ سنایا تو اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ کی یہ آیت:

﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ﴾

نازل فرمائی کہ شراب وجوا،آستانے اور پانسے گندے شیطانی افعال ہیں۔ان سے اجتناب کرو۔ (۴۹)

سورۃ المائدہ کی اس آیت:

﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ﴾

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ماضی قریب کے معروف،مصری مفسر سید قطب شہیدؒ

---

(۵۱) فی ظلال القرآن ۲/۹۷۴، ۹۷۶، طبع شروق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی تفسیر فی ظلال القرآن میں بڑی عمدہ باتیں لکھی ہیں۔جن میں سے ہی ایک یہ بھی ہے کہ:

’’ مختلف اشیاء اور اعمال میں نہ تو سراسر خیر ہوتی ہے۔اور نہ ہی سراسر شر۔ بلکہ خیر اور شر دونوں میں سے ہر چیز کسی نہ کسی مقدار میں موجود ہوتی ہے۔مگر اس پر حکم اغلبیت کے اعتبار سے لگایا جاتا ہے۔(یعنی خیر وشر میں سے جو چیز غالب اور زیادہ ہو۔اسے اسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔اور کم مقدار دب کر رہ جاتی ہے۔) اسی عام قاعدے کی رو سے شراب اور جوئے کے حرام قرار دیئے جانے کا سبب وعلت ان کے اندر نفع کی نسبت گناہ و برائی کی غالب اکثریت سے پایا جاتا ہے۔‘‘

شراب کی تدریجی تحریم اور شرک کی فوری تحریم کا فلسفہ

سید قطب الدین شہید رحمہ اللہ علیہ اسی کے ضمن میں مسائل عادات اور رواج اور مسائل اعتقاد میں فرق اور شراب کی تدریجی تحریم اور شرک کی فوری وصریح تحریم کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

’’ آیات تحریم خمر میں ہمارے لئے قرآنی واسلامی طریقہ تربیت کا ایک پہلو سامنے آتا ہے۔‘‘

---

(۵۲) انظر فتح الباری ۱۰/۳۱

﴿۱﴾ اس کتاب کا اردو ترجمہ قطر میں مقیم ہمارے فاضل دوست مولانا شمیم احمد خلیل نے کر دیا ہے۔ جسے اسلامک ریسرچ اکیڈمی نئی دہلی نے شائع کر دیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آگے وہ شراب وجوئے کے موضوع کی مناسبت سے طریقہ تربیت کے ایک اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''جب کسی امر یا نہی کا تعلق کسی اعتقادی مسئلہ سے ہو تو اسی وقت ہی قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ جیسے توحید و شرک کا مسئلہ ہے۔ تو یہاں آپ دیکھیں گے کہ توحید کے سلسلہ میں قطعی امر صادر کر دیا گیا ہے۔ اور شرک کی مذمت بھی سختی کے ساتھ کر دی گئی ہے۔ جس میں کسی طرح کا بھی لوچ نہیں ہے۔''

چنانچہ سورۃ المائدہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارَ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (۵۰)

''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

''یہ تو ہوا اعتقادی مسائل کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا انداز حکم۔ جب کہ جن مسائل کا تعلق رواج و عادات سے ہو۔ جیسے شراب نوشی و جوابازی تو یہاں تدریجی انداز سے اس کے علاج اور قلع قمع کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا پہلے اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ آیت ۲۱۹ میں یہ بتلا کر کہ شراب و جوا میں نفع کی نسبت برائی و گناہ بہت ہی زیادہ ہے۔

(۵۳) سورۃ الحج آیت: ۳۰

(۵۴) سورۃ الانعام آیت: ۱۲۵

(۵۵) سورۃ الانعام آیت: ۱۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں دینی شعور و وجدان کو جھنجھوڑا۔اسے بیدار کیا۔اور اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ پھر اس سلسلہ کا دوسرا قدم سورۃ النساء آیت ۴۳ کے ذریعہ اٹھایا گیا۔اور بتایا گیا کہ اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔ یوں شراب نوشی کے مواقع بہت ہی کم کر دیئے گئے۔اور ان دونوں اقدام کے نافذ ہو جانے اور ان کے اثرات ظاہر ہو چکنے پر آخر میں سورۃ مائدہ آیت ۹۰ میں حتمی طور پر شراب و جوا کو گندے شیطانی کام قرار دیتے ہوئے۔ان کے حرام ہونے کا فیصلہ اور انہیں کلیۃً ترک کرنے کا حکم صادر فرمایا۔‘‘(۵۱)

شراب کے حرام ہونے کا ثبوت
آیات مائدہ میں چودہ طریقوں سے

سورۃ مائدہ کی مذکورہ تین آیتوں (۹۰،۹۱،۹۲) شراب و جوا کو حرام قرار دیئے جانے کا ثبوت مفسرین قرآن ، شارحین حدیث ، اور اہل تحقیق علماء نے دو

(۵۶) سورۃ الاعراف آیت : ۷۱ (۵۷) سورۃ توبہ آیت: ۹۵
(۵۸) سورۃ توبہ ۱۲۵ (۵۹) سورۃ یونس آیت : ۱۰۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک نہیں بلکہ چودہ طریقوں سے واضح کیا ہے۔ جن میں سے آٹھ طریقے تو صرف حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے احکام القرآن ابو بکر رازی کے حوالہ سے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ذکر کیے ہیں۔ (۵۲)

آٹھ طریقے تفسیر کشاف میں مذکور ہیں۔ جو امام فخر الدین رازیؒ نے بھی نقل کیے۔ جب کہ تفسیر المنار میں علامہ رشید رضا مصریؒ اور ان کے نقل کرتے ہوئے دوحہ قطر شرعی کورٹ کے چیف جسٹس علامہ احمد بن حجر آل بوطامی (حفظہ اللہ) نے چودہ طریقے اپنی کتاب "الخمر وسائرات المسكرات وتحريمها و اضرارها" ﴿۱﴾ میں ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے تحریم خمر پر استدلال کا طریقہ یہ ہے۔

پہلا طریقہ:

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات میں شراب و جوا کو "رجس" قرار دیا ہے۔ اور یہ لفظ "رجس" کسی انتہائی قباحت و خباثت پر دلالت کرتا ہے۔ حتیٰ کہ "رجس" کا اطلاق بتوں پر کیا گیا ہے۔

سورۃ الحج میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ (۵۳)

"پس بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے اجتناب کرو۔"

قرآن کریم کے بعض دیگر مقامات پر بھی یہ لفظ وارد ہوا ہے۔ اور ہر جگہ ناپاکی میں ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔

مثلاً سورۃ الانعام میں حق سے فرار و نفرت کو "رجس" قرار دیتے ہوئے فرمایا:

---

(٦٠) سورۃ احزاب آیت: ٣٣ (٦١) سورۃ الاعراف آیت: ١٥٧

(٦٢) الصحيحه للالبانی حديث ١٨٥٤ ـ صحيح جامع الصغير للالبانی ١٣٦/٣/٢ و حسنه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (۵۴)

''اسی طرح اللہ (حق سے فرار و نفرت کی) ناپاکی ان لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے۔ جو ایمان نہیں لاتے۔''

اسی طرح سورۃ الانعام ہی میں مردار، بہے ہوئے خون اور خنزیر کے گوشت کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (۵۵)

''(اے نبی) ان سے کہہ دیں کہ جو وحی میرے پاس آئی ہے۔ اس میں تو میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو۔ الا یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا فسق ہے۔ یا اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔''

اور سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کے عذاب و پھٹکار کو ''رجس'' کہا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ﴾ (۵۶)

''(ان کے نبی نے) کہا تمہارے رب کا عذاب (یا پھٹکار) تم پر پڑ گئی، اور اس کا غضب ٹوٹ پڑا۔''

اور سورۃ توبہ میں اہل جہنم کو ''رجس'' قرار دیتے ہوئے ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (۵۷)

''یہ لوگ گندگی میں ہیں اور ان کا اصلی مقام جہنم ہے۔ جو ان کی کمائی

(٦٣) جامع الصغير ٣٣٤٥۔ والصحيحه حديث ١٨٥٣

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے بدلے میں انہیں ملے گی۔''

اور آگے چل کر فرمایا:

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كَافِرُوْنَ﴾ (۵۸)

''اور جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا ہے۔ان کی سابق نجاست اور گندگی پر (ہرنئی صورت نے) ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا۔اور وہ مرتے دم تک کفر ہی میں رہے۔''

سورہ یونس میں ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (۵۹)

''کوئی متنفس اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ (کا یہ طریقہ ہے کہ) ان لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے۔جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''

سورہ احزاب میں اہل بیت سے خطاب کرتے ہوئے اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (۶۰)

''اللہ تو چاہتا ہے کہ تم اہل بیت نبی سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے۔''

ان سب آیتوں میں بتوں، سور کے گوشت اور دیگر گندگیوں کو ''رجس''

---

(٦٤) صحيح جامع الصغير ٢٠٥/٥/٣ و سنن ابن ماجه حديث ٣٣٧٥

(٦٥) الترغيب للمنذرى ٢٩٧/٤ بتحقيق محمد محى الدين عبد الحميد ـ موارد الظمآن حديث ١٣٧٩ ـ و نصب الرايه ٢٩٨/٤

(٦٦) الترغيب ايضاً وقال المنذرى : رجاله رجال الصحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا گیا ہے۔ لہٰذا یہ لفظ "خبث" کے مدلول سے بھی زیادہ قبیح و بدترین مفہوم و مدلول کا حامل ہے۔ اور خبث و خبائث کو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔

جیسا کہ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَ يُحِلُّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ (٦١)

"آپ لوگوں کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک و خبیث چیزیں حرام کرتے ہیں۔"

ایسے ہی طبرانی میں شراب کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

(اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ فَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ مَاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهٖ مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً) (٦٢)

"شراب تمام برائیوں اور خباثتوں کی جڑ ہے۔ جس نے شراب پی اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ اس حالت میں مر گیا کہ شراب اس کے پیٹ میں ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔"

اور طبرانی کبیر و اوسط میں ارشاد نبوی ہے:

(اَلْخَمْرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ وَاَكْبَرُ الْكَبَائِرِ مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلٰى اُمِّهٖ وَ خَالَتِهٖ وِ عَمَّتِهٖ) (٦٣)

"کہ شراب تمام فحاشی کے کاموں کی جڑ ہے۔ اور تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ جس نے شراب پی وہ اپنی ماں خالہ اور پھوپھی تک سے زنا کر بیٹھے گا۔"

"رجس" اور "خبث" کی تشریح پر مبنی ان تصریحات سے شراب کے

---

(٦٧) سورۃ قصص آیت: ١٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرام ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟۔

دوسرا طریقہ:

آیات مائدہ سے شراب کی حرمت پر استدلال کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں شراب و جوا کے بارے میں حکم بتانے والے جملہ کو لفظ ''انما'' سے شروع فرمایا ہے۔اور یہ لفظ ''حصر'' پر دلالت کرتا ہے۔اور اس سے شراب و جوا کی مذمت میں مبالغہ وتاکید مقصود ہے۔گویا فرمان ہے کہ شراب و جوا سراسر گندگی ہی ہیں۔ان میں کوئی خیر نہیں ہے ۔

تیسرا طریقہ:

اور آیات مائدہ سے شراب و جوا کے حرام ہونے پر استدلال کا تیسرا طریقہ یہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے شراب و جوا کو انصاب و ازلام یعنی آستانوں اور پانسوں کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔ جو کہ بت پرستی اور شرکیہ خرافات ہیں ۔ ایک حدیث بھی ہے جو ابن ماجہ، تاریخ امام بخاری اور شعب الایمان بیہقی میں ہے ۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(مُدْ مِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثْنٍ) (۶۴)

''شراب کا عادی شخص بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے۔''

اس حدیث کو کبار محدثین (جیسے علامہ البانی) نے صحیح قرار دیا ہے۔اور اسی کی تائید صحیح ابن حبان میں مذکور حدیث سے بھی ہوتی ہے۔جس کے الفاظ یہ ہیں:

(مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثْنٍ) (۶۵)

---

(۶۸) سورة حج آیت: ۳۰
(۶۹) سورة نحل آیت:۳۶
(۷۰) سورة النساء آیت:۳۱
(۷۱) سورة شوریٰ آیت:۳۷
(۷۲) سورة زمر آیت:۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ وہ شراب کا عادی تھا، تو وہ اس حال میں ملا کہ گویا وہ بتوں کا پجاری تھا۔''

اور مسند احمد میں ہے:

(مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ) (٦٦)

''شراب کا عادی جب مرجائے، وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ گویا وہ بت پرست تھا۔''

نبی مکرم ﷺ کا شرابی کو بت پرست، مشرک جیسا قرار دینا۔شراب کے حرام ہونے کی واضح دلیل ہے۔

چوتھا طریقہ:

اور چوتھی وجہ استدلال یہ ہے کہ شراب و جوا کو اللہ تعالیٰ نے شیطانی فعل قرار دیا ہے۔اور یہ اس لئے کہ اس سے شر و طغیان رونما ہوتے ہیں۔اور سرکشی و طغیانی فعل اللہ کی ناراضگی کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔پس جب یہ غضب الٰہی کا سبب ہے تو حرام ہوا۔اور اس میں کسی صاحب عقل کو شک نہیں ہوسکتا کہ شیطان کا کام انسان کو بہکانا اور کفر وفسق و فجور و گناہ جیسے حرام امور میں مبتلا کرنا ہے۔

اور صاحب عقل و دانش تو کجا کوئی ضعیف العقل بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ شیطان اللہ کو خوش کرنے اور انسان کو ہدایت دینے کا کام کرتا ہے۔اور کسی کام کے قبیح و شنیع اور بدترین ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور شیطان کی خوشی کا باعث ہو اور یہ شراب نوشی ایسا ہی فعل ہے۔

اور قرآن کریم میں قتل کو بھی شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے۔چنانچہ سورہ قصص میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مُکّہ مارنے سے جب ایک شخص مرگیا تو اس

(٧٣) سورة نجم آيت:٣٢ (٧٤) سورة حجرات آيت:١٢

(٧٥) انظر ايضاً تفسير قرطبى ٢٨٨/٥/٣

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قتل کو خود موسیٰ علیہ السلام نے "ھذا من عمل الشیطان" کہا کہ یہ شیطان کی حرکت یا کارفرمائی ہے۔ (٦٧)

اس بات کا ثبوت ہے کہ جس طرح قتل شیطانی حرکت وحرام ہے۔ ویسے ہی شراب بھی حرام ہے۔

پانچواں طریقہ:

آیات مائدہ سے شراب کی حرمت پر استدلال کا پانچواں طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب وجوا کو ترک کرنے کا حکم دینے کے لئے الاجتناب کے مصدر سے امر کا صیغہ "اجتنبوا" استعمال فرمایا ہے۔ جو لفظ ترک سے بھی زیادہ بلیغ ہے۔ کیونکہ لفظ اجتناب کسی چیز کو ترک کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے دور رہنے کا معنی بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شرک وطاغوت، عام کبیرہ گناہوں اور جھوٹی باتوں کو ترک کرنے کے لئے لفظ "اجتناب" سے ہی حکم فرمایا ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کو ترک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے بندوں کو دور رکھنا بھی اللہ تعالیٰ کا مقصود ہے۔ چنانچہ سورہ حج میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (٦٨)

"بتوں کی گندگی سے اجتناب کرو، اور جھوٹی بات سے دور رہو۔"

سورہ نحل میں ارشاد ہے:

﴿وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ (٦٩) "طاغوت سے دور رہو۔"

سورہ نساء میں کبیرہ گناہوں سے اجتناب کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ

---

(٦٧) سورۃ مائدہ آیت:٩١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾ (۷۰)

''اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز واجتناب کرتے رہو، جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے، تو تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے مٹا دیں گے۔ اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔''

سورہ شوریٰ میں اہل ایمان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ (۷۱)

''جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اگر کبھی (کسی پر) غصہ آ جائے تو معاف کر دیتے ہیں۔''

سورہ زمر میں فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ﴾ (۷۲)

''جن لوگوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا۔ اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لئے خوشخبری ہے۔ پس (اے نبی میرے ان بندوں کو) بشارت دے دیں۔''

---

(۷۷) الترغیب ٤/٢٩٩، ٣٠٠، وقال: رواه ابن حبان فی صحیحه واللفظ له والبیهقی مرفوعاً مثله و موقوفاً وذکر انه ۔
المحفوظ ومعناه فی تفسیر المنار ٧/٦٤ وعذاه ابن الاثیر الی النسائی فی جامع الاصول ٦/٧٢۔ و نصب الرایه ٤/٢٩٧۔ موارد الظمآن حدیث ١٣٧٥۔
صحیح نسائی حدیث ٥٢٣٦، ٥٢٣٧

(۷۸) تفسیر المنار ٧/٦٤

(۷۹) الترغیب ایضاً ٤/٢٩٩، وقال: رواه الطبرانی باسناد صحیح والحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم ۔ وانظر التعلیقات السلفیة علی النسائی ٢/٣٢٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ نجم میں ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ﴾ (۷۳)

''جو کبیرہ گناہوں اور فحاشی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں، الّا یہ کہ کوئی معمولی قصور ان سے سرزد ہو جائے۔''

اور سورہ حجرات میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ (۷۴)

''اے ایمان والو بہت گمان (یعنی بدظنی) کرنے سے اجتناب کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔''

ان تمام آیات میں جن امور سے اجتناب کرنے اور دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً شرک و طاغوت اور کبیرہ گناہ وغیرہ ان کا ارتکاب حرام ہے۔ ایسے ہی شراب و جوا کا معاملہ بھی ہے۔

چھٹا طریقہ:

اور چھٹا طریقہ استدلال یہ ہے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ﴿فاجتنبوا لعلكم تفلحون﴾ فرما کر فوز و فلاح اور دنیوی و اخروی کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شراب و جوا بازی کا ارتکاب حرام نہ ہوگا تو کیا ہوگا۔ (۷۵)

ساتواں اور آٹھواں طریقہ:

اور ان کی حرمت پر استدلال کا ساتواں اور آٹھواں طریقہ یہ ہے۔ کہ شراب کو بغض و عداوت اور کدورت کو ابھارنے والا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطان تم میں عداوت و بغض کے بیج بونا چاہتا ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ (٨١)

''شیطان تو یہ چاہتا ہے، کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے۔''

اس آیت میں یہی بات کی گئی ہے۔ اور بغض و عداوت دنیوی مفاسد میں سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ اور انہی کی بناء پر مال و جان اور عزت و آبرو سے متعلق مختلف قسم کے گناہ وجود میں آتے ہیں ۔ اور اسی وجہ سے شراب کو نبی اکرم ﷺ نے ام الخبائث اور ام الفواحش قرار دیا ہے۔

ایک عابد کا واقعہ:

ابن حبان و بیہقی میں ایک روایت ہے۔ جسے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ عہد قدیم میں ایک عزلت نشین عابد تھا۔ جسے کسی سیاہ کار عورت نے بہانے سے گھر منگوایا۔ اور برائی کرنے پر اکسایا۔ اس نے انکار کر دیا۔ تو اس فاحشہ عورت نے یہ تجویز سامنے رکھی کہ یا میری خواہش پوری کرو۔ یا اس بچے کو قتل کرو۔ یا پھر شراب کا ایک جام پیو۔ اور اگر تم نے ایک بھی نہ مانی تو میں شور مچا کر تمہیں بدنام کر دوں گی۔

اس شخص نے بدنامی کے ڈر سے زنا اور قتل اور شراب میں سے ایک چیز کو اختیار کرتے وقت زنا و قتل کو کبائر سمجھتے ہوئے شراب پی لی۔ اور نشے کی حالت میں بچے کو بھی قتل کر ڈالا اور اس بدکار عورت سے زنا بھی کر لیا۔ (٨٢)

---

(٨٠) انظر زاد المسير ٤١٧/٢، ٤١٩

(٨١) سورة المائده آیت:٩٢

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر المنار میں اس واقعہ کو عمومی انداز سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

”کہ لوگوں نے تو اس روایت کو قدیم امتوں سے نقل کیا ہے۔ لیکن آج کل تو اس طرح بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔ اور مصر کے بعض فاسقوں کا کہنا ہے کہ اگر نشہ آور اشیاء کا وجود نہ ہوتا تو بہت کم لوگ پیشہ ور بازاری عورتوں کے پاس جاتے۔“(۸۲)

اور طبرانی کی معجم اور مستدرک حاکم کی صحیح سند والی ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک واقعہ مروی ہے۔ جو بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے کسی کا ہے۔ جس میں اس نے کسی کو شراب پینے قتل کرنے، زنا کرنے، خنزیر کا گوشت کھانے میں سے ایک کو اختیار کرنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا حکم دیا تو اس نے بھی شراب کو اختیار کیا۔ اور سب کچھ ہی کر گزرا۔

اس سے پہلے واقعہ کی بھی تائید ہوتی ہے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً مروی ہے۔ (۷۹)

بہرحال مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے عداوت اور بغض بھی دو الگ الگ مفسدات ہیں۔ جو کبھی تو جمع ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی جدا بھی رہتے ہیں۔

---

(۸۲) للتفصیل بخاری و فتح الباری ۱۰/۴۱، ۴۵ ۔ مسلم مع النووی ۷/۱۳، ۱۶۹ ۔
صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۲۹ ۔ صحیح النسائی حدیث ۵۱۶۴ ۔ ابن ماجه ۳۳۸۶

(ق) ۱: بخاری مع الفتح حدیث ۴۳۴۳ ۔ مختصر مسلم للمنذری ۱۲۶۴ ۔
صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۲۷، وما بعد ھا ۔ ابن ماجه ۳۳۹۱ ۔
صحیح النسائی حدیث ۵۱۶۰، ۵۱۶۱، وبعد ۔ و صحیح الجامع للالبانی حدیث ۴۵۵۰

(ق) ۲: مسلم مع النووی ۷/۱۳/۱۷۲ ۔ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۲۶ ۔ صحیح الترمذی
حدیث ۱۵۱۶ ۔ صحیح الترمذی حدیث ۵۱۵۷

(۸۳) المنار ۷/۵۴ ۔ مختصر صحیح مسلم للمنذری حدیث ۱۲۶۲ ۔
ابن ماجه حدیث ۳۳۹۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور شراب و جوا کے ذریعے شیطان ان دونوں کے بیج بوتا ہے۔ لہٰذا یہ ان کے حرام ہونے کی دلیل ہے۔

نواں اور دسواں طریقہ:

اور آیات مائدہ سے شراب و جوا کی حرمت پر استدلال کا نواں اور دسواں طریقہ یہ ہے۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شراب و جوا کو ذکر الٰہی اور نماز سے روکنے والا قرار دیا ہے۔

﴿وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ﴾

میں اسی حقیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور ذکر الٰہی و نماز ہی تو دین کی اصل روح، اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔ اور مومن کا ہتھیار زاد راہ ہیں۔ اور شراب و جوا ان اہم امور دین میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ ذکر الٰہی اور نماز سے روکتے ہیں۔ تو ایسی چیز حلال کیسے ہو سکتی ہے؟

گیارہواں طریقہ:

اور گیارہواں طریقہ استدلال یہ ہے کہ انہی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ﴿فهل انتم منتهون﴾ فرمایا ہے۔ کہ کیا تم ان سے باز نہیں آ ؤ گے؟ یہاں شراب و جوا سے روکنے کے لئے سوال و استفہام کا جو صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اسے فاسببیه کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے۔ تو کیا سبب اور مسبب کے مابین فصل کرنا صحیح ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ اور پھر یہ استفہام بطور وعید و دھمکی کے آیا ہے۔ جو حکم کے معنوں میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ ان آیات کے ترجمہ و تفاسیر کے ضمن میں ہم تفسیر زادالمسیر کے حوالہ سے ذکر کر آئے ہیں۔ (۸۰)

(۸٤) سورة نور آیت: ٦٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اعتبار سے یہ استفہام بھی شراب وجوا کی حرمت پر دال ہے۔

بارھواں طریقہ:

آیات مائدہ سے شراب کی حرمت پر استدلال کا بارھواں ، تیرھواں اور چودھواں طریقہ آیت ۹۲ کے کلمات سے ہے۔ بارھواں طریقہ یا وجہ استدلال یہ ہے کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (۸۱)

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔''

یعنی اللہ نے جو شراب وجوا وغیرہ سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اس میں بھی اللہ کی اطاعت کرتے رہو۔ اور جیسا کہ تم آستانوں اور پانسوں سے اجتناب کرنے میں اس کی اطاعت کرتے ہو۔ اور نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ تمام باتوں میں بھی آپ کی اطاعت کرو ۔ آپ ﷺ کے اوامر کو مانو اور نواہی سے باز رہو۔ اور نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ باتوں میں سے ہی شراب کے حرام ہونے کا بیان بھی ہے۔ جن کی تفصیل آگے آئے گی ۔ انشاء اللہ۔ سر دست صرف دو اشارات نبوی ذکر کیے جاتے ہیں:

1 پہلا جسے امام احمد رحمہ اللہ کے بقول ملتے جلتے الفاظ سے بیس صحابہ کرامؓ نے

(۸۵) انظر ۲۸۸/۶/۳۔ انظر لوجوہ الاستدلال الاربعة عشر ، تفسیر المنار ۶۳/۷، ۶۵، طبع دارالمعرفه بیروت ۔ الخمر و سائر المسکرات شیخ احمد بن حجر آل بوطامی ص ۴۹، ۵۵، وقد اضفت الیها اضافات کثیرة ۔ فتح الباری ۳۱/۱۰، فیه الثمانیة منها تفسیر کبیر رازی ۸۱/۱۲/۶، ۸۲، فیه الثمانیه ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا ہے۔ جو صحیحین اور متعدد کتب حدیث میں مذکور ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

(كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرُ فَهُوَ حَرَامٌ) (۸۲)

("وَفِیْ رِوَایَةٍ" كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ) (ق ا)

"ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔"

اور دوسری روایت میں ہے "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

2 اور دوسرا صحیح مسلم و ابوداؤد اور ترمذی میں ارشاد نبوی ہے:

(كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ) (ق۲)

"ہر نشہ آور چیز ہی شراب ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

جب کہ مسلم اور دار قطنی کی ایک روایت ہے:

(كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ) (۸۳)

"ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر شراب حرام ہے۔"

تیرہواں طریقہ:

اور تیرہواں طریقہ استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کا حکم دینے کے بعد فرمایا "واحذروا" کہ ان ہر دو کی نافرمانی سے بچو۔ یعنی ان کی نافرمانی کی صورت میں دنیا و آخرت میں لاحق ہونے والے فتنہ و عذاب سے بچو۔ کیونکہ انہوں نے انہی اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ جو دنیا و آخرت

(۸۶) سورة اعراف آیت:۳۳

(۸۷) سورة بقرہ آیت:۱۲۹

(۸۸) فتح الباری ۳۱/۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ضرر رساں ہیں۔سورۃ نور میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (۸۴)

''رسول کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے ۔کہ وہ کسی فتنہ میں گرفتار نہ ہوجائیں۔یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہوجائیں۔''

معلوم ہوا کہ شراب نوشی اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی اور فتنہ و عذاب الٰہی کو آواز دینے والی بات ہے۔لہٰذا یہ حرام ہے۔

چودھواں طریقہ:

چودھواں وآخری طریقہ استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں:

﴿فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ﴾

فرما کر اللہ تعالیٰ نے دھمکایا ہے کہ تم اطاعت وفرمانبرداری سے منہ پھیرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کی ذمہ داری صرف ہماری شریعت اور احکام دین کو تم تک پہنچا دینا ہی ہے۔اور آپ نے واقعی تبلیغ دین کی ذمہ داری پوری کردی ہے۔ اور دیگر اشیاء کے علاوہ شراب کو حرام قرار دے دیا۔

ان چودہ وجوہ استدلال کو پیش نظر رکھ کر اندازہ فرمائیں۔تو اندازہ کیا جاسکتا ہے۔کہ قرآن پاک میں کسی چیز کی حرمت کے سلسلہ میں اتنا تاکیدی حکم نہیں آیا۔

(۸۹) سورۃ اعراف آیت:۱۵۷

(۹۰) الخمر و سائر المسکرات ، قاضی احمد بن حجر آف قطر ص ۷۸

(۹۱) الصحیحہ حدیث ۱۸۴۵۔ وصحیح الجامع حدیث ۳۳۴۴

(۹۲) الصحیحہ حدیث ۱۸۵۳۔ وصحیح الجامع حدیث ۳۳۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جتنا شراب کی حرمت کے لئے آیا ہے۔ جیسا کہ ان آیات کے ترجمہ وتفسیر کے دوران امام قرطبی کی تفسیر کے حوالہ سے ذکر کیا جاچکا ہے۔ (۸۵)

سورہ مائدہ کی آیات سے اہل علم نے جو چودہ طرح سے استدلال کر کے حرام ہونے کا ثبوت قطعی واضح کیا ہے۔ وہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اور بخوبی اندازہ کر چکے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کسی بھی دوسری چیز کو حرام قرار دینے کے لئے اتنی تاکید نہیں آئی۔ اور اس کی حرمت کے اس تاکیدی حکم کی وجہ دراصل وہی تھی۔ جو اس کے بتدریج یا آہستہ آہستہ اور مختلف مراحل میں حرام کئے جانے میں حکمت و مصلحت تھی کہ لوگ اس فتنہ میں بہت مبتلا تھے اور ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ جو احکام دین خواہشات نفسانی کے مخالف ہوتے ہیں۔ لوگ ان کی حتی الامکان تاویل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی تاویلات کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں۔

آیات اعراف سے حرمت شراب پر استدلال:

اور پھر قرآن کریم سورہ بقرہ، سورۃ نساء، سورۃ مائدہ کی مذکورہ آیات ہی نہیں۔ جو شراب کی حرمت پر دلالت کرتی ہوں۔ بلکہ ابو جعفر النحاس کے حوالہ سے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی بے نظیر تالیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں جو بجا طور پر علوم سنت کا انسائیکلو پیڈیا کہلوانے کی مستحق ہے۔ ذکر کیا ہے کہ بعض اہل علم نے سورۃ اعراف کی اس آیت سے بھی شراب کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے۔ جس میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ (۸۶)

''کہہ دیجئے! (اے نبی کہ) میرے رب نے ظاہر و باطن ہر قسم کے فحاشی کے اموراور گناہ اور حق کے خلاف بغاوت وزیادتی کو حرام قرار دیا ہے۔''

اور اس سے یوں استدلال کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں فرمایا:

﴿قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ (۸۷)

''کہہ دیجئے کہ اس میں بڑا گناہ ہے۔ اور لوگوں کے لئے بعض فائدے بھی ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شراب و جوا میں کبیرہ گناہ بتایا ہے ۔ اور سورہ اعراف والی مذکورہ آیت میں گناہ کو صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس آیت کی رو سے بھی شراب حرام ہونے کا واضح ثبوت مل گیا ہے۔ (۸۸)

اس طرح اسی سورۃ اعراف سے بھی شراب کے حرام ہونے کی دلیل ملتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثِ﴾ (۸۹)

''کہ آپ ان کے لئے پاک چیزیں حلال کرتے ہیں ۔ اور خبیث و ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں۔'' (۹۰)

اور شراب صرف خبیث چیز ہی نہیں ، بلکہ اسے تو نبی اکرم ﷺ نے تمام خباثتوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ طبرانی اوسط کی حدیث ہم ذکر کر چکے ہیں۔

---

(۹۳) صحیح مسلم بحوالہ جامع الاصوال ۷۸/۶، طبع اول مصر۔
مسلم مع النووی ۱/۱۱/۶ ۲/۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جس میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

(اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ) (۹۱)

”شراب تمام فحاشی کے کاموں کی جڑ ہے۔“

اور طبرانی کبیر و طبرانی اوسط میں ارشاد نبوی ہے:

(اَلْخَمْرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ) (۹۲)

”شراب تمام فحاشی کے کاموں کی جڑ ہے۔“

لٰہذا مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جو کام دیا ہے (تحریم خبائث) اور نبی اکرم ﷺ نے شراب کو جو نام دیا ہے۔ ان دونوں پر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو اس آیت کی رو سے بھی شراب حرام ہی قرار پاتی ہے۔

شراب نوشی کی حرمت

حدیث رسول ﷺ کے آئینہ میں

قارئین کرام! یہاں تک تو قرآن کریم کی مختلف آیات کے حوالہ سے شراب کے حرام ہونے، اس کے حرام کئے جانے کے مختلف مراحل وتدریجی تحریم کی مصلحت وحکمت وغیرہ کا تذکرہ تھا۔ اور قرآن کریم کی طرح ہی شریعت اسلامیہ کے دوسرے مصدر و سرچشمہ یعنی حدیث رسول ﷺ میں بھی بکثرت احادیث موجود ہیں۔ جو معنوی حیثیت سے تواتر کے درجہ کو پہنچتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو شراب

(۹۴) الارواء ۸/۴۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے حرام ہونے اور دیگر نشہ آور اشیاء کی حرمت پر بالصراحت دلالت کرتی ہیں۔

جب کہ دیگر احادیث وہ ہیں، جن میں شراب پینے والوں کے لئے وعید شدید اور تخویف وترہیب وارد ہوئی ہے۔اور شراب نوشی کرنے والوں کے ایمان کی نفی اور ان پر لعنت و ملامت کی گئی ہے۔اور ان دونوں طرح کی احادیث میں سے ہماری کوشش ہوگی کہ ضعیف وکمزور اور متکلم فیہ احادیث سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف صحیح وحسن اور غیر متکلم فیہ احادیث منتخب کر کے آپ کے سامنے رکھیں۔

کیونکہ کسی بھی موضوع پر جب صحیح وحسن اور غیر متکلم فیہ احادیث موجود ہوں، تو پھر ضعیف احادیث کا سہارا لینے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جو کہ ویسے ہی احکام میں تو بالاتفاق دلیل و حجت نہیں ہوتیں۔البتہ فضائل کے باب میں بعض لوگوں نے ذکر کی ہیں۔مگر اہل علم نے ان سے کلی طور پر ہی اجتناب کی رائے قائم کی ہے۔سوائے اس کے کہ کسی روایت کا ضعف و کمزوری ظاہر کرنے کے لئے اسے بیان کیا جائے۔یا پھر شواہد کے طور پر لی جائے تو دوسری بات ہے۔

تدریج خمر پر نبی اکرم ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو باخبر رکھنا:

یہاں ایک بات پیش نظر رہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دینے کے لئے جس تدریج سے کام لیا اور فطرت انسانی کے تقاضوں کے مطابق جن متعدد مراحل میں اس کی خدمت کا حکم نافذ فرمایا۔اسی حکمت و مصلحت کو نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنایا اور اپنے پیارے صحابہ کو موقع بموقع متنبہ فرماتے رہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم شریف اور مسند ابی یعلی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی

(۹۵) تفسیر المنار ۱۴/۷۔ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَ لَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهِ أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ)

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دینے کی طرف اشارہ فرما دیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ عنقریب ہی اس کو حرام قرار دے دے۔ لہٰذا جس کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے بیچ ڈالے، اور اس سے انتفاع کرے۔''

اس کے بعد ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ) (۹۳)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اب جس شخص کو یہ آیت (یعنی آیت مائدہ) پہنچے اور اس کے پاس شراب کی کوئی بھی مقدار موجود ہو وہ اسے نہ پئے اور نہ ہی بیچے۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت لوگوں کے پاس شراب کی جتنی مقدار بھی تھی۔ اسے مدینہ کی گلیوں میں بہا دیا گیا۔

ایسے ہی عبد بن حمید اور ابن جریر نے ربیع کی روایت نقل کی ہے۔ کہ جب

---

(۹۶) بخاری مع الفتح ۴۱/۱۰

(۹۷) ۱: بخاری حوالہ بالارواء الغلیل صحیح ابی داؤد ۳۱۲۹۔ صحیح الترمذی حدیث ۱۵۱۸

(۹۷) ۲: بخاری ۳۵/۱۰۔ مع الفتح، الارواء ۴۱/۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ بقرہ والی آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(اِنَّ رَبَّكُمْ يَقْدَمُ فِيْ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ)

"بے شک تمہارا رب شراب کو حرام قرار دینے کی تمہید بیان کر رہا ہے۔

(یعنی اسے حرام کرنا چاہتا ہے۔)"

جب سورۃ نساء والی آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(اِنَّ رَبَّكُمْ يَقْرُبُ فِيْ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ)

"تمہارا رب عنقریب شراب کو حرام قرار دے دے گا۔"

اورسورۃ مائدہ کی آیت نازل ہوگئی۔ جس سے شراب حرام قرار دے ہی دی گئی۔ (۹۸)

ابو یعلی والی پہلی حدیث اور اسی کی موید دوسری روایت سے اس باب کی صراحت ہو جاتی ہے۔ کہ نبی رحمت ﷺ نے بھی اپنے صحابہ کو موقع بموقع تحریم خمر کے مراحل و تدریج سے باخبر رکھا۔ تاکہ یکبارگی حرمت کا حکم ان کے لئے مشقت نہ بنے۔

شراب کی حرمت
پر دلالت کرنے والی احادیث

صحیح مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دار قطنی، بیہقی اور مسند احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد نبوی ہے:

(۹۸) نفسیر المنار ۸۲/۷/۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)

''ہر نشہ آور چیز خمر (یعنی شراب) ہے۔اور ہر شراب حرام ہے۔''

مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے:

(كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

اور ترمذی، ابوداؤد میں ان الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں:

(مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَ هُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ) (۹۵)

''جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور وہ مر گیا۔جبکہ شراب کا عادی تھا اس نے اس سے توبہ نہیں کی تھی۔وہ آخرت میں نہیں پی پائے گا۔(یعنی جنت میں نہیں جائے گا۔)''

اور صحیح مسلم، صحیح بخاری، ابوداؤد اور ترمذی، نسائی و ابن ماجہ، دارقطنی اور بیہقی اور مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

(سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ)

''نبی رحمت ﷺ سے بتع کے بارے میں پوچھا گیا۔''

اور صحیح بخاری کی اگلی حدیث میں بتع کی شرح بھی مذکور ہے۔

(وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ) (۹۶)

''کہ بتع شہد کا نبیذ ہے، جو اہل یمن پیا کرتے ہیں۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

(۹۹) بخاری مع الفتح ۱۰/۳۵

(۱۰۰) بخاری مع الفتح ۱۰/۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرُ فَهُوَ حَرَامٌ) (۹۷) ۱:

''ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

کیا صرف انگور کی شراب حرام ہے؟

اور بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ شراب صرف وہ حرام ہے جو انگور کی ہو۔ اور اس کے علاوہ دوسری اشیاء سے تیار شدہ شرابوں میں تاویلیں کر کے شراب نوشی کے رسیا لوگوں کی باگیں ڈھیلی کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ وہ ذرا گوش ہوش سے سن لیں۔

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی و دارقطنی اور بیہقی و مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے:

(قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ! نَزَلَ تَحرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ اَلْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرِ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ) (۹۷) ۲:

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ جبکہ شراب پانچ چیزوں سے عموماً تیار کی جاتی ہے۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے، اور شراب ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔''

یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد علامہ رشید رضا مصری اپنی تفسیر المنار میں لکھتے ہیں کہ:

''ان الفاظ سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے صراحت کر دی ہے۔ یہ پانچ چیزیں ہوں یا کوئی بھی دوسری چیز ہو۔ شریعت کی مراد یہ ہے کہ

---

(۱۰۱) بخاری مع الفتح ۱۰/۷۳۔ جامع الاصول ۶/۷۶

(۱۰۲) (الف): المرجع السابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور صحابہ کرام میں کسی سے کوئی ایسی بات منقول نہیں کہ کسی صحابی نے حضرت فاروقؓ کی اس بات سے اختلاف کیا ہو۔ اسی بناء پر اہل علم نے یہاں تک کہا ہے کہ حضرت فاروقؓ کے اس ارشاد کا حکم مرفوع حدیث کا ہے۔ کیونکہ یہ ایک شرعی حکم کی تفسیر ہے۔ اور ایسی بات کوئی صحابی اپنی مرضی سے نہیں کہہ سکتا۔

اور قرآن وسنت سے جب اس امام لغت ودین حضرت عمر فاروق نے یہ مفہوم سمجھا اور جمہور صحابہ کرام نے ان کی موافقت کی، تو پھر کسی شرعی نص کی اس سے صحیح قوی تفسیر اور کیا ہو سکتی ہے۔ جسے فاروق اعظمؓ نے صحابہ رسول ﷺ کے مابین منبر رسول ﷺ پر کھڑے ہو کر بیان کیا۔ اور تمام علماء وعام صحابہ نے موافقت کی۔ کیا صحابہ کرام کا اس سے قوی اجماع کسی اور مسئلہ میں بھی ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ مشروب بلکہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو۔ وہ کتاب وسنت اور اجماع صحابہ (جو دلیل وقیاس کی تائید والا بھی ہے۔ اس) کی رو سے خمر یعنی شراب ہے۔ (۹۸)

حضرت انس رضی اللہ کا واقعہ:

اور صحیح بخاری ومسلم، ابوداؤد ونسائی اور موطا امام مالک میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ جس میں خود وہ تحریم خمر کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ صحیح بخاری میں ان کے الفاظ ہیں:

(۱۰۳) (الف): فتح الباری ۱۰/۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِيْ بِالْمَدِيْنَةِ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلاً وَ عَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ) (۹۹)

"جب ہم پر شراب حرام کی گئی، تو اس وقت مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب بہت ہی کم پائی جاتی تھی۔ بلکہ اس وقت عموماً کھجوروں کی شراب استعمال ہوتی تھی۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کا انگور کی ہونا حرام میں شامل ہونے کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ چاہے وہ کس چیز سے کشید کی گئی ہو حرام ہے۔ اور اگر کوئی سمجھے کہ انگور کے سوا کسی چیز کی شراب اس حرمت میں داخل ہی نہیں۔ تو ان کے لئے صحیح بخاری میں ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد فکر انگیز ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:

(لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ مِنْهَا شَیْءٌ) (۱۰۰)

"شراب حرام کی گئی جب کہ مدینہ میں (انگور کی شراب) پائی ہی نہیں جاتی تھی۔"

ان الفاظ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ محض انگور کی شراب کے حرام ہونے اور دوسری اشیاء سے تیار شدہ کے بارے میں تاویل کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جو خطبہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ وہ

(ف) کیونکہ کتب سیر و تاریخ، تفاسیر اور شروح حدیث میں مذکور ہے کہ شراب کی مذمت کا حکم غزوہ احزاب کے بعد ۴ھ میں نازل ناز ل ہوا تھا۔ قرطبی ۳/۶/۳۸۵۔

فتح الباری ۱۰/۳۱۔ المنار ۷/۶۷

(۱۰۲) (ب): سورة المائده آیت:۹۳

(۱۰۳) (ب): جامع الاصول ۶/۷۶۷۵۔ زاد المسير ۲/۴۱۹، ۴۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشن دلیل ہے۔

اسی طرح صحیح بخاری ومسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيْحِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ)

''میں حضرت ابو عبیدہ ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہم) کو کھجوروں سے تیار شدہ شراب پلا رہا تھا۔تب کوئی شخص آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔''

تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(قُمْ يَا اَنَسُ فَهَرِّقْهَا فَهَرَّقْتُهَا) (١٠١)

''اے انس! اٹھو اور اس شراب کو بہا دو تو میں نے بہا دی۔''

اور صحیحین کی دوسری روایت میں ہے۔کہ انہوں نے کہا: اے انس!

(قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا)

''اس گھڑے کی طرف جاؤ اور اسے توڑ دو۔''

ایک اور روایت میں ہے وہ بتاتے ہیں:

(كُنْتُ اَسْقِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنْ فَضِيْحٍ لَهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا) (١٠٢) (الف)

''میں اپنے چچوں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔جب کہ میں عمر میں ان سب سے چھوٹا تھا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ علیہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں۔

کہ مصنف عبدالرزاق میں مذکور ہے۔کہ وہ شرکاء محفل کل گیارہ تھے۔اور مختلف

---

(١٠٤) فتح الباری ٣١/١٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایات میں سے سات کے نام ملتے ہیں۔ جو کہ یہ ہیں:

1 حضرت ابوطلحہؓ 2 حضرت ابوعبیدہ 3 حضرت ابی بن کعب

4 حضرت ابوایوب 5 حضرت ابودجانہ 6 حضرت سہیل بن بیضاء

7 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سب کو چچا اس لئے کہا کہ وہ سب ان میں عمر سے بڑے تھے۔ اور ان میں سے اکثر انصار میں سے تھے۔ (۱۰۶) (الف)

بخاری و مسلم اور نسائی و مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ فَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ اَلْفَضِيْخُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ كُلِّ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ)

''میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ اور ان دنوں شراب انگور کی تیار کی جاتی تھی ۔ نبی اکرم ﷺ نے منادی کرنے والے کو حکم فرمایا کہ اس بات کی منادی کر دے۔ کہ خبردار شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ اس اعلان کے نتیجہ میں مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔''

مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا:

(اَخْرِجْ فَاَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَاَهْرَقْتُهَا فَخَرَجَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ)

(۱۰۵) قرطبی ۲۹۴/۶/۳ ۔ المنار ۵۳/۷، ۶۷

(۱۰۶) قرطبی ۲۹۵/۶/۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جاؤ اور شراب بہا دو۔ میں گیا اور شراب بہا دی، یوں مدینہ کی گلیوں میں شراب کا سیلاب آ گیا۔"

اسی وقت بعض لوگوں نے کہا:

(قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ)

"بعض لوگ شہید کر دیئے گئے اور ان کے پیٹوں میں شراب تھی۔" (ف)

کیونکہ اس وقت تک ابھی یہ حرام نہیں کی گئی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ کی آیت نازل فرمادی۔ جس میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا ......الاية﴾ (۱۰۲) (ب)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرنے لگے۔ انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔" (۱۰۳) (ب)

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ کہ اس سوال پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ اور خود نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

(لَوْ حُرِّمَ عَلَيْهِمْ لَتَرَكُوْهُ كَمَا تَرَكْتُمْ) (۱۰۴)

"اگر یہ ان لوگوں کے زمانہ میں حرام کی گئی ہوتی۔ تو وہ اس کو اس طرح چھوڑ دیتے جس طرح تم نے چھوڑ دی ہے۔"

---

(۱۰۷) ابو داؤد مع عون المعبود ۱۰/۱۵۱۔ الارواء ۸/۴٤، ٤۵ و صححه

(۱۰۸) بحواله المنار ۷/۷۷۔ عون العبود ۱۰/۱۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ خمر یا شراب کی حرمت کا اعلان سن کر صحابہ نے شراب بہادی۔ وہ چاہے کسی بھی چیز سے کشید شدہ تھی۔ انہوں نے اہل کوفہ یعنی فقہائے احناف کی طرح قطعاً نہیں سوچا کہ شاید خمر صرف انگور سے کشید کی گئی ہوگی۔

اس سلسلہ میں کبار مفسرین میں سے امام قرطبی رحمہ اللہ نے جامع الاحکام القرآن میں اور علامہ رشید رضا مصری نے تفسیر المنار میں لکھا ہے۔ کہ حضرت انسؓ سے مروی بکثرت صحیح احادیث صرف انگور سے حاصل شدہ شراب کی حرمت کے قائلین کے قول کو باطل قرار دیتی ہیں۔ اوران کا یہ قول لغت عرب سنت صحیحہ اور اجماع صحابہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ سورۃ مائدہ کی آیت کے نازل ہونے پر تمام صحابہ نے خمر سے مراد ہر اس شراب کو لیا ہے۔ جو نشہ آور ہو۔

اور انہوں نے انگور و غیر انگور سب کی شراب کو یکساں سمجھا۔ اوران میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اور ہر طرح کی شراب کو فوراً بہا کر تلف کر دیا۔ جبکہ وہ اہل زبان تھے۔ اور انہی کی زبان میں قرآن کریم نازل ہوا۔ انہیں معمولی تردد بھی ہوتا تو، شراب بہا کر تلف کرنے میں توقف کرتے۔ اور تفصیل طلب کر کے تحقیق کے بعد اسے بہاتے۔ اور آگے وہ احادیث بھی ذکر کی ہیں۔ جن میں گندم جو کھجور، منقہ، شہد اور ہر چیز سے کشید شدہ نشہ آور شراب کو نبی اکرم ﷺ نے حرام

(۱۰۹) حوالہ بالا از عون المعبود
(۱۱۰) ابو داؤد مع العون ۱۰/۱۲۱۔ الارواء ۸/۴۳ و حسنہ
(۱۱۱) الارواء ۸/۴۳، ۴۴
(۱۱۲) ایضاً ۴۳، ۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے۔ (۱۰۵)

اور آگے امام قرطبی رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جمہور علماء سلف کا مذہب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ، کچی ہو یا پکائی ہوئی، انگور سے حاصل شدہ ہو یا کسی دوسری چیز سے۔ جس نے ایسی کوئی چیز پی اور استعمال کی اسے حد لگائی جائے گی۔ اور انگور کی شراب قلیل ہو یا کثیر چاہے ایک قطرہ ہی ہو۔ وہ تو متفق علیہ حرام، اس پر اجماع ہے۔ جبکہ دیگر اشیاء کی شراب بھی جمہور کے نزدیک حرام ہے۔

احناف کا کمزور مسلک:

البتہ کوفیوں نے فقہاء احناف سے اس میں اختلاف کیا ہے۔ ان کی کم مقدار حرام نہیں۔ جو کہ نشہ نہ دے۔ (۱۰۶)

جبکہ اس نظریہ کی تردید ہم کر چکے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اکثر مسائل کی طرح شراب کے معاملہ میں بھی ان فقہائے احناف کا مسلک سخت ضعیف ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات ہیں۔ کہ ہر نشہ آور شراب اور ہر نشہ آور چیز کی ہر مقدار ہی حرام ہے۔ چاہے وہ قلیل ہو کہ نشہ نہ دے، اور چاہے وہ کثیر ہو کہ بدمست کر دے۔

ہر شراب کی قلیل و کثیر ہر مقدار کی حرمت

(۱۱۳) جامع الاصول ٦/٦٧۔ الارواء ٨/٤٤

(۱۱٤) بحواله الارواء ٨/٤٤۔ تفسير المنار ٧/٨٧۔ و نصب الرايه ٤/٣٠١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان ودارقطنی، بیہقی ومسند احمد اور معانی الآثار امام طحاوی حنفی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ارشاد نبوی ہے:

(كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ) ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(مَا اَسْكَرَ الْفِرْقُ مِنْهُ فَمِلْ ءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ) (۱۰۷)

''جس چیز کا ایک فرق پینے سے نشہ آجاتا ہو، اس کا ایک چلو پینا بھی حرام ہے۔''

فرق کیا ہے؟:

فرق کیا ہے؟ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یہ ایک پیمانہ ہے، جس میں سولہ (۱۶) رطل پانی آتا ہے۔اور النهايه ابن الا ثیر میں ہے۔کہ پیمانہ فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے۔اور سولہ رطل کے بارہ مد بنتے ہیں۔اور اہل حجاز کے نزدیک تین صاع ہیں۔اور یہ بھی کہا گیا ہے، کہ ایک فرق پانچ اقساط کا ہوتا ہے۔ اور قسط آدھے صاع کی ہوتی ہے۔(ان سب اقوال کا مجموعی مفہوم یہ ہے، کہ حجازی پیمانے کے مطابق چھ کلو اور دوسرے پیمانوں کے مطابق سولہ پونڈ یا ساڑھے آٹھ کلو سے بھی زیادہ کا پیمانہ ہے۔)

یہ تو تب ہے جب کہ فرق کے ''را'' پر زبر ہو اور اگر ''را'' ساکن ہو یعنی ''فرق'' تو ابن الاثیر کی '' نهايه في غريب الحديث '' کے مطابق یہ پیمانہ ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے۔اور حدیث میں یہی مراد ہے۔(۱۰۸)

معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے کثیر وقلیل ہر مقدار کو ہی حرام قرار دیا ہے۔

اور بقول امام خطابی رحمہ اللہ علیہ:

(وَفِيْ هٰذَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ اَنَّ الْحُرْمَةَ شَامَةٌ بِجَمِيْعِ اَجْزَاءِ

(۱۱۵) المنار ۳۴۱/۲ و ۷۸/۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ) (۱۰۹)
”کہ اس میں یہ روشن بیان موجود ہے کہ نشہ آور شراب کے تمام اجزاء (قلیل و کثیر) کو حرمت شامل ہے۔“

دوسری حدیث ابو داؤد و ترمذی ، ابن ماجہ ، بیہقی فی شعب الا یمان اور مسند امام احمد اور معانی الآثار امام طحاوی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ) (۱۱۰)
”جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو، اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“

اور تیسری حدیث بھی انہی الفاظ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے۔ جو کہ ابن ماجہ، نسائی ، دار قطنی و بیہقی اور مسند احمد و معانی الآثار طحاوی میں مذکور ہے۔ (۱۱۱)

اور چوتھی حدیث بھی انہی الفاظ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جو کہ ابن ماجہ و مسند امام احمد اور بیہقی میں مذکور ہے۔ (۱۱۲)

اور پانچویں حدیث سنن نسائی و دارمی اور صحیح ابن حبان میں ہے ۔ جسے عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد گرامی کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے:

(اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلٍ مَااَسْكَرَ كَثِيْرُهُ) (۱۱۳)
”جس کی زیادہ مقدار نشہ دے۔ اس کی قلیل مقدار سے بھی میں تمہیں منع کرتا ہوں۔“

امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ۔ اس حدیث

(۱۱٦) الخمر بین الطب والفقه ص ۳۳، ۳٤، ۳۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں شراب کی قلیل وکثیر ہر مقدار کے حرام ہونے کی دلیل موجود ہے۔اور وہ بات درست نہیں۔ جو خود فریبی میں مبتلا لوگ کہتے ہیں۔ کہ آخری گھونٹ حرام ہے (جس سے نشہ ہو جائے) اور اس سے پہلے کا پیا ہوا حلال ہے۔ جبکہ اہل علم کے مابین اس بات میں کوئی اختلاف نہیں۔ کہ نشہ پوری طرح صرف آخری گھونٹ سے ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس میں پہلا اور دوسرا اور دیگر گھونٹ شامل نہ ہوں۔ یعنی نشہ پی گئی مجموعی مقدار سے ہوتا ہے۔ نہ کہ آخری گھونٹ سے۔

اور امام نسائی رحمہ اللہ کے اس ارشاد کو کبائر علماء ومحدثین احناف میں سے خود امام زیلعی رحمہ اللہ نے نہ صرف ملخصاً ذکر کیا ہے۔ بلکہ اسے برقرار رکھا اور تائید کی ہے۔ اور ساتھ ہی امام منذری کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

(اَجْوَدُ اَحَادِیْثِ هٰذَاالْبَابِ حَدِیْثُ سَعْدٍ) (۱۱۴)

''اس موضوع کی سب سے عمدہ حدیث وہ ہے جسے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔''

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

یہاں شاید کسی کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ شراب کی حرمت کی جو علت بیان کی گئی ہے۔ وہ تو قلیل تعداد میں متحقق نہیں ہوتی۔ اور قیاس کا تقاضا ہے کہ ہر حکم وجود وعدم وجود دونوں صورتوں میں اپنی علت ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جب قلیل مقدار میں علت ہی غائب ہے۔ تو اس کے حکم کو ثابت کرنا حکمت کے منافی فعل ہے۔

اس غلط فہمی کا ازالہ صاحب تفسیر المنار نے بڑے عمدہ پیرائے میں کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مذکورہ نظریہ قول فاسد ہے۔ اور اس کے غلط وفاسد ہونے کی پہلی دلیل تو یہ ہے کہ نص صریح کی موجودگی میں قیاس کی کوئی حیثیت ہی نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ دوسرے یہ کہ شریعت اسلامیہ کا مشہور قاعدہ ہے کہ فساد و بگاڑ کا دروازہ بند کرنا ہوگا۔ یہ قاعدہ بھی نشہ آور قلیل مقدار کے حرام ہونے کا اور اس کے ممنوع ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ شراب و جوا کی قلیل مقدار کثیر مقدار کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اور قلیل مقدار کے کثیر مقدار کے ذریعہ بننے کی بڑی سائنٹیفک اور علمی توجیہات بیان کی ہیں۔ (۱۱۵)

بئیر بھی حرام ہے:

یہیں ایک اور غلط فہمی کا ازالہ بھی کرتے جائیں۔ کہ بعض بظاہر سمجھدار لوگ بڑی بے حجابی ولا پرواہی سے بئیر (BEAR) نامی شراب کا ایک آدھ ڈبہ پی جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس سے نشہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں۔ حالانکہ یہ ان کا اپنا فتویٰ ہے۔ جسے دین اور اہل دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

کیونکہ نشہ دینے والی شراب کی قلیل و کثیر مقدار کے بارے میں احادیث رسول اللہ ﷺ تو آپ پڑھ چکے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے کچھ مزید تفصیل بھی ذکر کردیں۔ کہ بئیر کو عام مروج عربی میں "بیـــــرہ" کہا جاتا ہے۔ جبکہ فصیح عربی میں اسے "جعہ" اور "مذر" کا نام دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ اس میں بھی نشہ آور مادہ الکحل موجود ہوتا ہے۔ مگر کچھ کم مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے۔ کہ

ایک معروف مصری عالم طب جناب ڈاکٹر محمد علی البار (جو ماضی قریب میں متحدہ عرب امارات کا تبلیغی دورہ کرچکے ہیں اور شارجہ کے علاوہ متعدد مقامات پر اپنے لیکچر بھی دے چکے ہیں۔) انہوں نے سوا دو سو بڑے سائز کی ایک کتاب لکھی

---

(۱۱۷) جامع الاصول ٦/٦٥ ـ واللفظ للشیخین ـ الفتح الربانی ١١٩/١٧

(۱۱۸) نسائی مع تعلیقات سلفیه ٣٢٤/٢

(۱۱۹) صحیح الجامع ١٤/٦/٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔جس کا نام ہے۔ "الخمر بین الطب والفقہ" جو دار الشروق جدہ (سعودی عرب) نے شائع کی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی عمدہ بلکہ منفرد کتاب ہے۔اس کے صفحہ ۳۳،۳۴،۳۵ پر موصوف نے بئیر کا طبی تجزیہ کیا ہے۔ پھر اس کا دوسری شرابوں سے موازنہ بھی کیا ہے۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہسکی، رم، برانڈی اور عرق میں چالیس سے لے کر ساٹھ فیصد نشہ آور مادہ یعنی الکحل ہوتا ہے۔ طاقت ور نبیذ میں دس سے بیس فیصد، ہلکے نبیذ میں پانچ سے دس فیصد اور بئیر میں دو سے آٹھ فیصد الکحل ہوتا ہے۔ اور نصف لیٹر بئیر کے گلاس میں اتنا الکحل ہوتا ہے۔ جتنا وہسکی یا شیمپئین کے تیس سینٹی لیٹر کے گلاس میں پایا جاتا ہے۔ مزید تفصیل اور موضوع کی وضاحت کرنے والی تصویروں اور نقشہ جات کیلئے مذکورہ کتاب دیکھی جاسکتی ہے۔ (۱۱۶)

یہ خلاصہ ذکر کرنے سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ میڈیکل یا طبی رپورٹ آپ کے سامنے رکھی جائے۔ جس سے یہ واضح ہو جائے کہ بئیر بھی ایک نشہ آور چیز ہے۔ اگرچہ اس میں نشہ آور مادے کی مقدار کم ہوتی ہے۔ لیکن اگر بئیر کی زیادہ مقدار پی لی جائے تو وہ بھی دوسری عام شرابوں کی طرح نشہ پیدا کر دیتی ہے۔ اور جو احادیث ہم نے ذکر کی ہیں۔ ان احادیث کی رو سے جس شراب کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ آتا ہے۔ اس کی معمولی سی مقدار حتیٰ کہ ایک قطرہ زبان پر رکھنا بھی حرام ہے۔ اور جسٹس ڈیپارٹمنٹ یا دائرہ عدل سے بھی تعلق ہونے کی بناء پر ہمیں اس بات میں ایک فیصد بھی شک نہیں ہے۔ کہ بئیر نشہ آور ہے۔

کیونکہ ہمارے یہاں ایسے کیس آتے ہی رہتے ہیں۔ کوئی ملزم بلکہ مجرم یہ کہتا

(ن) اس موضوع پر مولانا قمر صاحب کی کئی تحریریں ہیں۔ جن کو مولانا محمد یوسف اصغر صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی نے مرتب کر دیا ہے۔ اور ہم نے بحمد اللہ شائع کر دیا ہے۔ (غلام مصطفیٰ فاروق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ میں نے تین ڈبے پئے تھے۔ کوئی کہتا ہے میں نے دو ڈبے پئے تھے۔ اور کوئی نو آموز یا نئے شکاری پرانے سیادوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ بیٹھے بیٹھے یہ بھی ایک ڈبہ چڑھا جاتے ہیں۔ اور چونکہ عادت نہیں ہوتی لہٰذا ایک ہی پینے سے لڑکھڑانے لگتے ہیں۔ اور چند ساعتوں کے بعد پولیس سٹیشن کی حوالات میں بند ہوتے ہیں۔ اور اگلے دن انہیں قاضی اور کوٹ کچہری کا چکر پڑ جاتا ہے۔ اور بلکہ کئی دفعہ ایسے مجرم بھی لائے گئے۔ جن کا بیان تھا کہ اس نے ایک ڈبہ بھی پورا نہیں پیا تھا اور بدمست ہو گیا۔

یہ دراصل عادت کی بات ہے۔ المختصر بیئر بھی ایک نشہ آور شراب ہے۔ اور اس کا پینا بھی قطعاً حرام ہے۔ جس کی حرمت کا ثبوت قلیل و کثیر کی حرمت پر دلالت کرنے والی عام احادیث آپ پڑھ چکے ہیں۔ اور بعض خاص اس کے بارے میں بھی ہیں۔

مثلاً صحیح بخاری و مسلم، ابو داؤد اور نسائی میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجنے لگے اور فرمایا:

(اُدْعُوا النَّاسَ وَ بَشِّرُوْا وَلاَ تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلاَ تُعَسِّرُوْا وَتَطَاوَعَا وَلاَ تَخْتَلِفَا)

"لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دو، انہیں بشارتیں دو اور متنفر نہ کرو، ان کے لئے آسانی پیدا کرو، سختی پیدا نہ کرو، باہم متفق رہو، اور اختلاف

---

(۱۲۰) بخاری مع الفتح ۵۱/۱۰

(۱۲۱) الفتح الربانی ۵۱/۱۷۔ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۳۵، ۳۱۳۶

(۱۲۲) الفتح الربانی ۱۲۰/۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ کرو۔"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ:

(اَفْتِنَا فِیْ شَرَابَیْنِ کُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْیَمَنِ الْبِتْعَ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ . یُنْبَذُ حَتّٰی یَشْتَدَّ ، وَالْمِذْرُ وَهُوَمِنَ الذُّرَّةِ وَالشَّعِیْرِ یُنْبَذُ حَتّٰی یَشْتَدَّ)

"ہمیں دو قسم کے مشروبات کے بارے میں فتویٰ دیجئے جو ہم یمن میں بنایا کرتے تھے۔ ایک تو ہے بتع یعنی شہد کا نبیذ جس میں شدت آ جائے۔ اور دوسرا ہے مذر یعنی جو اور مکئی کا نبیذ جس میں شدت آ جائے۔"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ کو جوامع الکلم عطا فرمائے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ) (۱۱۷) "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

جبکہ ابوداؤد و نسائی میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ:

(نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْجِعَةِ) (۱۱۸)

"نبی اکرم ﷺ نے جعہ سے منع فرمایا"

جعہ جو کے نبیذ کو کہتے ہیں۔ جسے آج کل بئیر کہا جاتا ہے۔ اور معجم طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

(اَلْمِذْرُ کُلُّهُ حَرَامٌ) (۱۱۹) "مذر سب حرام ہے۔"

اور مذر بھی بئیر ہے۔ ان احادیث سے بھی بیئر کے حرام ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ اور بئیر کی معمولی معمولی اقسام جنہیں عموماً لوگ الکحل سے خالی سمجھتے ہیں۔ ان

---

(۱۲۳) ابن ماجہ حدیث ۳۳۸۵

(۱۲۴) ابن ماجہ حدیث ۳۳۸٤۔ صحیح نسائی حدیث ۵۲۲۹ (۱۲۵) ابن ماجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی الکحل کی ایک مقدار موجود ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک مسلمان ڈاکٹر کی تحقیق کے حوالہ سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور اس مادے کی قلیل و کثیر ہر مقدار ہی حرام ہے۔

نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی:

آج کل ہمارے یہاں یہ رواج عام ہو چکا ہے۔ کہ بعض شاطر لوگ حرام اشیاء کو اصل ناموں کے بجائے دوسرے ناموں سے پکار لیتے ہیں۔ اور سمجھ بیٹھتے ہیں کہ اس طرح شاید یہ حلال ہو جائیں گی۔ حالانکہ نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ جیسے آپ یوں سمجھ لیں کے سود جو کہ قرآن وسنت کی رو سے صریحاً حرام ہے اور اس کا دینے والا اور لینے والا، لکھنے والا اور گواہی دینے والا۔ یہ سب لوگ صحیح احادیث کی رو سے ملعون ہیں۔ (ن)

آج اس صریح حرام چیز کو نام بدل کر بے مہابا کھایا جاتا ہے۔ اور سود کو کبھی منافع کا نام دیا جاتا ہے۔ اور کبھی اسے فائدہ کہہ لیتے ہیں۔ حالانکہ سیدھی سی بات ہے۔ کہ پیشاب کو اگر آب زم زم کا نام دے بھی دیا جائے تب بھی وہ پاک حلال تو ہر گز نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ ناپاک ونجس ہی رہے گا۔ اور یہی معاملہ شراب کا بھی ہے۔ اسے بھی لوگ بڑے بڑے اچھے نام دیتے ہیں۔ اور خمر یا "مشروبات الکحلیه" کہنے کی بجائے۔ "المشروبات الروحیه" کہا جاتا ہے۔ اور شراب خانہ خراب کو روحانی مشروب کا نام دے کر بزعم خود پاک کر لیا۔ اور پیا جاتا ہے۔ مگر اس طرح شراب کی اصل حقیقت تو نہیں بدل سکتی۔ اور یہ بات محض خیال خام نہیں ہوتی۔ بلکہ لوگوں کی اس حرکت کی تو ڈیڑھ ہزار سال قبل نبی اکرم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ

نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی:

---

(۱۲۶) (الف): فتح الباری ۱۰/۵۱، ۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کہ صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے ۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ارشاد نبوی ہے:

(لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ......الخ) (۱۲۰)

''میری امت میں بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے (نام بدل کر) زنا کاری، ریشم کا لباس، شراب، ساز و موسیقی کو حلال کر لیں گے۔''

سنن ابوداؤد و صحیح ابن حبان میں ہے:

(يَشْرَبَنَّ نَاسٌ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا) (۱۲۱)

''لوگ شراب پئیں گے اور اسے اس کے اصل نام کی بجائے کسی دوسرے نام سے پکاریں گے۔''

مسند احمد میں ہے:

(لَيَسْتَحِلَّنَّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا) (۱۲۲)

''میری امت میں سے ایک گروہ شراب کو حلال سمجھے گا۔ اور اسے اس کے اصل نام کی بجائے کسی دوسرے نام سے پکارے گا۔''

اور ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں:

(يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا) (۱۲۳)

''میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اسے اس کے اصل نام کی بجائے کسی دوسرے نام سے پکاریں گے۔''

جبکہ معنی ان سبھی احادیث کا ایک ہی ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور

(۱۲۶) (ب): بخاری مع فتح الباری ۷۰/۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسائی اور ابن ماجہ میں ایک اور حدیث ہے:

(لاَ تَـذْهَـبُ الْاَ یَّـامُ وَ اللَّیَالِیُ حَتّٰی تَشْرَبَ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیُ الْخَمْرَ یَسُمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا) (۱۲۴)

''شب و روز کا یہ سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا۔ جب تک میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے نہ پئیں گے۔''

اور الفتح الباری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بیہقی اور ابن وہب کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ کہ ابو مسلم خولانی حج پر گئے تو ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضری دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان سے ملک شام کے حالات اور وہاں کی سردی کے بارے میں پوچھتی رہیں۔ اسی دوران حضرت خولانی نے کہا:

(یَا اُمَّ الْمُوْمِنِیْنَ اِنَّهُمْ یَشْرَبُوْنَ شَرَابًا یُقَالُ لَهُ الطَّلاَءُ)

''وہاں کے لوگ ایک شراب پیتے ہیں جسے طلاء کہا جاتا ہے۔''

تو ام المومنینؓ نے فرمایا:

(صَـدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ بَلَغَ حَتّٰی سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ اِنَّ نَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ یَسُمُّوْنَ بِغَیْرِ اِسْمِهَا) (۱۲۵)

''اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ اور احکام دین لوگوں تک پہنچا دیئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے۔''

امام ابو عبید رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بکثرت آثار میں شراب کے مختلف نام وارد ہوئے ہیں۔ جن میں

---

(۱۲۷) بخاری مع فتح الباری ۳۰/۱۰

(۱۲۸) فتح الباری ۳۳/۱۰، ۱۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہی کھجور سے تیار شدہ ''سکو'' جو سے تیار شدہ ''جعه'' یعنی بئیر۔
جستہ والوں کا مکئی سے تیار شدہ سرکہ وغیرہ ہے۔''

ان ناموں کی تمام شرابیں میرے نزدیک خمر سے کنایہ ہیں۔ اور یہ سب ارشاد نبوی ﷺ (یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ یَسُمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا) میں داخل ہیں۔ کہ لوگ شراب کا نام بدل کر پئیں گے۔ اور اسی بات کی تائید (بخاری و مسلم اور سنن میں مذکور خطبہ) قول عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:

(اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ) (۱۲٦) ''الف''

''جو چیز بھی عقل کو ڈھانپ لے (یعنی نشہ آور ہو وہی خمر ہے۔)''

ان احادیث میں ان لوگوں کے لئے سخت وعید آئی ہے۔ جو حیلہ سازی سے حرام اشیاء کو حلال بنانے کے پاپڑ بیلتے ہیں۔ حالانکہ کسی چیز کا حکم اس کی علت کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ اور شراب کے حرام ہونے کی علت نشہ ہے۔ لہٰذا جس چیز میں نشہ پایا جائے گا۔ وہی حرام ہوگی۔ اگر چہ اس کا نام بدل ہی کیوں نہ گیا ہو۔

اور ابن العربی کا قول ہے کہ احکام میں اصل یہ ہے کہ ان کا تعلق معانی و مدلول سے ہوتا ہے۔ نہ کہ القاب سے۔

یہ تو تھیں وہ احادیث رسول اللہ ﷺ جن کا تعلق شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے حرام ہونے سے تھا۔ کہ ہر وہ شراب اور ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو۔ جو چاہے کسی پھل، اناج یا شہد وغیرہ سے حاصل کی گئی ہو، اس کی مقدار قلیل ہو یا کثیر اس کا ایک قطرہ بھی زبان پر رکھنا حرام ہے۔

---

(۱۲۹) بخاری مع فتح الباری ۱۰/۳۰۔ الترغیب ٤/۲۹۲

(۱۳۰) الترغیب ٤/۳۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرابی کے لئے وعید وعذاب، لعنت وملامت اور گمراہی کے ذکر والی احادیث

آیئے ان احادیث رسول اللہ ﷺ کا مطالعہ کریں۔ جن میں وعید وعذاب، لعنت و پھٹکار اور گمراہی کا ذکر ہے۔

شراب باعث گمراہی ہے:

شراب کے باعث گمراہی ہونے کا اندازہ صحیح بخاری، نسائی، ابن حبان، طبرانی اوسط، مسند امام احمد وابی عوانہ اور دیگر کتب احادیث میں مذکور نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں آپ ﷺ واقعہ معراج کے وقائع کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

(فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ، قَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَ قَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِی فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ قِيلَ لِی اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ وَاَنْتَ وَاُمَّتُکَ) (۱۲۶) "ب"

''میرے لئے تین پیالے لائے گئے۔ جن میں سے ایک میں دودھ تھا، ایک میں شہد اور ایک میں شراب تھی۔ میں نے وہ پیالہ لے لیا جس میں دودھ تھا۔ اور پی لیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ اور آپ کی امت نے فطرت (یعنی دین مستقیم یا دین حق پر استقامت) کو پالیا۔''

اور دوسری روایت میں ہے:

(فَقَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدٰکَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ

(۱۳۱) بخاری مع الفتح ۱۰/۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْخَمْرَ غَوِتَ اُمَّتُکَ) (۱۲۷)

’’ ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لئے جس نے آپ کو دین حق پر استقامت کی ہدایت بخشی ۔ اگر آپ شراب والا پیالہ پکڑ کر پی لیتے ۔ تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ۔‘‘

شارحین حدیث لکھتے ہیں:

’’ کہ آپ کو تین پیالوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا ۔ جن میں سے ایک شراب کا پیالہ بھی تھا ۔ اور ان میں شراب کا پیالہ اس لئے تھا کہ جنت کی شراب تھی ۔ جو حرام نہیں ہے ۔ یا پھر ابھی تک حرام نہیں کی گئی تھی ۔ مگر اللہ کے علم میں تھا کہ حرام کی جائے گی ۔ لہٰذا بطور امتحان اسے بھی شامل کیا گیا ۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام کا یہ کہنا کہ اگر آپ شراب والا پیالہ لے کر پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ۔ یہ آنے والے وقت کے بارے میں فال کے طور پر کہا گیا تھا ۔

اور اس بات کا بھی احتمال ہے، کہ انہیں اس بات کا پہلے علم دیا گیا ہو ۔ اور نبی اکرم ﷺ کی مومنانہ و پیغمبرانہ فراست نے بھانپ لیا تھا کہ یہ مستقبل میں حرام کی جانے والی ہے ۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ اس لئے نہیں بڑھایا تھا ۔ کہ آپ ﷺ کی طبیعت و فطرت انتہائی درجے کی سلیم تھی ۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عنائت و رعایت، اور حفاظت شامل حال تھی ۔‘‘ (۱۲۸)

بہر حال یہ واقعہ تو حرمت شراب کے نازل ہونے سے بھی پہلے کا ہے ۔ اور جو شخص شراب کی حرمت نازل ہو جانے کے بعد اب بھی شراب پیتا ہے ۔ اس کے گمراہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے ۔

(۱۳۲) بخاری مع الفتح ۱۰/ ۳۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شرابی سے کمال ایمان چھن جاتا ہے:

اور صحیح بخاری و مسلم ابوداؤد و ترمذی اور نسائی میں ارشاد نبوی ہے کہ:

لاَ یَزْنِی الزَّانِیُ حِیْنَ یَزْنِیُ وَھُوَمُؤمِنٌ وَلاَ یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَھُوَمُؤمِنٌ وَلاَ یَسْرَقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرَقُ وَھُوَ مُؤمِنٌ) (۱۲۹)

''کوئی زانی جس وقت زنا کا ارتکاب کرتا ہے، اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ اور کوئی شرابی جب شراب پیتا ہے، تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ اور کوئی چور جب چوری کرتا ہے، تو وہ اس وقت مومن نہیں رہتا۔''

یعنی ارتکاب گناہ کے وقت اس سے کمال ایمان چھن جاتا ہے۔ البتہ جونہی وہ تائب ہو جائے۔ تو ایمان عود کر آتا ہے۔ جیسا کہ ابوداؤد میں ہے:

(وَلٰکِنِ التَّوْبَۃُ مَعْرُوْضَۃٌ بَعْدُ)

''اگر توبہ کرے تو قبول ہو جائے گی۔''

اور نسائی شریف میں ہے:

(فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ) (۱۳۰)

''اگر وہ توبہ کرے تو اللہ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔''

کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے۔ اور اس حدیث کے الفاظ سے خوارج نے جو عقیدہ بنایا ہے۔ کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا شخص کافر ہے۔ اور ابدی جہنمی

---

(۱۳۳) الترغیب ۲۹۷/۴۔ مشکوٰۃ ۱۰۸۴/۲ و صححہ الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر للسیوطی

(۱۳۴) صحیح الجامع ۷۱/۳/۲ و صححہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان کا یہ عقیدہ باطل ہے۔ کیونکہ کبائر کا مرتکب کافر نہیں ہے۔ بلکہ فاسق و فاجر کہلاتا ہے۔ جو توبہ اور عمل صالح سے پھر مومن بن سکتا ہے۔ جیسا کہ مسلم، ابوداؤد اور نسائی کے مذکورہ الفاظ سے معلوم ہو رہا ہے۔

بخاری و مسلم اور دیگر کتب حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَّمَهَا فِي الْآخِرَةِ) (۱۳۱)

''جس نے اس دنیا میں شراب نوشی کی اور توبہ نہ کی وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔''

اس آخری جملہ کی وضاحت امام خطابی رحمہ اللہ نے ''معالم السنن'' میں اور امام بغوی رحمہ اللہ نے ''شرح السنہ'' میں یہ کی ہے۔ کہ:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اہل جنت کا مشروب شراب طہور ہوگا۔ اور جب کوئی شخص اس سے محروم رہ گیا تو۔ گویا وہ جنت میں ہی نہیں جائے گا۔''

اور بعض نے جو کہا ہے، وہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوگا۔ حافظ ابن حجر اور ابن عبدالبر نے اس قول کو مناسب قرار نہیں دیا۔ کیونکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ کہ کبیرہ گناہ بھی اللہ تعالیٰ توبہ سے معاف کر دیتا ہے۔ لہٰذا یہ تو جائز ہے۔ کہ توبہ کر کے جنت میں چلا جائے گا۔ مگر شراب سے وہاں محروم رہے گا۔ کیونکہ اس نے جلد بازی کر کے دنیا میں شراب پی لی تھی۔

---

(۱۳۵) صحیح الجامع ۲ /۳/ ۷۴

(ف) بعض لوگ شراب نہ ملنے پر آفٹر شیو لوشن پی کر نشہ پورا کر لیتے ہیں۔ اور شراب کی حرمت کی علت (نشہ) موجود ہونے کی صورت میں وہ بھی حرام ہے۔

(۱۳۶) الترغیب ٤/٢٩٧ـ مشکوٰۃ ٢/١٠٨٤ـ صحیح الجامع ٣/٥/٢٠٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بعض متأخرین اہل علم کا کہنا ہے کہ جو شخص اسے حلال سمجھتے ہوئے پیئے گا۔ وہ نہ تو جنت میں جائے گا، اور نہ وہاں پی پائے گا۔ البتہ جو شخص اسے حرام سمجھتے ہوئے پیئے گا وہ ایک مدت تک محروم رہے گا۔ چاہے یہ سزا کی مدت ہی کیوں نہ ہو۔ اعاذنا اللہ منہا

اور شراب نوشی کی عادت عام ہو جانے کو نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَ تُشْرَبُ الْخَمْرُ)

''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ، جہالت عام ہو جائے گی، علم کم ہو جائے گا، زنا عام ہو جائے گا، اور شراب عام پی جائے گی۔''

آگے فرمایا:

(وَ تَكْثُرُ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةٍ قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ) (۱۳۲)

''عورتیں (مردوں سے) زیادہ ہو جائیں گی، یہاں تک پچاس عورتوں کا سرپرست ایک مرد ہو گا۔''

اس حدیث شریف میں علم سے مراد علم دین ہے۔ اور جہالت سے مراد احکام و علم دین سے جہالت ہے۔ ورنہ دنیاوی علوم میں تو لوگ روز بروز ترقی کر رہے ہیں، نہ کہ تنزل۔

اب آپ ارشاد نبوی ﷺ کے الفاظ پر غور فرمائیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ قیامت سر پر کھڑی ہے۔ اور مجموعی حالات قیامت جو متعدد احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سے صرف چند ایک ہی پورے ہونے والے رہ گئے ہیں۔

(۱۳۷) سورۃ نساء آیت:۱۲٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کہ ان کی غالب اکثریت پوری ہو چکی ہے۔

لہٰذا بھائیو، بہنو اب وقت ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو گناہوں سے توبہ کی جائے۔ اپنے خالق و مالک اور پروردگارِ عالم کے سامنے جبیں نیاز جھکا کر مصمم ارادہ اور پختہ عہد کیا جائے کہ آئندہ ہم معاصی کا ارتکاب نہیں کریں گے۔ اور گناہوں کی دلدل میں قدم نہیں رکھیں گے۔ اور اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اور شراب کے رسیا و دلدادہ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ نسائی اور مسند احمد و بزار، بیہقی اور مستدرک حاکم میں ارشاد نبوی ہے:

(ثَلاَثَةٌ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِیْ يُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخَبَثَ) (۱۳۸)

''تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔ شراب کے عادی، ماں باپ کے نافرمان اور دیوث جو اپنی بیوی میں (غیر شرعی) امور خباثت دیکھے اور منع نہ کرے۔''

اور طبرانی میں ہے:

(ثَلاَثَةٌ لاَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ، وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ) (۱۳۹)

''تین قسم کے لوگ ہرگز جنت میں نہیں جائیں گے۔ دیوث اور مردوں جیسی چال ڈھال (لباس اور بالوں کی تراش خراش کروانے) والی عورتیں اور شراب کے عادی لوگ۔''

ایک اور حدیث جو کہ نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں ہے۔ جس میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(۱۳۸) الترغیب ۳۰۱/٤، ۳۰۲۔ و مشکوٰۃ ۱۰۸۱/۲

(۱۳۹) مشکوٰۃ ۱۰۸۲/۲۔ وصحیح الجامع ۳۰۵/۵/۳، ۳۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ثَلاثَةٌ لا يَنظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ بِالرِّجَالِ وَالدَّيُّوثُ)

”تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی نظر رحمت وکرم نہیں کرے گا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت اور دیوث۔“

اور آگے فرمایا:

(ثَلاثَةٌ لا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى) (١٣٥)

”تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی (ف)
اور کسی کو کچھ دے کر احسان جتانے والا۔“

مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، شعب الایمان بیہقی میں محمد بن عبید عن ابیہ اور تاریخ امام بخاری میں محمد بن عبداللہ عن ابیہ کی حدیث رسول اللہ ﷺ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:

(مُدْمِنُ الْخَمْرِ ”إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ“ كَعَابِدِ وَثَنٍ. يا. مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ) (١٣٦)

”معنی ان دونوں روایات کا ایک ہی ہے۔ جو شخص شراب نوشی کا عادی ہونے کی حالت میں ہی مر گیا، وہ اللہ کو اس حالت میں ملے گا۔ گویا کہ وہ بت پرست مشرک تھا۔“

(١٤٠) حوالہ جات سابقہ ۔ الصحيح الجامع و الترغيب ٣٠٦/٤

(١٤١) انظرها فى الترغيب ٣٠٦/٤، ٣٠٧

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اندازہ فرمایئے ! کہ شراب کے عادی ہونے کی حالت میں مرنے والے کو اس حدیث میں مشرک جیسا قرار دیا گیا ہے۔ اور شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیگر گناہوں میں سے جن کی چاہے سزا دے لے۔ اور جو چاہے معاف کر دے۔ مگر شرک کا گناہ کسی کو معاف نہیں کرے گا۔ اور اس بات کی شہادت قرآن مجید میں موجود ہے۔ سورۃ نساء میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ (۱۴۲)

"بے شک اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا جائے۔ اور اس کے ماسوا گناہوں میں سے جسے وہ چاہے معاف کر دے۔"

اور صحیح مسلم و نسائی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ یمن کے جیشان نامی علاقہ سے ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے علاقہ میں پی جانے والی مکئی وجو سے تیار ہونے والی شراب مذر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟) "کیا وہ نشہ آور ہے؟"

اس نے کہا ہاں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ) "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

اور فرمایا:

(وَاِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخِبَالِ)

(۱۴۲) صحیح الجامع ۱۹/۵/۳ و صححه فيه و فى الا رواء

(۱۴۳) انظر الترغيب ۲۹۳/۴ وقال الترمذی حديث غريب وقال المنذری رواته ثقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”نشہ آور چیز پینے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے۔
کہ وہ انہیں (آخرت میں) ”طینة الخبال“ پلائے گا۔“
صحابہ کرام نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ ”طینة الخبال“ کیا ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا:

(عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عَصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ) (١٣٨)

”طینة الخبال اہل جہنم کا عرق یا ان کا نچوڑ ہے۔“

اور اس شراب نوشی کے بہت بڑا جرم ہونے کا اندازہ تو ترمذی و مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، اور نسائی و مسند احمد اور مستدرک میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی اس ارشاد نبوی ﷺ سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

(مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا. فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. فَاِنْ عَادَ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ عَادَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخِبَالِ) (١٣٩)

”جس نے شراب پی چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اگر وہ دوبارہ شراب نوشی کرے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اور اگر اس نے تیسری مرتبہ پھر شراب پی لی تو اس کی نماز چالیس دن قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر وہ اس

---

(١٤٤) الارواء ٥/١٣٠، ١٣١ (١٤٥) صحیح الجامع ٢/٣/٧٥

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اور اگر اس نے چوتھی مرتبہ بھی شراب پی تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ توبہ بھی کرے گا، تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ اور اس کو (آخرت میں) اہل جہنم کا عرق یا نچوڑ پلائے گا۔''

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ارشاد نبوی ﷺ کے الفاظ یہ بھی ہیں:

(فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ وَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ) (۱۴۰)

''اور اگر وہ اسی طرح مر گیا تو وہ واصل جہنم ہوگا۔ اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔''

ان دو صحابہ سے مروی مذکورہ کتب والی اس صحیح حدیث کے علاوہ معنی میں اسی سے ملتی جلتی روایات ابوداؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسند احمد میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے اور مسند احمد و بزار اور طبرانی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ (۱۴۱)

شراب نوشی کرنے والے کے انجام کا اندازہ فرمالیں کہ اگر ایک مرتبہ پیئے گا تو چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر اسی حالت میں موت آجائے تو جہنمی ٹھہرا۔ توبہ کرے تو اس کا دروازہ بہر حال کھلا ہے۔ اور یہ بھی تین مرتبہ چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ توبہ بھی قبول نہیں کرے گا اور یہ بظاہر اس لئے ہے کہ اس نے تو توبہ کو کھیل بنالیا ہے۔ ایک دن توبہ دوسرے دن توبہ شکنی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں کے ذریعہ یعنی توبہ سے مذاق نہیں تو پھر اسے کیا کہا جا سکتا ہے، مگر رحمت الٰہی کی پنہائیوں اور وسعتوں پر بھی قربان جائیں۔ کہ اگر کوئی توبہ کئے بغیر ہی گنہگار مر جائے تو اس کی بدقسمتی ورنہ اس نے قیامت تک کے لئے یہ دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے۔

اور یہ یاد رہے کہ شراب نوشی کا گناہ صرف ایک اکیلے شخص تک ہی نہیں رہتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس کی لپیٹ میں خود شراب سمیت دس قسم کے لوگ بھی آتے ہیں۔ جس کا پتہ ابوداؤد اور مستدرک حاکم میں مذکور اس حدیث سے چلتا ہے۔ جس میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ شَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا وَ عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا) (۱۴۲)

”اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے

1 شراب پر۔

2 اس کے پینے والے پر۔

3 اس کے پلانے والے پر۔

4 اس کے بیچنے والے پر۔

5 اس کے خریدنے والے پر۔

6 اسے کے نچوڑنے والے یعنی تیار کرنے والے پر۔

7 جس کے لئے تیار کی گئی ہے۔

8 اس کے اٹھانے والے پر۔

9 جس کے لئے اٹھا کر لے جائی گئی ہے۔

0 اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔“

اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ جبکہ انہی معنوں کی ایک روایت ترمذی و ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (۱۴۳)

جبکہ صحیحین و سنن اربعہ مسند احمد اور بیہقی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(إِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ) (۱۴۴)

"اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کی ہے۔"

اور ظاہر ہے کہ ان سے حاصل شدہ کمائی بھی حرام ہے۔ اور مسند احمد اور طبرانی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ) (۱۴۵)

"شراب کی قیمت حرام ہے، پیشہ ور کسبی یا بازاری عورت کی کمائی حرام ہے، اور کتے کی قیمت حرام ہے۔"

اور تو اور اب تو ہم نے دیکھا ہے، کہ شہروں کے مضافات والے بعض لوگ کتے پال پال کر اہلیان شہر کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں۔ اور اسے کمائی کا ایک مستقل ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ جبکہ مذکورہ ارشاد نبوی ﷺ کی رو سے یہ کمائی بھی صریحاً حرام ہے۔

شراب کے اور ہر نشہ آور چیز کے حرام ہونے اور شراب نوشی اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کرنے والوں کے بارے میں وعید سے متعلقہ قرآن کریم کی آیات تفسیری مباحث، احادیث رسول ﷺ اور بعض تشریحی نکات آپ پڑھ چکے ہیں۔ کسی مسلمان کے ذہن کو اپیل کرنے کے لئے تو اتنی تفصیلات بھی کافی ہیں۔ جو ہم نے ذکر کی ہیں، مگر مذکورہ موضوع کے بارے میں مزید اطمینان و تسلی کی خاطر ہم چاہتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شراب و نبیذ کے بارے میں وارد شدہ بعض آثار بھی ذکر کر دیئے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب کی حرمت
آثار صحابہ کی رو سے

جمہور اہل علم نے شراب و نبیذ کی حرمت پر جن آ ثار صحابہ سے استدلال کیا ہے ان میں سے:

پہلا اثر:

ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور اس نے کہا:

(اِنِّی رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ خَرَاسَانَ وَاِنَّ اَرْضَنَا بَارِدَۃٌ فَذَکَرَ ضُرُوْبَ الشَّرَابِ)

"میں خراسان میں سے ایک آدمی ہوں، اور ہمارا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے اور پھر اس نے مشروبات کی مختلف اقسام ذکر کیں۔"

جس پر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

(اِجْتَنِبْ مَا سَکَّرَ مِنْ زَبِیْبٍ اَوْ تَمْرٍ وَ سِوٰی ذَالِکَ)

"منقیٰ یا کشمش کھجور اور ہر اس چیز کی شراب سے دور رہو جو نشہ آور ہو۔"

پھر اس شخص نے نبیذ الجر یعنی مٹی کے گھڑے میں تیار کئے جانے والے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

(نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ) (۱۴۶)

"نبی اکرم ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع کیا ہے۔"

---

(۱٤٦) الفتح الربانی ترتیب مسند احمد ۱۷/۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورالشیخ احمد عبدالرحمٰن البنا نے الفتح الربانی کی شرح بلوغ الامانی میں لکھا ہے کہ اس اثر کا آخری حصہ جو مرفوعاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اسے جید سند کے ساتھ امام نسائی نے اپنی سنن میں بھی وارد کیا ہے۔ (۱۴۷)

جب کہ اسی نبیذ جر کی ممانعت کے بارے میں ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو صحیحین اور دوسری متعدد کتب حدیث میں مروی ہیں۔ (۱۴۸)

دوسرا اثر:

دوسرا اثر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی نسائی میں مروی ہے۔ ابو جویریہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا:

(اَفْتِنَا فِی الْبَاذَقِ قَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ اَلْبَاذَقُ فَمَا اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ) (۱۴۹)

”ہمیں باذق کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ تو انہوں نے فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتویٰ دے چکے ہیں۔ کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔“

اس کا دوسرا ترجمہ یہ بھی ممکن ہے کہ باذق کی ایجاد سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ مگر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

باذق کی تعریف:

اور باذق ہے کیا؟ اس کے بارے میں امام ابن الاثیر نے ”النھایہ فی

(۱۴۷) نسائی ۳۲۵/۲ والفتح و شرحه ۱۳۱/۱۷

(۱۴۸) انظر فی الفتح الربانی ۱۱۷/۱۷، ۱۲۱ و غیرھا

(۱۴۹) النسائی مع حاشیه سندھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث" میں لکھا ہے:

(اَلْبَاذَقُ بِفَتْحِ الذَّالِّ اَلْخَمْرُ تَعْرِیْبُ بَاذَہٖ وَھُوَ اِسْمُ الْخَمْرِ فِی الْفَارِسِیَّةِ) (۱۵۰)

"باذق ذال کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل شراب کا ہی ایک نام ہے۔ اور یہ لفظ عربی نہیں، بلکہ فارسی سے عربی (یعنی معرب) کیا گیا ہے۔ اور اس کا اصل لفظ فارسی میں باذہ ہے۔"

اور القاموس المحیط میں علامہ فیروز آبادی نے باذق کے بارے میں لکھا ہے:

(مَا طُبِخَ مِنْ عَصِیْرِ الْعِنَبِ اَدْنٰی طَبْخَةٍ فَصَارَ شَدِیْدًا) (۱۵۱)

"انگور کے رس کو معمولی سا پکایا جائے تو وہ شدت اختیار کر جاتا ہے، اسے باذق کہتے ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہی اثر صحیح بخاری شریف سنن نسائی (اور مسند امام شافعی) میں بھی مذکور ہے۔ جس کے شروع کے الفاظ میں معمولی سا فرق ہے:

(سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَھُوَ مُسْنِدُ ظَھْرِہٖ اِلَی الْکَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ)

"میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق کے بارے میں سوال کیا جب کہ وہ خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔"

انہوں نے جواب دیا:

---

(۱۵۰) النھایہ ۸۳/۱

(۱۵۱) القاموس ۲۱۱/۳

(۱۵۲) بخاری مع الفتح ۶۲/۱۰۔ جامع الاصوال ۶۷/۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سَبَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ اَلْبَاذَقُ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ) (۱۵۲)

''حضرت محمد ﷺ پہلے ہی باذق کے بارے میں فتویٰ صادر فرما چکے ہیں، کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

نسائی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے دیگر آثار اور بعض دوسرے صحابہ کرام کے آثار بھی اسی مفہوم حرمت کے مذکور ہیں۔ (۱۵۳)

تیسرا اثر:

تیسرا اثر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے موطا میں، امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح میں تعلیقاً، علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المحلیٰ میں ذکر کیا ہے۔ سائب بن یزیدؒ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کسی کا جنازہ پڑھا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

(اِنِّی وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيْحَ شَرَابٍ وَاِنِّی سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَزَعَمَ اَنَّهَا الطِّلَاءَ وَاِنِّی سَائِلٌ عَنِ الشَّرَابِ فَاِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُّهُ)

''میں نے عبیداللہ سے شراب کی بو سونگھی ہے۔ اور اسے اس کے بارے میں پوچھا ہے، تو انہوں نے بتایا ہے۔ کہ اس نے طلاء پیا ہے۔ اور میں اس کے بارے میں تحقیق کروں گا۔ کہ جو چیز اس نے پی ہے، اگر وہ نشہ آور ہے تو میں اس کو حد لگاؤں گا۔''

سائب کہتے ہیں کہ بعد میں میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عبیداللہ کو کوڑے مار رہے ہیں۔ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ یہ اثر فاروقی نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچنے والی یہ دنیا کی صحیح ترین مسند ہے۔

---

(۱۵۳) انظر ھا فی جامع الاصوال ٦/ ۸۰، ۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آگے یہ نقطہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشروب پر حد لگانا واجب سمجھا۔ جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو۔ کیونکہ عبید اللہ نے جو مقدار پی تھی۔ اس سے انہیں نشہ نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ انہوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے انہیں نشہ کی حالت میں نہیں پایا تھا۔ بلکہ حد صرف اس بنا پر لگائی تھی۔ کہ انہوں نے وہ چیز پی تھی جو نشہ آور تھی۔ اور وہ وہی طلاء تھا۔ جسے لوگ حلال کہتے پھر رہے ہیں۔(۱۵۴)

چوتھا اثر:

مسند احمد وابی یعلی اور بزار میں ہے۔ مختار بن فلفل کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مزفت (یعنی شراب رکھنے کے برتن کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا کہ نشہ آور چیز حرام ہے:

(فَالشُّرْبَةُ وَالشُّرْبَتَانِ عَلَى الطَّعَامِ ؟)

''کھانا کھانے کے بعد دو ایک گھونٹ پی لینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟''

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ) (۱۵۵)

''جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار پینا بھی حرام ہے۔''

پانچواں اثر:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے محلی ابن حزم میں مریم بن طارق رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(۱۵٤) بخاری مع الفتح ۱۰/٦٤، ٦٥۔ المحلیٰ لابن حزم ۷/٥٠٤

(۱٥٥) الفتح الربانی ۱۷/۱۳٤ وقال رجاله احمد ورجا له الصحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے میں نے سنا جو اپنے پاس بیٹھی عورتوں سے فرمارہی تھیں:

(مَا اَسْکَرَ اِحْدَ اکُنَّ فَلْتَجْبنَهُ وَاِنْ کَانَ مَاءُ حَبِّهَا فَاِنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ) (۱۵۶)

''جو چیز تم میں سے کسی کو نشہ دے اس سے دور رہو، چاہے وہ مٹکے (یا انگور کے بیج) کا پانی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

چھٹا اثر:

بھی انہی کا ہے جسے نسائی اور محلّی ابن حزم میں جسرہ بنت دجاجہؒ بیان کرتی ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تین مرتبہ مسلسل فرماتے ہوئے سنا:

(لاَ اُحِلُّ مُسْکِرًا وَاِنْ کَانَ خُبْزًا وَاِنْ کَانَ مَاءٌ) (۱۵۷)

''میں کسی نشہ آور چیز کو حلال قرار نہیں دیتی، چاہے وہ روٹی ہی کیوں نہ ہو، چاہے وہ پانی ہی کیوں نہ ہو۔''

ظاہر ہے روٹی اور پانی نشہ آور تو نہیں ہوتے۔ مگر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ان الفاظ سے یہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ ہر چیز چاہے کوئی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ نشہ آور ہے تو حرام ہے۔

ساتواں اثر:

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے المحلیٰ میں ذکر کیا ہے۔ جو حضرت علیؓ کا ہے:

(اِنَّهُ تَقَیَّأَ نَبِیْذًا شَرِبَهُ اِذَا عَلِمَ نَبِیْذَ الْجَرِّ) (۱۵۸)

''انہوں نے اس نبیذ کی قے کر دی جس کے بارے میں پینے کے بعد معلوم ہوا کہ گھڑے کی نبیذ تھی۔''

(۱۵۶) المحلیٰ ۷/۵۰۲

(۱۵۷) نسائی بحوالہ جامع الاصول ۸۶/۶۔ المحلیٰ ۷/۵۰۵

(۱۵۸) المحلیٰ ۷/۵۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں اثر:

محلیٰ ابن حزم میں مذکور ہے۔ خوابوں کی تعبیر کے ماہر اور معروف تابعی و محدث امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا۔ انہیں کسی آدمی نے کہا کہ میں کھجوروں کو پانی کے گھڑے میں ڈال کر وہ گھڑا آگ کے تنور میں رکھ دیتا ہوں۔ (اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟) تو انہوں نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو کہ کھجوروں کو گھڑے میں ڈالتا ہوں اور گھڑے کو آگ کے تنور میں رکھ دیتا ہوں۔ میں صرف یہ کہوں گا:

(لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ) ''شراب مت پیو''

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہنا شروع کیا کہ فلاں علاقے کے لوگ فلاں چیز کی شراب بناتے ہیں۔ اور اس کا یہ نام لیتے ہیں۔ فلاں علاقے کے لوگ فلاں چیز کی شراب بنا کر یہ نام دیتے ہیں۔ اور فلاں علاقے کے لوگ فلاں چیز کی شراب بناتے ہیں۔ اور اس کا یہ نام رکھتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے پانچ (مختلف اشیاء سے تیار کی جانے والی) شرابوں کے نام لئے۔ امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ پانچ اشیاء میں سے مجھے صرف شہد جو اور دودھ کا نام یاد ہے۔ اور امام ابن سیرین رحمہ اللہ (یا ان سے بیان کرنے والے راوی ایوب) کہتے ہیں:

> ''میں دودھ سے شراب تیار کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں سے ڈرتا تھا۔ حتی کہ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ آرمینیا میں واقعی دودھ سے ایسی شراب تیار کی جاتی ہے۔ کہ جسے پینے والا بہت جلد نشہ سے بدمست ہوجاتا ہے۔'' (۱۵۹)

---

(۱۵۹) المحلیٰ ۵۰۴/۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نواں اثر:

بھی امام ابن سیرین رحمہ اللہ علیہ سے ہی نسائی میں مذکور ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر والے رات کو نبیذ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ جسے ہم صبح ہونے پر پیتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

(اَنْهَاکَ عَنِ الْمُسْکِرِ قَلِیْلَةٌ وَ کَثِیْرَةٌ)

''میں تمہیں قلیل و کثیر ہر نشہ آور اشیاء سے منع کرتا ہوں۔''

اور تجھ پر اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اہل خیبر فلاں چیز کا نبیذ بناتے، اور اس کا فلاں نام رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شراب ہے۔

اہل فدک فلاں چیز کا نبیذ بناتے ہیں۔ اور اس کا فلاں نام رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شراب ہے۔ اس طرح انہوں نے چار طرح کی شرابوں کے نام لئے۔ جن میں سے ایک شہد سے تیار شدہ شراب بھی ہے۔ (۱۶۰)

دسواں اثر:

اور مسند امام احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور اثر بھی مروی ہے۔ شراجیل بن بکیل بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا:

(اِنَّ لِیْ اَرْحَامًا بِمِصْرَ یَتَّخِذُوْنَ هٰذِهِ الْاَعْنَابَ)

''مصر میں میرے کچھ رشتہ دار ہیں جو ان انگوروں سے نبیذ بناتے ہیں۔''

انہوں نے فرمایا:

(وَفَعَلَ ذَالِکَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ)

''کیا مسلمانوں میں سے بھی کوئی ایسا کرتا ہے؟''

(١٦٠) النسائی بحاشیہ السندھی ٢٩٦/٨ وانظر جامع الاصول ٨٢/٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا ہاں، انہوں نے فرمایا:

(لَا تَكُونُوا بِمَنْزِلَةِ الْيَهُودِ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَ اَكَلُوا ثَمَانَهَا)

''تم لوگ یہودیوں کی طرح مت ہو جاؤ کہ ان پر جب چربی حرام کر دی گئی، تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔''

موصوف کا مقصد یہ ہے کہ جب ایک چیز کو اللہ حرام کر دے تو اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے۔ اور اسے حیلے بہانے بنا کر کھانا یا بیچ کر اس کا کھانا یہودی لوگوں والا فعل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ انگوروں کے باغ والے شخص کو اگر یہ معلوم ہو۔ اور بات یقینی ہو کہ یہ شخص ان انگوروں سے شراب نکال کر پیتا ہے، یا بیچتا ہے۔ تو اس شخص کے ہاتھ انگور بیچنا بھی منع ہے۔

آگے شرجیل کہتے ہیں، میں نے انہیں کہا:

(مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَخَذَ عَنْقُوْدًا فَعَصَرَهُ فَشَرِبَهُ) (۱۶۱)

''اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو انگوروں کا گچھا لے کر اس کا رس نچوڑے اور پی لے۔''

تو انہوں نے فرمایا:

(لَا بَأْسَ) ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

اور پھر یہ بھی فرمایا:

(مَا حَلَّ شُرْبُهُ وَ بَيْعُهُ)

''جس چیز کا پینا حلال ہے، اس کا بیچنا بھی حلال ہے۔''

ان دس آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی رو سے بھی نشہ آور چیز کی ہر مقدار حرام قرار پائی۔ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔ اس میں کوئی فرق نہیں، اور حرام چیز کا بیچنا بھی حرام ہے

(۱۶۱) الفتح الربانی ۱۷/۱۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب کی حرمت
آثار تابعینؒ و آئمہؒ کی رو سے

آثار تابعینؒ اور آئمہؒ:

صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ہی تابعین اور آئمہ دین رحمہم اللہ کے آثار سے بھی مذکورہ حرمت کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے المحلٰی میں لکھا ہے کہ:

امام طاؤس رحمہ اللہ علیہ:

عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ بھی کہا کرتے تھے:

(قَلِيْلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ حَرَامٌ)

”جس کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔“

یہی ابو العلاء، عبیدہ، ابن سیرین اور قاسم بن محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اور بعض لوگوں نے نبیذ کے بارے میں ابن سیرین رحمہ اللہ علیہ سے اختلاف کیا تو انہوں نے فرمایا:

(اَنَا اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاَنْتَ لَمْ تَدْرِكْهُمْ وَكَانُوْا لَايَقُوْلُوْنَ فِي النَّبِيْذِ كَمَا تَقُوْلُوْنَ)

”میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو پایا ہے۔ جنہیں تم نے نہیں پایا۔ وہ لوگ نبیذ کے بارے میں وہ رائے نہیں رکھتے تھے جو تم رکھتے ہو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شبرمہ رحمہ اللہ علیہ:

شبرمہ رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں:

(رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ شَدَّدَالنَّاسَ فِي النَّبِيْذِ وَ رَخَّصَ هُوَ فِيْهِ)

''اللہ ابراہیم بن راہویہ پر رحم کرے۔ انہوں نے نبیذ کے معاملہ میں لوگوں پر بڑی سختی کی اور خود ہی اس میں رخصت دے دی۔''

امام ابن مبارک رحمہ اللہ علیہ:

امام ابن مبارک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ صَحِيْحًا عَنْ اَحَدٍ اِلَّا عَنْ اِبْرَاهِيمَ)

''میں نے صرف ایک ابراہیم رحمہ اللہ کے سوا کسی کے یہاں سے صحیح طور پر نشہ آور اشیاء کے بارے میں رخصت نہیں پائی۔''

اور تحریم خمر و نبیذ کے سلسلہ میں کہ اس کی ہر قلیل و کثیر مقدار حرام ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی امام مالکؒ، اوزاعیؒ، لیثؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ، ابوسلیمانؒ اور ان کے اصحاب کا مسلک ہے۔ سفیان ثوریؒ کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔

اور فقہائے کوفہ (احناف) نے اپنے مسلک کی تائید میں جتنی بھی روایات نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ جب کہ ان کے برعکس صحیح و متواتر احادیث رسول ﷺ موجود ہیں۔ ایسے ہی انہوں نے حضرت عمرؓ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے جو آثار نقل کیے ہیں۔ کسی کی بھی سند صحیح نہیں۔

جب کہ انہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے صحیح سند سے ثابت شدہ آثار حرمت کا پتہ چلتا ہے۔(۱۶۲)

علامہ امام ابن المنذرؒ:

علامہ امام ابن المنذر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فقہاء کوفہ نے جو روایات اپنی تائید میں ذکر کی ہیں، ہم نے ان سب میں ضعف وعلل واضح کر دیئے ہیں۔ اور امام اثرم رحمہ اللہ نے ان کی ذکر کردہ احادیث و آثار کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ضعیف ہونے کی وجوہات وعلل بھی بیان کیے ہیں۔'' (۱۶۳)

مختصر یہ کہ قرآن کریم، احادیث رسول اللہ ﷺ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سب کی رو سے نبیذ و شراب کی ہر قلیل و کثیر مقدار حرام ہے۔ بلکہ یوں کہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اس کا نام چاہے کچھ بھی ہو۔

اختصار کے پیش نظر سر دست ہم ان روایات و آثار کے ضعیف ہونے کے دلائل ذکر نہیں کر رہے۔ جن سے شراب نوشی کرنے اور دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنے والوں کی باگیں ڈھیلی کی جاتی ہیں۔

---

(۱۶۲) انظر المحلیٰ ابن حزم ۷/۵۰۵

(۱۶۳) المغنی لابن قدامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی پر سزا

شراب نوشی ایک ایسا گناہ ہے ۔ کہ اس پر صرف اخروی وعید پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا ۔ بلکہ معاشرہ کو اس خطرناک مرض سے پاک کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ میں ایسے اقدامات بھی کیئے گئے ہیں ۔ کہ لوگ اس سے باز آجائیں ۔ چنانچہ شروع اسلام میں تو شراب نوشی کرنے والوں کو تین مرتبہ موقع دیا جاتا تھا ۔ اور چوتھی مرتبہ بھی باز نہ آتا تو اسے قتل کرنے کا حکم تھا ۔

قتل کا حکم:

جیسا کہ کتب حدیث میں متعدد صحابہ سے مروی احادیث شاہد ہیں ۔ اختصار کے پیش نظر ہم ان سب صحابہ کی روایات فرداً فرداً ذکر کرنے کی بجائے ان کے حوالے ذکر کر دیتے ہیں ۔ مثلاً ابو داؤد و نسائی ، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ، ابو داؤد ، ترمذی ، مسند احمد و شافعی ، ابن حبان اور مستدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ، ابو داؤد و ترمذی اور مستدرک حاکم میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ، ترمذی میں تعلیقاً اور مصنف عبد الرزاق ، مسند شافعی ، ابوداؤد اور بیہقی میں زویب رضی اللہ عنہ سے ، طبرانی اور مستدرک میں حضرت شراحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے ، طبرانی دار قطنی اور مستدرک حاکم میں حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے ۔

مسند احمد و مستدرک حاکم میں عبداللہ بن عاص رضی اللہ عنہ سے ، نسائی ابن خزیمہ و مستدرک حاکم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ، طبرانی میں حضرت غضیف رضی اللہ عنہ سے ، نسائی ، مستدرک حاکم میں شدید بن اوسؓ سے ، اور مستدرک حاکم میں متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے ۔ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ الثَّانِيَةَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ الثَّالِثَةَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُ) (۱۶۴)

''جو شخص شراب پئے اسے کوڑے لگاؤ، اگر دوبارہ پئے تو اسے کوڑے لگاؤ، اگر وہ سہ بارہ پئے تو اسے کوڑے لگاؤ، اگر وہ چوتھی مرتبہ پئے تو اسے قتل کردو۔''

اور ایک روایت میں ہے:

(فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ) (۱۶۵)

''(کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے) تو اس کی گردن مارو۔''

اور ابوداؤد و ترمذی اور مستدرک حاکم میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بارے میں رئیس المحدثین امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

(هُوَ أَصَحُّ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ) (۱۶۶)

''اس موضوع کی صحیح ترین حدیث یہ ہے۔''

اور مذکورہ احادیث کے بارے میں بھی محدثین کرام نے کہا ہے۔ کہ ان کی اسانید صحیح ہیں۔ جن کی تفصیلات سنن اربعہ کی شروح کے علاوہ فتح الباری شرح صحیح بخاری۔ (۱۶۷)

''نصب الرایہ فی تخریج احادیث الهدایہ'' مستدرک حاکم پر علامہ ذہبی کی تعلیقات۔ (۱۶۸)

(۱۶۴) صحیح الجامع الصغیر ۳۰۵/۵/۳۔ المنتقی الاخبار و نیل الاوطار ۱۴۶/۷/۴، ۱۴۵ النسائی مع التعلیقات السلفیہ ۳۲۸/۲

(۱۶۵) النسائی ۳۹۲/۲

(۱۶۶) المنتقی الاخبار للشوکانی ۱۴۷/۷/۴

(۱۶۷) فتح الباری ۳۲۸/۶، ۳۲۹

(۱۶۸) نصب الرایہ ۳۴۶/۳، ۳۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد پر علامہ احمد شاکر کی تعلیقات۔ (۱۶۹)

اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ علیہ کی جامع الصغیر خصوصاً صحیح الجامع للالبانی میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اور ان احادیث کے پیش نظر ہی قوت المغتذی شرح جامع ترمذی میں امام سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے محلی ابن حزم میں علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے۔ (۱۷۰)

تعلیق المسند میں علامہ احمد شاکرؒ نے۔ (۱۷۱)

نیل الاوطار میں امام شوکانی رحمہ اللہ علیہ نے۔ (۱۷۲)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے تہذیب السنن میں۔(۱۷۳)

ان احادیث کو محکم قرار دیا ہے۔

اور جن احادیث و واقعات سے اس سزا کو منسوخ قرار دیا جاتا ہے۔ انہیں غیر صریح اور غیر صحیح کہا ہے۔اور امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔(۱۷۴)

شرابی کا قتل:

البتہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ نے تہذیب السنن میں کہا ہے۔کہ دلیل اس بات کی متقاضی ہے۔کہ قتل کا حکم حتمی نہیں، بلکہ حسب ضرورت و مصلحت تعزیر کے طور پر ہے۔

اگر لوگ بکثرت شراب نوشی کرنے لگیں۔اور کوڑوں کی حد سے باز آتے نظر نہ آئیں تو حاکم وقت اگر چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کو قتل کرنا بہتر سمجھے تو وہ قتل کرواسکتا

(۱۶۹) تعلیق المسند ۹/۵۰، ۶۶

(۱۷۰) محلیٰ ابن حزم ۱۱/۳۶۵، ۳۷۰

(۱۷۱) تعلیق المسند ۹/۴۹، ۹۲

(۱۷۲) نیل الاوطار ۴/۷/۱۴۷

(۱۷۳) تہذیب السنن ۶/۲۳۸

(۱۷۴) فتح الباری ۶/۳۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔مگر یہ بھی تعزیراً ہوگا۔نہ کہ حد کے طور پر وجوباً۔اوران کے استاذ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ نے بھی الاختیارات میں یہی رائے ظاہر کی ہے۔(۱۷۵)

لیکن اپنے فتاویٰ کبریٰ (۱۷۶) میں جمہور کے مسلک کو ہی قوی قرار دیا ہے۔کہ قتل کی سزا منسوخ ہوچکی ہے۔اورامام خطابی رحمہ اللہ نے معالم السنن میں کہا ہے:

''قتل کا حکم وقوع کے لئے نہیں تھا۔بلکہ دراصل اس سے لوگوں کو وعید اور ڈرانا مقصود تھا۔'' (۱۷۷)

جبکہ علامہ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ نسائی شریف کی تعلیقات، بلکہ شرح میں لکھتے ہیں کہ:

''میرے نزدیک متوسط اوراحسن الاقوال امام ابن قیم رحمہ اللہ کا قول ہے۔جس کی طرف ان کے استاد امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اشارہ کیا ہے۔''(۱۷۸)

اس کی تفصیل سے شراب نوشی کی قباحت وشناعت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ یہ کتنا بدترین گناہ ہے۔اورشراب نوشی کرنے والوں کا قتل نہ سہی اگر سرعام کوڑے ہی لگائے جائیں تواس میں کون سی معمولی ذلت ورسوائی ہے۔

شراب کی حد کے کتنے کوڑے ہیں؟

اور جمہور اہل علم کے نزدیک قتل کی سزا تو منسوخ ہوچکی ہے۔(۱۷۹) اب صرف کوڑوں کی سزا ہے۔اوران کی مقدار کتنی ہے؟ اس سلسلہ میں

---

(۱۷۵) الاختیارات ۱۷۸
(۱۷۶) فتاویٰ کبریٰ ٤/٢٥٥
(۱۷۷) معالم السنن ٣/٣٣٩
(۱۷۸) التعلیقات السلفیہ ٢/٣٢٨
(۱۷۹) نیل الاوطار ٤/٧/١٤٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیحین وسنن میں تو متعدد احادیث ہیں، جن کی بناء پر خلفاء راشدین کے مختلف اختیار کی بناء پر آئمہ وفقہاء کے دو اقوال ہیں۔

پہلا قول:

پہلا یہ کہ شرابی کو اسی کوڑے مارے جائیں ۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ، امام مالک اور ایک قول میں امام احمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔ ان کا استدلال اجماع صحابہ سے ہے ۔ کہ ان کا اس عدد پر اجماع ہو گیا ہے ۔ اور کم از کم حد بھی اسی کوڑے ہے ۔ جیسا کہ تہمت کی حد ہے ۔ چنانچہ صحیح بخاری میں مختصراً، صحیح مسلم، ابوداؤد، دارمی و طحاوی اور مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شرابی لایا گیا ۔ جسے آپ نے دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس کوڑے مارے ۔ پھر اسی پر حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے میں بھی عمل رہا۔''

اور جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں صحابہ سے مشورہ کیا، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِیْنَ) ''کم از کم حد اسی کوڑے ہے۔''

لہٰذا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے کا حکم دے دیا ہے۔ (۱۸۰)

اور اس مسلک والوں کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ نے جو چالیس کوڑے مارے تھے ۔ وہ دو شاخی چھڑی یا کوڑے سے تھے ۔ جن کی مجموعی تعداد بھی اسی ہی بن جاتی ہے ۔ (۱۸۱)

اور ان کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے بھی ہے ۔ دار قطنی و

(۱۸۰) بحوالہ تفسیر المنار ۹۸/۷ ۔ الارواء ۴۶/۸

(۱۸۱) تعلیقات السلفیہ علی النسائی ۳۲۸/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیہقی اور طحاوی و مستدرک حاکم میں ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرٰى عَلَى الْمُفْتَرِىْ ثَمَانُوْنَ جَلْدَةً) (۱۸۲)

''جب کوئی شراب پیئے تو نشہ میں ہو جاتا ہے۔ اور جو نشہ سے ہو ہذیان بکتا ہے۔ اور جو ہذیان بکے وہ افتراء پروری کرتا ہے، یعنی تہمت لگاتا ہے۔ اور تہمت لگانے والے کی سزا اسی کوڑے ہے۔''

مگر یہ اثر ضعیف ہے۔ (۱۸۳) ''الف''

اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی اس کے خلاف ہے۔ جیسا کہ آگے ذکر آ رہا ہے۔ البتہ یہ کہنا بھی ممکن ہے۔ کہ پہلے انہوں نے اجتہاد سے اسی کہا ہو۔ اور پھر اس سے رجوع کر لیا ہو۔ اور چالیس پر عمل کیا ہو۔

دوسرا قول:

جب کہ امام شافعی اور ایک قول میں امام احمد رحمہما اللہ کا مسلک چالیس کوڑے ہے۔ اور چالیس سے زیادہ واجب نہیں۔ البتہ تعزیراً اگر مصلحت کے پیش نظر چالیس سے زیادہ مارے جائیں تو الگ بات ہے۔ اور ان کا استدلال صحیح مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، طحاوی اور مسند احمد میں مذکور اس واقعہ سے ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شرابی ولید بن عقبہ کو لایا گیا۔ تو ان کے حکم سے اسے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گن رہے تھے۔ اور جب چالیس پر پہنچے تو حضرت علیؓ نے فرمایا رک جاؤ۔ اور پھر فرمایا نبی رحمت ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

(۱۸۲) تفسیر المنار ۷/۹۷۔ الا رواء ۸/۴٦

(۱۸۳) (الف): الارواء ۷/۴٦، ۴۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چالیس کوڑے مارے۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مارے۔یہی سب سنت ہیں۔البتہ میرے نزدیک یہ چالیس ہی زیادہ محبوب ہیں۔ (۱۸۳) ''ب''

یہ دونوں قول خلفاء کے اجتہادات پر مبنی ہیں ۔اور چالیس والوں کے نزدیک بھی کسی مصلحت کے پیش نظر ان میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔مگر وہ حد کے طور پر واجب نہیں ہو گا۔ بلکہ محض تعزیر کے طور پر ہوگا۔للتفصیل منہاج السنہ ، والتعلیقات السّلفیہ دیکھیں۔ (۱۸۴)

فائدہ:

شراب پینے بیچنے اور بنانے والے لوگ فاسق ہیں۔انہیں سلام بھی نہیں کرنا چاہئے۔چنانچہ صحیح بخاری میں تعلیقاً اور الادب المفرد میں موصولاً حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(لاَ تُسَلِّمُوا عَلٰی شَرَابِ الْخَمْرِ)

''شراب پینے والوں کو سلام مت کرو۔''

اورالادب المفرد میں یہ حدیث باب لا سلم علی شارب الخمر میں ہے۔ایسا شخص اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی نہ کی جائے۔چنانچہ ادب المفرد امام بخاری باب عیادة الفساق میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ہی مروی ہے:

(لاَ تَعُوْدُوْا شُرَّابَ الْخَمْرِ اِذَا مَرِضُوْا)

''شراب پینے والا بیمار ہو تو اس کی عیادت مت کرو۔''

---

(۱۸۳) (ب): المنار ۹۷/۷ وقد استحسن ھذالقدر علامه حنیف فی التعلیقات السلفیه ۳۲۸/۲

(۱۸۴) منهاج السنه ۱۴۸/۳، ۱۴۹ ۔ التعلیقات السلفیه ۳۲۸/۲، ۳۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماسبق پر ایک طائرانہ نظر
چند نقاط میں

ہم نے قرآن کریم، حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کرام رحمہم اللہ کے حوالہ سے جو کچھ عرض کیا ہے۔ وہ شراب اور تمام نشہ آور اشیاء کی ہر قلیل و کثیر مقدار کے حرام ہونے کے روشن دلائل ہیں۔ اب اگر کوئی نوجوان کسی مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا مگر اس کی تعلیم و تربیت اور پرورش اہل مغرب کی آغوش میں ہوئی۔ انہی بے دین فضاؤں میں وہ پروان چڑھا۔ اور اپنی عمر کا ایک بہترین حصہ بے دین معاشرہ میں گزارنے کے نتیجہ میں وہاں کی تہذیب و معاشرت سے متاثر ہو کر یہ کہتا پھرتا ہے کہ شراب تو ترقی یافتہ لوگوں کا امتیازی مشروب ہے۔

اور قرآن کریم میں کہیں بھی اس کو حرام قرار نہیں دیا گیا۔ تو یہ اس کا قصور فہم، قرآن وسنت کی تعلیمات سے نا آشنائی اور صریح بدقسمتی ہے۔ ورنہ اسے اس طرح کی دریدہ ذہنی کرنے کی ہرگز جسارت نہ ہوتی۔

خودفریبی میں مبتلا ایسے افراد معاشرہ کی نظر ثانی کے لئے ہم ذکر کردہ قرآن و سنت کی تعلیمات مختصر انداز سے صرف چند نقاط میں بھی سمیٹ رہے ہیں۔ اور سعادت مند روحوں کے مالک محض ایک لمحہ کے لئے غور وفکر اور طائرانہ نظر سے بھی مستفیض ہو سکتے ہیں۔

1 پہلا نقطہ:

ان نقاط میں سے پہلا نقطہ یہ ہے کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی کفار تک کے یہاں افصح العرب کے طور پر مسلّم تھی۔آپ نے آیات مائدہ کے نزول پر ہر قسم کی شراب کو بہا کر تلف کر دینے کا حکم فرمایا تھا۔اگر شراب حرام نہ ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اسے ضائع کرنے کا حکم ہرگز نہ فرماتے۔

2 دوسرا نقطہ:

اور دوسرا نقطہ یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کی آیات سے نبی اکرم ﷺ کے حرام ہونے کا حکم نہ سمجھتے تو لوگوں کو اس کے پینے، بیچنے اور رکھنے سے منع نہ فرماتے۔

3 تیسرا نقطہ:

اور تیسرا نقطہ یہ ہے کہ اگر شراب حرام نہ ہوتی تو آپ ﷺ شراب پینے والوں، بنانے اور بیچنے والوں اور دوسرے متعلقات دس قسم کے افراد پر لعنت نہ فرماتے۔

4 چوتھا نقطہ:

اور چوتھا نقطہ یہ ہے کہ اگر شراب حرام نہ ہوتی تو ابتدائے اسلام میں شراب نوشی کا چوتھی مرتبہ ارتکاب کرنے والے کو قتل کرنے اور اس کی گردن مارنے کا حکم نہ فرماتے۔اور قتل کے حکم کی منسوخی کے بعد شراب پینے والوں کے لئے قیامت تک کے لئے کوڑے مارنے کا حکم نہ فرمایا ہوتا۔

اہل مغرب سے متاثر یہ فریب خوردہ حضرات ہی بتائیں کہ نبی اکرم ﷺ کیا نعوذ باللہ عجمی تھے۔اور قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکے تھے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ زخرف میں فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (۱۸۵)

''ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، تا کہ (اے عرب) تم (آسانی سے) سمجھ لو۔''

اور سورۃ شعراء میں فرمایا:

﴿اِنَّهُ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ. عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ﴾ (۱۸۶)

''اور یہ قرآن رب العالمین کا بھیجا ہوا ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے آپ کے قلب پر صاف عربی زبان میں۔ تا کہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں۔''

ان آیات میں بتایا گیا ہے، کہ قرآن عربی زبان میں نازل کیا گیا، تا کہ نبی اکرم ﷺ اسے سمجھیں۔ اور دوسرے لوگوں کو سمجھائیں۔ اب بتائیں کیا تہذیب مغرب کے دلدادہ یہ لوگ نبی پاک ﷺ سے زیادہ عربی النسل اور زیادہ صاحب فہم ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک

5 پانچواں نقطہ:

پانچواں نقطہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی طرح ہی حدیث رسول اللہ ﷺ بھی مصادر شریعت میں سے ایک ایسا مصدر ہے۔ کہ جس سے تشریعی احکام ثابت ہوتے ہیں۔ جیسے پھوپھی اور بھتیجی کو اور خالہ اور بھانجی کو بیک وقت ایک آدمی کے نکاح میں لینے کا حرام ہونا حدیث رسول ﷺ سے ہی ثابت ہے۔ حدیث کا مصدر شریعت ہونا سورۃ آل عمران:

(۱۸۵) سورۃ زرخرف آیت:۳

(۱۸۶) سورۃ الشعراء آیت:۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ﴾ (۱۸۷)

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔''

سورۃ النساء:

﴿فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ﴾ (۱۸۸)

''پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو، تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کر لیا کرو۔''

سورۃ حشر:

﴿وَمَاۤ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا﴾ (۱۸۹)

''اور جو کچھ دے دیا کریں رسول تم کو وہ لے لیا کرو۔ اور جس سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو۔''

کے الفاظ سے بھی ثابت ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ کی متعدد احادیث آپ پڑھ چکے ہیں، کہ آپ ﷺ نے شراب کے حرام ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ جن اشیاء یا امور کو حرام قرار دیں۔ تو گویا قرآن ہی ان کے حرام ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔

6 چھٹا نقطہ:

اور چھٹا نقطہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو فصاحت و بلاغت میں اساطین عرب تھے۔ انہوں نے آیت مائدہ سے شراب کا قطعی حرام ہونا ہی سمجھا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن کے الفاظ:

---

(۱۸۷) سورۃ آل عمران آیت:۱۳۲ (۱۸۸) سورۃ النساء آیت:۵۹

(۱۸۹) سورۃ حشر آیت:۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾

کو سنتے ہی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پکار اٹھتے ہیں:

(اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا يَارَبِّ)

''اے ہمارے رب ہم باز آئے، ہم باز آئے۔''

پھر خلفاء صحابہ نے شرابیوں کو کوڑے مارے۔ مگر کسی صحابی نے کوئی دوسرا اعتراض نہ کیا۔ تابعین و تبع تابعین اور آئمہ کرام میں سے بھی کسی نے شراب کو حرام ہونے کی مخالفت نہیں کی۔ تو کیا آج انگریز کا کوئی پرستار اپنے آپ کو ان قدسی نفوس لوگوں سے زیادہ عقل و دانش کا مالک سمجھتا ہے؟

7 ساتواں نقطہ:

اور ساتواں نقطہ یہ ہے کہ امت اسلامیہ کے تمام معروف مذاہب (اہلسنت اہل ظاہر، اہل باطن، شیعہ) کا عہد نبوی سے لے کر آج تک شراب کے حرام ہونے اور شرابی پر حد نافذ کرنے پر اجماع ہے۔ تو کیا تقلید مغرب کا گرویدہ یہ ٹولہ اپنے آپ کو تمام مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ صاحب بصیرت سمجھتا ہے؟ یا پھر کہیں یہ اس امت سے خارج تو نہیں ہو چکا۔ ان کی یہ تعلیاں اور لن ترانیاں انہیں کہیں لے تو نہیں ڈوبیں گی؟ اللہ نہ کرے۔

8 آٹھواں نقطہ:

اور آٹھواں نقطہ یہ ہے، کہ جس طرح وجوب پر صرف امر کا صیغہ ہی دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ مختلف طریقوں سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔ جیسے ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصیام ﴾ میں روزے کا وجوب "کتب " سے ﴿ان اللہ فرض علیکم الحج ﴾ میں "فرض " سے اور ﴿ولله علی الناس حج البیت ﴾ میں " لله علی الناس " سے وجوب حج کا ثبوت ہے۔اسی طرح ہی نہی تحریمی یعنی کسی چیز یا کسی کام قطعی وصریح حرام ہونے کے لئے "لاتفعلوا " یا "حرام علیکم " جیسے کلمات اور صیغے ہی بس نہیں ۔ بلکہ سوال و استفہام بھی نہی کے معنوں میں ہوا کرتا ہے۔اسی لئے ﴿فهل انتم منتهون﴾ کا معنی "انتهوا" بھی کیا گیا ہے۔کہ ''بعض آجاؤ'' بلکہ اہل علم کے نزدیک ایسا سوالیہ جملہ نہی صریح سے بھی زیادہ بلیغ ہوا کرتا ہے ۔ پہلے کسی چیز کی برائیاں بتا دی جائیں ۔اور دھمکی کے انداز میں کہا جائے۔کہ اب بھی کیا تم اس سے باز نہ رہو گے۔

کسی چیز کو نجس و ناپاک ''رجس'' یا شیطانی فعل قرار دینے اس کا ارتکاب کرنے والے کو ملعون قرار دینے سے بھی اس کے حرام ہونے کا معنی پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ کسی فعل کو ترک کرنے کا مطالبہ کسی فعل کی مذمت اس کے فاعل کی مذمت اور اس پر ناراضگی کا اظہار ہو۔فاعل کو جانوروں اور شیاطین سے تشبیہ دی گئی ہو۔کسی فعل کو مانع ہدایت باعث زوال نعمت اور موجب عذاب اور رسوائی قرار دیا گیا ہو۔جس پر اللہ کی عداوت یا اس سے جنگ کی دھمکی دی گئی ہو۔کسی فعل کو ظلم، عداوت، بغاوت یا گناہ قرار دیا گیا ہو۔فاعل کو گمراہ بتایا گیا ہو۔

کسی فعل کے بارے میں ﴿فلیس من اللہ فی شیء ﴾ یا (لیس من الرسول و اصحابه فی شیء) کہا گیا ہو۔فاعل کے بارے میں (قاتله الله) جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہوں ۔ اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔ اسے پاک نہیں کرے گا۔ اس کے عمل کو درست نہیں کرے گا۔ اس کی تدبیر کو کامیاب نہیں بنائے گا۔ کسی فعل کو دل کی گمراہی یا آیات الٰہی سے پھر جانے کا سبب قرار دیا گیا ہو۔ تو یہ سارے صیغے ہی اس فعل کے حرام ہونے کا ثبوت ہیں۔

اب قرآن وسنت کی نصوص کو ذرا دوبارہ پڑھ لیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کسی ایک آدھ صیغہ سے نہیں بلکہ شراب تو درجنوں صیغوں سے حرام قرار پائی ہے۔

9 نواں نقطہ:

اور نواں نقطہ اور آخری نقطہ یہ ہے کہ شراب کا نشہ آور ہونا بھی اس کے حرام ہونے کی دلیل ہے۔ اور اس امر پر امت کا اتفاق ہے۔ شراب کے سلسلہ میں تین آیات نازل ہوئی ہیں۔ جن میں سے دو یعنی بقرہ و مائدہ میں لفظ "خمر" آیا ہے۔ اور سورۃ نساء میں نشہ و سکر سے متعلقہ لفظ "سکاریٰ" آیا ہے۔ اس سے بھی یہ بات واضح ہوگئی، کہ خمر سے مراد سکر و نشہ آور ہے۔ اور ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے۔ (۱۹۰)

(۱۹۰) بہ تلخیص و ترمیم از الخمر وسائر المسکرات ص ۳۸ تا ۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرمت شراب کے دیگر دلائل

اسلامی نقطہ نظر سے کسی چیز کے حرام ہونے کے دلائل صرف چار قسم کے ہو سکتے ہیں:

اولاً: یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کسی چیز کو حرام قرار دیا ہو۔

ثانیاً: یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات میں کسی چیز کو حرام قرار دیا ہو۔

ثالثاً: یہ کہ کسی چیز کے حرام ہونے پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع و اتفاق ہو۔

رابعاً: یہ کہ عقل سلیم کی رو سے کوئی چیز حرام ہو۔

ان چار قسموں کے دلائل میں سے ہم قرآن و سنت کی تعلمات قدرے تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں ۔ کہ ان دونوں مصادر شریعت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔

اجماع امت:

اب رہی بات آخری دو اقسام کی تو ان میں سے ایک اجماع امت ہے۔ اوپر ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کہ امت اسلامیہ کے تمام معروف مذاہب و مسالک کے علماء وفقہاء کا شراب کے حرام ہونے پر اجماع و اتفاق ہے۔ کسی کا بھی اس کے حرام ہونے میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں ۔ اہل سنت ، اہل تشیع یا شیعہ، اہل ظاہر یا ظاہریہ اور اہل باطن یا باطنیہ سبھی اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ (۱۹۱)

ان تمام مسالک کے آئمہ وعلماء کی کتابوں سے اقتباسات نقل کرنے سے بات لمبی ہو جائے گی۔ ویسے بھی باطنیہ کا وجود شاذ و نادر ہے۔ اور کتب سنت سے

(۱۹۱) الخمر وسائر المسکرات ص ۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافی تفصیلات ذکر کی جا چکی ہیں۔ لہٰذا یہاں ہم صرف شیعہ کی معتبر تفسیر ''صافی''
اور ظاہریہ کی معتبر کتاب ''المحلیٰ'' کے ذکر پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

اہل تشیع:

چنانچہ معروف شیعہ مفسر و فقیہ علامہ فیض الکاشانی کی تفسیر ''الصافی'' میں کتاب الکافی کے حوالہ سے حضرت جعفر صادقؒ کے مفصل اقوال اور ارشادات میں شراب کی قباحتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ (۱۹۲)

ایسے ہی سورۃ نساء کی آیت ۴۳ کی تفسیر میں بھی شراب کی تدریجی تحریم کا ذکر ہے۔ (۱۹۳)

آگے چل کی سورۃ مائدہ کی آیت ۹۰، ۹۱ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بھی علامہ کاشانی نے شراب کو حرام ہی قرار دیا ہے۔ اور قمی و خصال کے حوالوں سے تفصیل ذکر کی گئی ہے۔ (۱۹۴)

تفسیر صافی کے مذکورہ تینوں مقامات کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ شراب کے بارے میں کتب سنت اور کتب شیعہ میں کوئی فرق نہیں، یہاں بھی حرام وہاں بھی حرام۔ شراب کی وجہ سے یہاں بھی دس قسم کے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔ اور وہاں بھی۔

فقہ ظاہریہ:

''المحلی ابن حزم'' کے ساتویں جزء آغاز کتاب ''الا شربہ'' میں علامہ ابن حزمؒ نے شراب کے حرام ہونے پر بڑی تفصیل و مدلل بحث کی ہے۔ (۱۹۵)

اور شراب رکھنے، بیچنے اور پینے وغیرہ سب امور کو حرام قرار دیا ہے۔

---

(۱۹۲) تفسیر الصافی ۲۲۷/۱ تا ۲۲۹، طبع موسسة الاعلمی للمطبوعات بیروت

(۱۹۳) تفسیر الصافی ۴۱۹/۱

(۱۹۴) تفسیر الصافی ۸۲/۲ تا ۸۴

(۱۹۵) المحلیٰ ابن حزم جزء ۴۷۸/۷ تا ۴۸۶۔ جزء ۴۹۹/۷ و ما بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقل سلیم:

دلائل حرمت کی چوتھی قسم ہے عقل سلیم کی گواہی ۔ تو اس نقطہ نظر سے بھی شراب اور دیگر منشیات حرام قرار پاتی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں۔(۱۹۶)

علامہ احمد بن حجر قاضی محکمہ شرعی قطر نے اپنی کتاب ''الخمر و سائر المسکرات'' میں شیخ عبداللہ بن ابراہیم صدر شعبہ امور اسلامیہ قطر نے اپنی کتاب '' الخمرۃ ام الخبائث '' میں اور ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور نے ''المعھد العالی للقضاء ''سعودیہ سے ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے لکھے گئے مقالہ ''موقف الاسلام من الخمر '' میں جو بعد میں کتابی شکل میں بھی طبع ہوگیا ہے۔

متعدد عقلاء اور دانشوروں نے شراب کی حرمت کے بارے میں اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ ان اقوال کا تعلق بھی اسلام سے پہلے عہد جاہلیت سے ہے۔ جبکہ شرعاً شراب حرام بھی نہیں کی گئی تھی ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہمارے نبی اقدس ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اور یہ بات بھی پہلے ذکر کی جاچکی ہے۔ کہ اصحاب تاریخ اور سیر اور خصوصاً نبی اکرم ﷺ کے سیرت نگاروں نے واضح طور پر لکھا ہے۔کہ

> ''امور شرک لہو ولعب، راگ ورنگ، شراب و جوا سے نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی منصب نبوت پر سرفراز ہونے سے پہلے بھی مبراء تھی۔ یہاں کہا جاسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو نبی بنانا تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بات صرف آپ ﷺ تک محدود نہیں تھی ۔ بلکہ آپ ﷺ کے خلیفہ اول

(۱۹۶) تفسیر القرطبی ۵٦/۲/۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔ کہ وہ اس کے قریب تک نہ جاتے تھے ۔ اور ایسی ہی بات خلیفہ راشد عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے۔ کہ جب انہیں کہا گیا''

(مَا مَنَعَکَ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَلاَ حَرَجَ عَلَیْکَ فِیْهَا)

''کہ آپ عہد جاہلیت میں شراب کیوں نہیں پیتے تھے؟ حالانکہ (اس وقت) اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔''

تو عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(اِنِّی رَاَیْتُهَا تَذْهَبُ الْعَقْلَ جُمْلَةً وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا یَذْهَبُ جُمْلَةً وَ یَعُوْدُ جُمْلَةً)

''یعنی میں نے دیکھا ہے کہ یہ عقل کو پوری طرح زائل کر دیتی ہے۔ اور میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ جو چیز ایک مرتبہ مکمل طور پر زائل ہو جائے۔ وہ پوری طرح ہی لوٹ آئے۔ یعنی اس میں کچھ نہ کچھ خلل ضرور ہی باقی رہ جاتا ہے۔''

اور اسی طرح کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیارؓ کے بارے میں ایک روایت ہے۔ کہ ان سے پوچھا گیا

(لِمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ عَلٰی نَفْسِکَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَقَدْ کَانَتْ مُبَاحَةً)

''آپ نے عہد جاہلیت میں شراب کو اپنے آپ پر حرام کیوں کر لیا تھا۔ جبکہ (اس وقت) یہ مباح تھی۔''

تو انہوں نے جواب دیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(لِاَنِّیْ رَاَیْتُ الْکَمِلَۃَ یَزِیْدُوْنَ فِیْ عُقُوْلِھِمْ وَشَارِبُ الْخَمْرِ یَسْعٰی فِیْ زَوَالِ عَقْلِہٖ فَتَرَکْتُھَا لِذَالِکَ)

’’میں نے کاملین کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی عقلوں کو بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔مگر شراب نوشی کرنے والے اپنی عقل کو برباد کرنے کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔اس لئے میں نے شراب کو ترک کر دیا تھا۔‘‘

یہ وہ شخصیات ہیں جنہوں نے عہد جاہلیت کے بعد عہد اسلام کو نہ صرف دیکھا بلکہ یہ مشاہیر اسلام میں سے ہیں۔اور ان سب نے نور اسلام کے طلوع ہونے سے پہلے محض عقل سلیم سے ہی اندازہ کر لیا تھا۔کہ شراب کوئی اچھی چیز نہیں بلکہ یہ دشمن عقل ہے۔

عہد جاہلیت کے بعض عقلاء اور دانشوروں نے جب شراب کی مضرتوں یا نقصانات کو دیکھا تو انہوں نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔اگرچہ اس وقت تک حرمت و ممانعت کا کوئی حکم نہ ہونے کی وجہ سے یہ مباح تھی۔اور عام پی جاتی تھی۔اس کے باوجود اسے حرام کر لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر قرآن وسنت نے اسے نہ بھی حرام کیا ہوتا۔تب بھی محض عقل سلیم بھی اس سے اباء کرتی ہے۔اور ممنوع قرار دیتی ہے۔

عہد جاہلیت کے ان عقلاء اور دانشوروں میں سے ہی ایک عبد اللہ بن جدعان قریشی بھی تھے۔جنہوں نے زمانہ قبل از اسلام میں شراب کو اپنے لئے ممنوع کر لیا تھا۔

ایک دوسرے دانشور عباس بن مرداس السلمی ہیں۔وہ جب ابھی زمانہ جاہلیت وضلالت سے ہی گزر رہے تھے۔تو انہیں کہا گیا

(لِمَ لَا تَشْرَبُ الْخَمْرَ ؟)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’تم شراب کیوں نہیں پیتے ؟‘‘

تو اس نے جواب دیا

(مَا کُنْتُ لِآخُذَ جَھْلِیْ بِیَدِیْ وَ اُدْخِلَهُ فِیْ جَوْ فِیْ مَا کُنْتُ لَاَ صْبَحُ رَئِیْسَ قَوْمٍ وَ اَمْسٰی سَفِیْهُهُمْ)

’’میں ایسا کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ۔ کہ اپنی جہالت و دیوانگی کے موجب شراب کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے اپنے پیٹ میں اتار لوں ۔ میں ایسا شخص نہیں بننا چاہتا جو صبح کو تو رئیس قوم اور سردار قبیلہ ہو اور شام کو (شراب کا نشہ کر کے) اپنی قوم کا بیوقوف ترین آدمی بن جائے ۔‘‘

ایسے ہی دانشوروں میں سے ایک حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بھی ہیں ان سے قبل از اسلام پوچھا گیا:

(مَالَکَ لَا تَشْرَبُ الْخَمْرَ ؟)

’’تمہیں کیا ہے تم شراب نہیں پیتے ہو؟ ۔‘‘

تو انہوں نے جواب دیا:

(لَا اَشْرَبُ مَا یَشْرَبُ عَقْلِیْ)

’’میں کوئی ایسی چیز نہیں پیتا جو میری عقل کو پی جائے ۔‘‘

ایسے ہی اصحاب عقل وخرد لوگوں میں سے ایک قیس بن عاصم المنقری بھی تھے ۔عہد جاہلیت میں شراب کا ایک تاجر ان کے پاس آیا کرتا تھا۔ وہ اس سے شراب خریدا کرتا تھا۔ شراب بیچنے والا شراب کے ختم ہو جانے تک انہی کے پاس رہا کرتا تھا۔ ایک دن قیس نے شراب پی لی اور اس کے نشہ میں مدہوش ہوگیا۔ اور اس عالم بے خودی، بلکہ بدھواسی میں اس نے اپنی بیٹی کو کھینچ کر اس کے بالوں کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چوٹی پکڑ لی اور چاند کو دیکھ دیکھ کر کچھ بکنے لگا۔ اور جب ہوش ٹھکانے لگا تو ندامت کے عالم میں اس نے کئی رباعیاں کہیں۔ جن میں سے ایک شعری رباعی میں کہا:

تَاجِرٌ فَاجِرٌ جَاءَ الْإِلٰهُ ،بِهٖ　　كَاَنَّ لِحُيَتَهُ اَذْنَابُ اَجْمَالٖ

جَاءَ الْخَبِيْثُ بِبِيْسَانِيْهِ تَرَكْتُ　　صَحْبِيْ وَاَهْلِيْ بِلاَ عَقْلٍ وَلاَ مَالٖ

''ایک تاجر فاجر کو اللہ تعالیٰ یہاں لے آیا جس کی داڑھی اونٹوں کی دموں جیسی تھی۔ وہ خبیث شخص بیسانی شراب لایا تھا۔ جس نے میرے اہل وعیال اور دوستو احباب کو بے عقل اور بے مال بنا دیا۔''

اور اسی وقت سے اپنے اوپر شراب کو حرام کر لیا۔

ایسے ہی ایک بدوی اور اعرابی عورت کا واقعہ بھی ہے۔ کہ کسی قوم کے پاس رکی تو انہوں نے اسے اپنے مشروبات میں سے کچھ پلایا تو جب اسے نشہ ہونے لگا تو اس نے پوچھا:

(اَكُلُّ نِسَاءِ كُمْ يَشْرَبْنَ هٰذَا ؟)

''کیا تمہاری تمام عورتیں بھی یہی مشروبات پیتی ہیں؟''

انہوں نے جواب دیا ہاں۔ تو اس اعرابی عورت نے کہا:

(زَنِيْنَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ)

''رب کعبہ کی قسم ہے، تب یہ تمام کی تمام ہی زانیہ ہیں۔''

عام اہل عقل و دانش سے شراب کی قباحتیں بیان کرنے، اور اسے ناجائز اور ممنوع قرار دینے میں نبی اقدس ﷺ کے ایک پردادا قصی بن کلاب سبقت لے گئے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا:

(اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا تُفْسِدُ الْعُقُوْلَ وَالْاَذْهَانَ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”شراب نوشی سے کلی اجتناب کرو، کیونکہ یہ عقلوں اور ذہنوں کو فاسد کر دیتی ہے۔“

شراب کی انہی برائیوں کے پیشِ نظر ایک شاعر ابن وردی نے کیا خوب کہا تھا:

وَاهْجُرِ الْخَمْرَ اِنْ كُنْتَ فَتٰى   كَيْفَ يَسْعٰى فِيْ جُنُوْنٍ مَنْ عَقِلَ

”اگر تم جواں مرد ہو تو شراب ترک کر دو، بھلا عقل مند شخص جنون و پاگل پن میں مبتلا ہونے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے۔“ (۱۹۷)

عہد جاہلیت کے خردمندوں اور دانشوروں اور اصحاب عقل وفہم کے ان سب اقوال پر ذرا غور کر کے، اندازہ تو کریں کہ نہ کسی شریعت کی طرف سے حرمت و ممانعت کا حکم تھا، نہ حکومت و قانون کی لاٹھی کا کوئی ڈر تھا۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے اس شراب میں پائی جانے والی خرابیوں، برائیوں، قباحتوں، شناعتوں اور خانہ ویرانیوں کو دیکھتے ہوئے ہی نہ صرف اسے خود ترک کر دیا۔ بلکہ اپنی اولاد احفاء کو بھی اس کے ترک کر دینے کی تاکیدی نصیحت کر دی۔

اور یہ چیز اس بات کا حتمی ثبوت ہے۔ کہ اگر قرآن وسنت میں اسے حرام قرار نہ دیا گیا ہوتا۔ تمام مذاہب اسلامیہ کے آئمہ وفقہاء اس کی حرمت و ممانعت پر متفق نہ بھی ہوتے، تب بھی محض عقل سلیم کا حتمی تقاضا تھا کہ جسم کو تکلیف پہنچانے، صحت کو خراب کرنے، قوت کو کمزور کرنے، عقل کو زائل کرنے، گھر کو برباد کرنے اور مختلف امراض کا سبب بننے والی یہ ام الخبائث شراب حرام و ممنوع ہوتی۔

---

(۱۹۷) تفسیر قرطبی ۵۶/۳/۲۔ الخمر وسائر المسکرات ص ۷۰، ۷۲، طبع پنجم۔ الخمر ام الخبائث ص ۱۸، ۱۹۔ موقف الاسلام من الخمر ص ۴۱، طبع دوم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی کرنے والوں کا دستر خوان

وہ دستر خوان جس پر بیٹھ کر شراب نوشی کی جا رہی ہو۔ اس دستر خوان پر بیٹھنا بھی حرام ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے:

(مَنْ کَانَ یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَفَلا یَجْلِسُ عَلٰی مَائِدَۃٍ یُشْرَبُ عَلَیْھَا الْخَمْرُ) (۱۹۸)

''جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ کسی ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو۔''

یہ اس لئے کہ مسلمان تو منکرات کو مٹانے پر مامور ہے۔ اور اگر وہ انہیں مٹا نہ سکے تو کم از کم خود وہاں سے ہٹ جائے۔ جہاں منکرات کا ارتکاب کیا جا رہا ہو۔ لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ شراب نوشی کی مجلسوں اور شراب نوشی کرنے والوں کی رفاقت ترک کر دے۔

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے:

(مَنْ کَانَ یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلا یَقْعُدُ عَلٰی مَجَالِسِ الْخَمْرِ)

''جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ شراب نوشی کی مجلسوں اور محفلوں میں نہ بیٹھے۔''

(۱۹۸) الخمر وسائر المسکرات ص ۹۷، ۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے۔ کہ وہ شراب پینے والوں کو اور ان کی محفلوں میں بیٹھنے والوں کو بھی کوڑے مارا کرتے تھے۔ اگرچہ وہ نہیں پیتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک شرابیوں کا گروہ ان کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے انہیں کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ ان سے کہا گیا کہ ان میں سے ایک شخص تو روزے سے تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے اسے ہی کوڑے مارو۔ کیا تم نے ارشاد الٰہی نہیں سنا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَءُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ (۱۹۹)

''اللہ اس کتاب الٰہی میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے۔ کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے۔ اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ وہاں نہ بیٹھو۔ جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ (اگر تم ایسا کرتے ہو کہ وہاں ہی بیٹھے رہتے ہو) تم بھی انہی کی طرح ہو۔''

(۱۹۹) سورۃ النساء آیت:۱٤۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب کے مضرات ونقصانات

شراب کے بارے میں اسلامی نقطہ نگاہ سے قرآن سنت اوراجماع امت کے دلائل ذکر کئے جا چکے ہیں۔ کہ یہ حرام ہے۔ پھر ہم نے عہد جاہلیت کے عقلاء اور دانشوروں کے متعدد حوالے بھی ذکر کئے ہیں۔ جو کہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے قابل توجہ ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی غیر مسلموں کے لئے بھی باعث عبرت ہیں۔ کہ اسلام سے پہلے کے لوگ بھی اس کو ناپسند کرنے اور پینے سے اجتناب کرتے تھے۔

1 دینی مضرات:

اور قرآن وسنت و آثار صحابہ اور آثار تابعین کے ضمن میں شراب کے دینی مضرات ونقصانات تو قدرے تفصیل سے ذکر کئے جا چکے ہیں۔ کہ آیات مائدہ میں:

﴿وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ﴾

فرما کر اللہ نے اسے ذکر الٰہی اور نماز سے روکنے والا قرار دیا ہے۔ ایسے ہی یہ زنا کاری قتل و دیگر فواحش و برائیوں کو پھیلانے کا سبب بھی ہے۔ جن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت اب نہیں ہے۔

البتہ مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور غیر مسلموں کے لئے بالعموم ہم شراب کی دیگر مضرتیں، برائیاں اور نقصانات ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنہیں ہر مسلم اور غیر مسلم محسوس کر سکتا ہے۔ اور ہر صاحب عقل شخص بلا لحاظ دین و مذہب سمجھ سکتا ہے۔

کہ جس چیز میں یہ آفات اور بلائیں پائی جاتی ہیں۔ وہ کبھی غم کو بھلانے اور سکون مہیا کرنے کا ذریعہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔

2 اخلاقی مضرات:

اس سلسلہ میں آیئے سب سے پہلے اس کے اخلاقی مضرات ونقصانات کا جائزہ لیں۔ ہر صاحب عقل وخرد جانتا ہے۔ کہ شراب نوشی کے بعد جب کوئی شخص عقل وخرد سے تہی دست ہو جاتا ہے۔ اور گلی بازار یا برلب سڑک گرتا پڑتا اور لہراتا ڈگمگاتا پکڑا جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں بظاہر کوئی کتنا ہی سفید پوش اور شریف النفس ہو سرکاری اہل کاروں اور دیکھنے والوں کی نظر میں ذلیل وخوار اور تماشا بن جاتا ہے۔

اس کا تمام تر اخلاقی بھرم ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے واقعات آئے دن پیش آتے ہی رہتے ہیں۔ اور آج کوئی بھی معاشرہ ایسے لوگوں سے خالی نظر نہیں آتا۔

ایک شرابی کا چشم دید واقعہ:

لہٰذا اس قباحت کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل یا زندہ مثال کی ضرورت تو نہیں۔ لیکن سامان عبرت کے طور پر ہم یہاں ایک عالم شخص حمود التویجری کی کتاب "الدلائل الواضحات علی تحریم المسکرات و المفترات"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حوالہ سے ان کا چشم دید واقعہ ذکر کیے دیتے ہیں۔ موصوف اپنی مذکورہ کتاب میں لکھتے ہیں:

''کہ میں ایک دن بازار سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک شرابی پر نظر پڑی نوعمر بچے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے، اور شرابی پر آوازیں کس رہے تھے۔ اور وہ ان کے آگے آگے انتہائی ذلیل حالت میں چلا جا رہا تھا۔ آگے ایک جگہ کچھ پانی اور کیچڑ آ گیا تو وہ اس میں جا گرا۔ اور بچے مسلسل اسے برا بھلا کہہ رہے تھے۔ اور کنکر و پتھر بھی مار رہے تھے۔ اور جب میں نے یہ رسوا کن منظر دیکھا۔ تو مجھے علماء اسلام میں سے ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کا وہ قول یاد آ گیا۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے ایک شرابی کو دیکھا جو اپنے ہاتھ پر پیشاب کر کے اسے اپنے چہرے پر مل رہا تھا۔ (وضو کر رہا تھا) اور زبان سے کہہ رہا تھا۔ کہ ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیے ہے۔ جس نے اسلام کو نور اور پانی کو طہور (ذریعہ طہارت) بنایا ہے۔''(۲۰۰)

(۲۰۰) الدلائل الواضحه على تحريم المسكرات و المفترات طبع مطابع القصيم رياض سعودی عرب ص ۸۷۔ تفسير المنار ۲/۲۳۸۔ تفسير قرطبی ۲/۳/۵۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرابی کے اخلاقی انحطاط و گراوٹ کے دو اور واقعات

شراب کے نشہ سے انسان اخلاقی انحطاط و گراوٹ کی اس حد تک اتر آتا ہے۔ کہ اسے ذلیل سے ذلیل حرکت کرتے ہوئے بھی شرم نہیں آتی۔ اور شرم بھی کیا آئے کہ اس میں عقل و ہوش نام کی کوئی چیز ہی باقی نہیں رہتی۔ شیخ تویجری نے اپنی کتاب میں لواطت و اغلام بازی کے دو واقعات بھی نقل کئے ہیں۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ شرابی نہ صرف عقل سے تہی دست ہو جاتا ہے۔ بلکہ اخلاقی اعتبار سے بھی وہ دیوالیہ ہو جاتا ہے۔

1 شیخ حمود لکھتے ہیں کہ:

''ایک شرابی رات کے وقت نشہ کی حالت میں اپنے گھر سے نکلا اور کسی بوڑھے آدمی کے کمرے میں جا گھسا۔ وہاں جا کر اس سے یہ مطالبہ کرنے لگا کہ میرے ساتھ قوم لوط والا فعل (لواطت) کرو شیخ نے انکار کرتے ہوئے اسے زجر و توبیخ کی تو شرابی نے کہا یا تو میرے ساتھ یہ فعل کرو ورنہ میں تمہارے ساتھ یہی کروں گا۔ وہ بوڑھا شور مچانے لگا۔ تو اس کی چیخ و پکار سن کر پڑوسی آ گئے۔ اور اس شرابی کو اس کے پاس سے نکالا۔''

2 اور دوسرا واقعہ بیان کرنے سے پہلے شیخ موصوف لکھتے ہیں کہ:

''مجھے ایک ثقہ شخص نے اپنی بیٹی کے حوالہ سے بتایا ہے، جس کا شوہر اس درجہ تک بے وقوف تھا۔ کہ اکثر اوقات وہ اپنے لچے لفنگے اور ذلیل قسم کے دوستوں کے ساتھ اپنے گھر میں شراب پیا کرتا تھا۔ وہ ثقہ شخص کہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مجھے میری بیٹی نے بتایا ہے۔ کہ ایک دن اس نے شرابیوں کو کسی سوراخ وغیرہ سے جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں۔ میرے شوہر کے دوستوں میں سے ایک شخص اس پر سوار ہے۔ اور اس کے ساتھ لواطت کر رہا ہے۔'' (۲۰۱)

ایسے واقعات اور قیس بن عاصم المنقری کا عہد جاہلیت والا واقعہ جس میں شراب کی حالت میں اپنی بیٹی کے بالوں کی چوٹی پکڑ لیتا ہے۔ اور چاند پر نظریں جمائے ہذیان بکتا ہے۔ اور ہوش آنے پر نہ صرف شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے۔ بلکہ شراب کی برائیوں پر مشتمل کتنے ہی شعر بھی کہتا ہے۔

اور روزنامہ اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہونے والے واقعات پر غور کیا جائے، تو یہ بات سمجھنے میں مشکل نہیں رہ جاتی کہ شراب کے نشہ میں انسان ماں، بہن اور بیٹی جیسے رشتوں کے تقدس کو پامال کر جاتا ہے۔ اور یہ اخلاقی قحط کی بدترین شکل ہے۔ اور اس کے ساتھ نبی اسلام ﷺ کے اس ارشاد کی صداقت بھی روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے۔ جسے ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما اور ایک روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ فرماتے ہیں:

(هِيَ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ وَاُمُّ الْفَوَاحِشِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ تَرَكَ الصَّلٰوةَ وَ وَقَعَ عَلٰى اُمِّهٖ وَ خَالَتِهٖ وَعَمَّتِهٖ) (۲۰۲)

''یہ شراب کبائر میں سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور جو شخص شراب پیتا ہے وہ

---

(۲۰۱) الدلائل ص ۴۰، ۴۱

(۲۰۲) الزواجر ۲/۱۵۶۔ الخمرۃ ام الخبائث ص ۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تارک نماز ہو جاتا ہے۔ اور اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی سے بھی برائی کر بیٹھتا ہے۔''

رشتوں کے تقدس کو یوں حیوانوں کی طرح پامال کرنے کے علاوہ شرابی شخص نہ صرف یہ کہ بے قصور لوگوں کے قتل سے ہاتھ رنگنے بلکہ اپنے اقرب قریب رشتہ داروں کو بھی معاف نہیں کرتا۔

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ علیہ نے محمد بن ہارون بلخی کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''وہ شراب نوشی پر مصر تھا، شعبان کا آخری دن آ گیا اور وہ نشے میں تھا۔ (صبح رمضان المبارک شروع ہو رہا تھا، لہٰذا) اس کی ماں نے اسے ناراض ہو کر اسے ملامت کی جب کہ وہ تنور میں آگ جلا رہی تھی۔ اس بدنصیب وشقی القلب انسان نے ماں کو پکڑا اور دھکتے تنور میں ہی جھونک دیا۔ جس سے وہ جل مری بعد میں اس نے توبہ تو کر لی، اور عبادت گزار بھی ہو گیا۔ مگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے باہم لڑنے جھگڑنے والے دوسرے لوگوں کو تو بخش دیا مگر اس بلخی کو نہیں بخشا۔''(۲۰۳)

مختصر یہ کہ کتاب ''المسکرات و المفترات ومضارھا'' کے مولف ڈاکٹر اسعد بک الحکیم کے بقول:

''نشہ انسان کی طبیعت وغرائض کو فاسد کر دیتا ہے۔ قوت عمل اور انفعال یا اثر پذیری کو کمزور کر دیتا ہے۔ وہ خانگی اور ازدواجی شعور کھو دیتا ہے۔ اسے اپنے اہل وعیال (بیوی بچوں) کی طرف سے عائد ہونے والی نان ونفقہ پرورش ونگرانی کی ذمہ داری کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اسے تو

(۲۰۳) بحوالہ الدلائل الواضحات ص۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس ایک ہی لگن ہوتی ہے۔ کہ نشہ کیسے پورا ہو، اور اپنی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر گھٹیہ اور غیر اخلاقی جرم کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور عزت و آبرو پر غیرت کھانا کیا ہوتا ہے۔ یہ اسے کچھ ہی معلوم نہیں رہتا۔'' (۲۰۴)

اخلاقی پستی کا ایک اور واقعہ:

جیسے ایک واقعہ امور اسلامیہ قطر کے رئیس شیخ عبداللہ ابراہیم انصاری نے اپنے رسالہ میں بھی ذکر کیا ہے۔ جو کہ دراصل ''انسداد منشیات'' کے موضوع پر ۱۹۷۶ء میں میکسیکو میں ہونے والی ایک انٹرنیشنل کانفرنس کے لئے بطور لیکچر تیار کیا گیا۔ اور بعد میں اسے رسالے کی شکل میں شائع کروا کر تقسیم کیا گیا تھا۔ موصوف اس میں لکھتے ہیں کہ:

''شراب پینے کے بعد شرابی لوگ جب عقل و ہوش کھوہ بیٹھتے ہیں۔ تو پھر وہ ہر جرم کو کر گزرتے ہیں۔ اور نوبت یہاں تک بھی آجاتی ہے۔ کہ شرابی شخص اپنی بیوی دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ اس سے برائی کریں۔ اور اس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا۔''

اور لکھا ہے:

''کتنی ہی ایسی حکومتیں ہیں جن کی زیر کفالت لاتعداد ایسے بچے پرورش پا رہے ہیں۔ جن کے نہ باپوں کا پتہ ہوتا ہے نہ ماؤں کا۔ اور ان میں سے اکثریت ایسے بچوں کی ہوتی ہے۔ جن کے وجود کا سبب عموماً وہ تقریبات ہوتی ہیں۔ جن میں شراب و شباب کا دور چلتا ہے۔ اور جب نشے سے دھت ہو جاتے ہیں۔ تو پھر زنا اور لواطت کے ارتکاب پر اتر

(۲۰۴) المسکرات والمفترات و مضارھا ص ۳۲، طبع مصر دارالکتاب العربی۔
موقف الاسلام من الخمر ص ۴۲، ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں۔اور کبھی تو شرابی سے ایسے جرائم سرزد ہو جاتے ہیں کہ جو انتہائی قبیح ورسوا کن اور دردناک ہوتے ہیں۔‘‘

اور پھر وہ اپنے مشاہدات میں سے ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ:

’’ایک شخص نے اپنے گھر میں شراب پی اور اتنی پی کے عقل و ہوش کھو بیٹھا۔تب اس نے چھری پکڑی اور اپنی حاملہ بیوی کا پیٹ چاک کیا۔ پھر شیر خوار بچے کو قتل کیا۔اور پھر اس سے بڑی بیٹی کو موت کے گھاٹ اتارا۔اور اس چیخ و چنگاڑ کی وجہ سے بعض پڑوسی آ پہنچے۔تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ شخص بالکل عریاں اور ننگا ہے۔اور یہ ہذیان بک رہا ہے۔کہ اس نے تو دوپہر کے کھانے کے لئے مرغیاں ذبح کی ہیں۔اور اس کے پکڑے جانے اور جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے نشہ کر رکھا تھا۔اور بچی کھچی نشہ آور اشیاء اس کے بستر کے پاس بھی پائی گئیں۔اور تحقیق واقعہ کے لئے جب اس سے قے کروائی گئی تو اس نے اتنی بدبودار قے کی جس سے قریب تھا کہ پاس موجود لوگوں پر غشی طاری ہو جائے۔‘‘ (۲۰۵)

اور یہ بھی اپنی نوعیت کا کوئی ایک واقعہ نہیں بلکہ اخبارات شاہد ہیں کہ ایسے واقعات رونما ہوتے ہی رہتے ہیں۔اندازہ فرمائیں کہ قانون کے ڈر سے اپنے گھروں میں بیٹھ کر شراب نوشی یا دوسرا کوئی نشہ کرنے والے ایسے جرائم کا ارتکاب بھی کرتے ہی رہتے ہیں۔اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ چیز جس کے پینے یا استعمال کرنے سے انسان اتنا مبہوت و مدہوش ہو جائے۔اس کا دماغ ایسا ماؤف ہو جائے کہ اسے نہ رشتوں کا تقدس یاد رہے۔نہ پرائے کی پہچان ہو۔اور نہ انسان اور مرغی میں فرق کر سکے۔بلکہ اپنے ہی گھر کو اپنے ہی ہاتھوں آگ لگائے۔بیوی،

(۲۰۵) الخمرۃ ام الخبائث ص۱۶،۱۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بیٹے اور بیٹی کے لئے بدترین قاتل شمار ہو۔ اور اہل خانہ کے مابین شیطان ننگا ناچ رہا ہو۔ ان جیسا سوز و اخلاق باختہ امور پر انگیخت اور آمادہ کرنے والی چیز بھلا حلال کیسے ہوسکتی ہے؟

مذاہب عالم میں سے دنیا کا کوئی بھی معقول مذہب ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا، جو اسے جائز و روا قرار دے۔ کوئی ہندو ہو یا سکھ۔ چاہے یہودی ہو یا عیسائی کسی کا مذہب اسکی اجازت نہیں دیتا۔ نہ ہندومت اسے جائز قرار دیتا ہے۔ اور نہ ہی سکھ ازم، اور ہماری نظر میں اگرچہ مطلقاً شراب نوشی میں تو نہیں۔ البتہ شراب پینے میں بے احتیاطی کرنے کے اعتبار سے سکھ سب سے آگے ہیں۔ جب کہ خود ہم نے کئی سکھ نوجوانوں سے پوچھا ہے کہ کیا تمہاری مذہبی تعلیمات اسکی اجازت دیتی ہیں؟

انہوں نے صاف نفی میں جواب دیا۔ اور بتایا کہ ہمارے مذہب میں بھی شراب نوشی کی اجازت نہیں ہے۔ غالباً یہی معاملہ ہندومت کی تعلیمات میں بھی ہے۔ اور کوئی یہودی یا عیسائی اہل کتاب اس بات کا انکار ہی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں عہد قدیم اور عہد جدید میں اس کی ممانعت آچکی ہے۔

چنانچہ عہد قدیم یا تورات کے صحیفہ اشعیاہ میں ہے:

> ''ان لوگوں کے لئے تباہی ہے۔ جو صبح کو پیچھے رہ جانے والوں کے لئے شراب تیار کرتے ہیں۔ جو انہیں بھڑکاتی رہتی ہے۔ چنگ و رباب دف و بانسری جیسے ساز اور شراب ان کی دعوتوں کا لازمی جزء ہوگئے ہیں۔ یہ اپنے رب کے فضل اور اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کو نہیں دیکھتے۔'' (۲۰۶)

اور آگے چل کر باب: ۲۸ کے فقرہ اول میں شراب نوشی کرنے والوں کو ویل و بربادی کی خبر دی گئی ہے۔ اور عہد جدید یا موجودہ انجیل میں اہل افسس کے

(۲۰۶) صحیفہ اشعیاء باب:۵، فقرہ:۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام جو پولس کا خط منقول ہے۔اس کے باب:۵فقرہ:۱۸میں ہے کہ:

''شراب پی کر مدہوش مت بنو۔ کیونکہ شراب میں بے حیائی اور نفس پرستی ہے۔''

اور آگے چل کر اسی مکتوب میں پولس نے نشہ باز کی صحبت سے روکا ہے۔ اور پکی خبر دی ہے کہ:

''نشہ باز لوگ آسمانی حکومت کے وارث نہیں ہوں گے۔'' (۲۰۷)

تورات وانجیل کے ان حوالوں سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہنا چاہے کہ پہلے آسمانی صحائف میں شراب کی ممانعت نہیں آئی تو وہ کم علمی میں مبتلا ہے۔ یا پھر دھوکہ دہی سے کام لے رہا ہے۔ ورنہ پہلی کتب میں بھی شراب کی مذمت کی گئی ہے۔اس سے منع کیا گیا ہے۔اور علامہ رشید مصری نے اپنی تفسیر المنار میں لکھا ہے کہ:

''پہلی شریعتوں میں حرمت شراب میں اتنی شدت نہیں تھی۔جتنی شریعت اسلامیہ میں ہے۔اس کی وجہ ایک تو ان کی شراب پر فریفتگی وشیفتگی تھی۔ جسے ابتداء میں خود اسلام نے ملحوظ رکھا،اور تدریجی حرمت کو اختیار کیا۔

اور دوسری وجہ یہ کہ شراب ومنشیات کی مذمت کر کے گویا ایک طرح سے تمہید بیان کر دی تھی۔ کہ شراب عنقریب شدت کے ساتھ حرام قرار دی جانے والی ہے۔اور تکمیل دین کے سلسلہ میں کئے گئے اقدامات میں سے ایک قدم شراب کو حرام قرار دینا ہے۔اب یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ پہلی شریعتوں میں شراب کے بارے میں تمہید تحریم تھی ۔اور آخری آسمانی شریعت اسلامیہ میں تکمیل تحریم۔'' (۲۰۸)

---

(۲۰۷) تفسیر المنار از علامہ رشید رضا مصری جلد ھفتم ص ۸۶، ۸۷، طبع دارالمعرفت بیروت

(۲۰۸) تفسیرالمنار ۸۵/۷ تا ۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی کے اخلاقی مضرات ونقصانات مسلم و غیر مسلم ہر فرد کے لئے برابر لمحہ فکریہ ہیں۔اور یہی معاملہ اس کے کئی دوسرے نقصانات کا بھی ہے۔

3 معاشرتی واجتماعی مضرات:

ان میں سے آپ حیات انسانی کے معاشرتی پہلو کو ہی لے لیں۔اور اندازہ کرلیں۔تو معلوم ہو جائے گا کہ شراب نوشی معاشرتی اعتبار سے سوسائٹی کے لئے کتنی نقصان دہ بلکہ سم قاتل اور زہر ہلاہل کا درجہ رکھتی ہے۔اور شراب کے معاشرتی واجتماعی نقصانات کا صحیح تخمینہ تبھی لگایا جاسکتا ہے۔جب معاشرے کی اصل حقیقت اور اس کے اصول وضوابط پر نظر ہو۔ہم اس کی تفصیل میں نہیں جائیں گے۔بلکہ صرف اتنا کہنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔کہ کسی بھی فلاحی ریاست ومملکت میں کوئی معاشرہ تبھی خوشگوار کہلوا سکتا ہے۔جب اس کے تمام افراد باہم متحد ومتفق ہوں۔ جس کی آسمانی کتب میں بھی توجہ دلائی گئی ہے ۔ مثلاً آخری آسمانی کتاب قرآن کریم کی سورۃ آل عمران میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (۲۰۹)

"سب مل کر اللہ کی رسی (یعنی اس کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو، جو اس نے تم پر کیا ہے، تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے۔اور

(۲۰۹) سورۃ آل عمران آیت : ۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے۔ اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے۔ شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آجائے۔''

آسمانی کتب کی تعلیمات میں تو باہمی اتحاد و اتفاق کی تاکید کی گئی ہے۔ جب کہ یہ شراب اختلاف و انتشار اور تفکک و تشتت کے بیج بونے کا باعث ہوتی ہے۔ اور افراد معاشرہ میں بغض و عداوت کو جنم دیتی ہے۔ اہل و عیال اور دوست و احباب کو ایک دوسرے کے ساتھ لا کھڑا کرتی ہے۔ جس سے دلوں میں میل اور بُعد پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی تو نوبت باہم مار پیٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات بے قصور لوگ قتل ہو جاتے ہیں۔ اور کئی پاکباز لوگوں کی پگڑیاں اچھالی جاتی ہیں۔ اور ان کی عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالا جاتا ہے۔ اور شراب کے ان معاشرتی نقصانات کا اندازہ ماضی میں پیش آنے والے اور روزہ مرہ میں واقع ہونے والے کئی حوادث و واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔ مثلاً

ایک واقعہ شراب کی تحریم کے نزول سے پہلے صحابہ کے مابین رونما ہوا تھا۔ صحیح بخاری و مسلم اور سنن ابوداؤد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر کی غنیمت اور خمس سے دو اونٹنیاں ملیں۔ جنہیں بیچ کر وہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنی شادی اور ولیمہ کے مصارف پورا کرنا چاہتے تھے۔ جس گھر کے پاس وہ اونٹنیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس گھر میں بعض انصار اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جمع تھے۔ شراب کا دور چلا۔ مغنیہ نے ساز اور آواز کی حرکت دی۔ اور اشعار میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام لے کر انہیں جوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلایا۔ تو وہ تلوار کی طرف لپکے۔ اور جا کر دونوں اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دیں۔ پیٹ چاک کئے اور کلیجے نکال لئے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

(فَلَمْ اَمْلِکْ عَیْنَیَّ حِیْنَ رَاَیْتُ ذَالِکَ الْمَنْظَرَ)

''جب میں نے وہ منظر دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر کوئی اختیار نہ رہا (یعنی بے اختیار میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔)''

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ ﷺ نے چادر منگوائی اور اس طرف چل دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہؓ بھی پیچھے ہو لئے۔ آپ ﷺ اجازت لے کر اس گھر میں داخل ہوئے۔ اور حضرت حمزہؓ کو ملامت کی۔ جب کہ وہ نشہ کی حالت میں تھے۔ اور آنکھیں سرخ تھیں۔ اسی حالت میں انہوں نے آپ ﷺ کو پاؤں سے لے کر سر تک بغور دیکھا۔ اور زبان سے یوں گویا ہوئے:

(وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاَبِیْ)

''تم سب میرے باپ کے غلام ہی تو ہو۔''

آپ ﷺ نے (ان الفاظ سے) ان کی دماغی کیفیت کا اندازہ کر لیا۔ اور اسی وقت واپس لوٹ آئے۔'' (۲۱۰)

شراب نوشی کے حرام کئے جانے سے پہلے کے اس واقعہ کی جزئیات پر غور کیا جائے تو شراب کی معاشرتی قباحتیں نکھر کر سامنے آجاتی ہیں۔

اسی طرح صحیح مسلم، ابوداؤد، مسند احمد اور سنن بیہقی کے حوالہ سے ہم نے ایک واقعہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا تھا کہ:

''شراب کے نشہ میں انصار و قریش نے ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع

(۲۱۰) جامع الاصول ۷۹/۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ ایسے میں ایک انصاری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی حضرت سعدؓ کے منہ پر دے ماری۔ جس سے ان کی ناک پھٹ گئی تھی۔ اور اسی موقع پر سورۃ مائدہ کی آیات ۹۰، ۹۱ نازل ہوئی تھیں۔" (۲۱۱)

ایسے ہی ایک تیسرا واقعہ نسائی و بیہقی، مستدرک حاکم اور تفسیر ابن جریر و ابن کثیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"انصار کے دو قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شراب پی اور نشہ کی حالت میں ایک دوسرے پر دست درازیاں کرنے لگے۔ ہوش آنے پر ایک دوسرے کے چہروں، سروں اور داڑھیوں پر دست درازیوں کے نشانات پائے تو کہنے لگے کہ میرے ساتھ یہ حرکت میرے فلاں فلاں بھائی نے کی ہے۔ اگر وہ میرا ہمدرد ہوتا تو ایسا نہ کرتا۔ اور اسی واقعہ سے قبل وہ ایک دوسرے کے بارے میں کوئی حسد و بغض اور عداوت و کدورت نہیں رکھتے تھے۔ مگر اس واقعہ کے بعد ان میں یہ چیزیں آ گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ کی مذکورہ آیات نازل فرمائیں۔" (۲۱۲)

ان واقعات پر شراب کو حرام قرار دینے والی آیات کا نزول اور شراب نوشی کے نتیجہ میں ایسے واقعات کا ظہور اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ شراب ابلیس کا ایک خطرناک ہتھیار ہے۔ اور اس کے زہریلے تیروں میں ایک تیر ہے۔ جس کے ذریعے وہ لوگوں میں بغض و عداوت اور کدورتیں پیدا کرتا ہے۔

اور شراب کے معاشرتی بلکہ ملکی و بین الاقوامی سطح پر محسوس کئے جانے والے

(۲۱۱) مسلم مع النووی ۱۸۶/۱۵/۸، ۱۸۷۔ تفسیر قرطبی ۲۸۶/۶/۳، ۲۸۷۔
زاد المسیر ۴۱۶/۲۔ تفسیر کبیر رازی ۴۰/۵/۳۔ ابن کثیر مترجم اردو ۱۹/۲

(۲۱۲) فتح الباری ۲۷۹/۸، ۳۱/۱۰ وصححه الحافظ۔ روایة النسائی والبیهقی۔
زادالمسیر ۴۱۷/۲ و خرجه الا رناؤوط ونقل تصحیح الذهبی له۔ ابن کثیر ۱۹/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقصانات میں سے ایک افشائے راز بھی ہے۔ چنانچہ فوجی مصالح اور سیاسی اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور شراب کے نشے میں بڑے بڑے اور قیمتی راز اگلوا لئے جاتے ہیں۔ بغض وعداوت کے مذکورہ واقعات کے علاوہ اور افشائے راز کے واقعات بھی بکثرت اور معروف ہیں۔

غرض اس شراب نے کتنی کدورتیں پیدا کیں۔ کتنی عداوتوں کے بیج بوئے، کتنے اتحادوں کا شیرازہ بکھیرا، کتنی امتوں اور قوموں کا نام ونشان مٹا دیا۔ کتنی جنگوں کی آگ بھڑکائی کتنے خاندانوں میں اختلاف وافتراق کی خلیجیں حائل کیں۔ اور نہ صرف پیار کرنے والوں میں نفرت پیدا کر دی۔ بلکہ بے شمار دل و دماغ چاٹ لئے ہیں۔ جن کے ذکر سے جہاں تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ وہیں ایسے بے شمار واقعات کے کردار ہمارے دائیں بائیں بھی بکھرے پڑے ہیں۔ جن سب کو ذہن میں رکھ کر بجا طور کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ شراب جہاں معاشرے کے لئے ایک مہلک بیماری ہے، وہاں قوموں کے لئے جان لیوا کینسر۔ عفانا اللہ عنہا۔

4 مادی یعنی جانی و مالی مضرات:

گذشتہ صفحات میں شراب نوشی کے دینی و اخلاقی اور معاشرتی و اجتماعی نقصانات اور برائیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور یہ بات بھی واضح کی گئی ہے۔ کہ اخلاقی اور معاشرتی واجتماعی برائیوں میں مسلم وغیر مسلم ہر فرد معاشرہ کے لئے برابر سامان عبرت ہے۔ اور یہی صورت حال شراب کے مادی یعنی جانی و مالی نقصانات میں بھی ہے۔

اس میں بھی مسلم وغیر مسلم میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ جان جیسے کسی مسلمان کو پیاری ہے۔ ویسے ہی غیر مسلم کو، مال کا ضیاع ونقصان جتنا کسی مسلمان کو ناگوار ہے۔ اتنا ہی غیر مسلم کو ناپسند، اور اس سے کسی کو انکار کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب میں بے شمار جانی و مالی نقصانات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ امیر لوگوں کو فقیر بنا دیتی ہے۔ اور شراب و جوئے کی جسے لت پڑ جائے وہ تمام خوش حالیاں اور سعادتیں کھو بیٹھتا ہے۔ اور اپنا نشہ پورا کرنے کے لئے زمین و جائیداد حتیٰ کہ اپنا رہائشی مکان بھی بیچ دیتا یا کم از کم گروی رکھ دیتا ہے۔ جو کسی کی شقاوت و بدحالی کی بدترین منزل ہے۔ آغاز میں جب پیسے وافر مقدار میں پاس ہوتے ہیں تو۔ جدید ترین اور مہنگی سے مہنگی قسم کی شرابیں خریدتا ہے۔ جوں جوں دولت کی ڈھلتی چھاؤں اور اس کا سایہ سر سے ہٹ جاتا ہے۔ تو سستی بلکہ تلچھٹ چاٹنے تک آجاتا ہے۔ شراب خانوں کے سیلز مین کی منتیں سماجتیں کرتا اور ان کے جوتے چٹخاتا ہے۔ جو کہ ذلت و رسوائی کا آخری درجہ ہے۔

ایک ماہر اقتصادیات کا تجزیہ:

اور شراب و دیگر نشہ آور اشیاء کی مالی و جانی تباہ کاریوں کو واضح کرنے کے لئے ڈاکٹر اسعد بک الحکم نے اپنی کتاب "المسکرات و اضرارھا" کے صفحہ ۳۱ پر کسی انگریز ماہر اقتصادیات کا تجزیہ نقل کیا ہے۔ جس میں وہ کہتا ہے کہ:

"اگر کسی بھی ایک ملک وقوم کے ان اموال کو جمع کیا جائے۔ جنہیں وہ شراب تیار کرنے کا میٹریل خریدنے پر صرف کرتی ہے۔ اور جو شراب نوشی کے نتیجہ میں عقل کھو دینے والوں کی نگہداشت کے لئے پاگل خانوں پر خرچ کرتی ہے۔ اور ان لوگوں کی تعداد جنہیں وقت سے پہلے ہی موت اپنی آغوش میں لے جاتی ہے۔ اور جو شراب نوشی کے نتیجہ میں موروثی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور جو نشہ کی تلاش میں گھر بار چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور جو شراب نوشی کر کے قتل اور عمر قید کی سزائیں پاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی قوم کے ان سب مالی و جانی نقصانات کو جمع کیا جائے تو اخراجات کا مالی مجموعہ کئی بلینز فرنکس سے بھی بڑھ جائے گا۔ اوران جانی و مالی نقصانات کے سامنے عالمی جنگ کے مالی و جانی نقصانات ہیچ و معمولی نظر آنے لگیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتیں، علماء، اور مختلف قوموں کے علمی طبقات بیک زبان یہ کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ کہ ہمارا سب سے بڑا داخلی دشمن الکحل یعنی شراب ہے۔'' (۲۱۳)

اوراس علمی و تجرباتی رپورٹ سے قطع نظر آپ اپنے گردوپیش پر نظر ڈال کر دیکھ لیں۔ تو بات کھل کر سامنے آجائے گی۔ کہ شراب و منشیات کے نتیجہ میں کتنی جانیں اور مال روزانہ ضائع ہوتے ہیں۔ مرور یا ٹریفک پولیس کی فائلیں چیک کر کے دیکھیں تو بھی اس حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ کہ ہزاروں کی تعداد میں واقع ہونے والے حادثات میں سے اکثر نشہ کی حالت میں ڈرائیونگ کرنے کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں جن میں جہاں شرابی اوراس کے ساتھ بیٹھے، اس کے دوست واحباب اور سامنے والی گاڑی میں سوار لوگوں کی جانین تلف ہوئی ہیں۔ یا ہڈیاں پسلیاں ٹوٹتی اورناکارہ ومعذور ہوتے ہیں۔ وہیں قیمتی وخوبصورت گاڑیاں بھی برباد ہوتی ہیں۔ اسی طرح بھی بیک وقت جانی و مالی نقصانات وجود میں آتے ہیں۔

5 طبی مضرات:

یہ توان جانی نقصانات کا تذکرہ ہے، جو آناً فاناً ہوجاتے ہیں۔ لیکن اگراس شراب کے ان جانی نقصانات کا اندازہ بھی لگایا جائے۔ جو آہستہ آہستہ مگر یقیناً واقع ہوتے ہیں۔ (جنہیں آپ شراب کے طبی مضرات اورنقصانات کہہ لیں) تو پھراس کے اعدادوشمار یقیناً ہوش ربا حدتک پہنچ جاتے ہیں۔

(۲۱۳) المسکرات و اضرارھاص ۳۱ بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۳۷، ۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اسلام ﷺ کی نظر میں:

شراب کے طبی نقصانات کے بارے میں نہ صرف یہ کہ مسلمان اطباء و حکماء نے تحقیقات و انکشافات کئے ہیں ۔ بلکہ غیر مسلم اور خصوصاً مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے بھی ریسرچ کی ہے ۔ اور اس کے نقصانات واضح کئے ہیں ۔ لیکن مسلم و غیر مسلم اور مشرقی و مغربی ڈاکٹروں کے اقوال سے پہلے بھی نہیں ۔ بلکہ چودہ سو سال پہلے نہ صرف جسموں بلکہ جسموں، دلوں اور روحوں کے طبیب، حاذق اور امام حکماء نبی اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اس شراب کے طبی نقصانات کا تذکرہ فرمایا تھا ۔ جس کی تفصیل تو ہم نے اپنے رسالے ''شراب سے علاج کے حرام ہونے'' کے ضمن میں کی ہے ۔ الحمد للہ ۔ مگر از راہ تبرک یہاں آپ ﷺ کے صرف دو ایک ارشادات ذکر کئے دیتے ہیں ۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف اور ابو داؤد و ترمذی، ابن ماجہ و مسند احمد میں حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت وائل بن حجرؓ سے مروی ہے ۔ کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ سے شراب بنانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرما دیا ۔ چنانچہ اس حدیث میں ہے:

(اِنَّهُ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ وَكَرِهَ اَنْ یَصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّهُ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)

''انہوں نے نبی ﷺ سے شراب بنانے کے بارے میں پوچھا ۔ تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرما دیا ۔ اور شراب بنانے کو ناپسند کیا ۔ طارق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ۔ کہ وہ محض علاج معالجہ کی غرض سے بنانا چاہتا ہیں ۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ شراب کوئی دوا نہیں ۔ بلکہ یہ تو خود ایک بیماری ہے ۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کہ ابن ماجہ و مسند احمد کی ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

(یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُھَا فَنَشْرِبُ مِنْھَا)

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے علاقہ میں انگور ہوتے ہیں۔ ہم نچوڑ کر پیتے ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو۔''

میں نے عرض کیا:

(اِنَّا نَسْتَشْفِیْ لِلْمَرِیْضِ)

''ہم ان سے مریضوں کا علاج معالجہ کرتے ہیں۔''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(اِنَّ ذَالِکَ لَیْسَ شِفَاءً وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ) (۲۱۴)

''یہ جڑی بوٹیوں کے رس سے بنائی گئی شراب صحت بخش نہیں۔ بلکہ سرتاسر خود ایک بیماری ہے۔''

سبحان اللہ! سائنس و ٹیکنالوجی کے ماہرین دور حاضر کی ترقیوں کے اوج ثریا پر پہنچ کر جن امور کا انکشافات آج کر رہے ہیں۔ وہ باتیں ڈیڑھ ہزار سال پہلے نبی اکرم ﷺ واضح طور پر بیان کر چکے ہیں۔ گویا سائنس اور ٹیکنالوجی اور میڈیکل کی جہاں انتہاء ہوتی ہے۔ وہ دراصل اسلام کی بالکل ابتداء کے زمانہ کی باتیں ہیں۔

(۲۱۴) مسلم مع النووی ۱۵۲/۱۳/۷۔ الصحیحہ ۳۲/۱۔ جامع الاصوال ۴۳۶/۸۔
غایۃ المرام للالبانی ص۵۷، ۵۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی کے بعض اسباب و اعذار

شراب کے مادی یعنی مالی و جانی نقصانات کا ذکر اور اس کے طبی مضرات کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ کے بعض ارشادات ہم نے ذکر کیے ہیں۔اب اس کے بارے میں مشرق و مغربی اور مسلم و غیر مسلم علمائے طب یا ڈاکٹروں کے اقوال کی باری ہے۔اور ان کے اقوال و تجربات کو سمجھنے اور ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے۔کہ شراب کے متوالوں نے اس کے بارے میں جو خوش فہمیاں اپنے دلوں میں جما رکھی ہیں۔ان کا بھی مختصر سا تذکرہ ہو جائے۔ چنانچہ شراب کے رسیا لوگوں میں کچھ تو نفع و نقصان کی پرواہ کئے بغیر فیشن کے طور پر شراب پیتے ہیں۔

جب کہ بعض نادانستہ طور پر خالص دیکھا دیکھی، عیاشی اور بے وقوفی کے نتیجہ میں شراب پی لیتے ہیں۔ جب کہ ان سب کے ساتھ ساتھ شراب نوشی میں مبتلا لوگوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے۔ جو نہ صرف یہ کہ شراب پینے جیسے جرم کا ارتکاب کرنے پر کفایت کرتے ہیں۔ بلکہ الٹا اس کے ''فضائل'' اور فوائد بھی بیان کرتے پھرتے ہیں۔مثلاً

اول: یہ کہ شراب میں جسم کے لئے غذائیت ہے۔حالانکہ یہ بات باطل محض ہے۔ کیونکہ اطباء یہ بات ثابت کر چکے ہیں۔کہ الکحل جسم کے تمام اعضاء اور آلات کے لئے بہت خطرناک ہوتا ہے۔

دوم: یہ کہ شراب میں صلاحیت خورد و نوش کو ابھارنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر یہ قوت ہاضمہ کے لئے مفید ہے۔حالانکہ یہ بات بھی ''جنة الحمقیٰ'' میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ شراب کی یہ تاثیر اس کے پیدا کردہ نقصانات کے مقابلہ میں بالکل معمولی بلکہ کچھ بھی نہیں۔ جن کی تفصیل ہم ذکر کریں گے۔

سوم: یہ کہ شراب سے بدن میں طاقت وقوت زیادہ تر ہو جاتی ہے۔ یہ بھی دراصل ایک غلط احساس اور جھوٹا شعور ہے۔ جو انتہائی گمراہ کن اور محض وقتی سا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ نشہ کافور ہوتے ہی اس کا نتیجہ ضعف واضمحلال کی شکل میں اس پر طاری ہو جاتا ہے۔

چھارم: یہ کہ شراب سے غم غلط ہو جاتا ہے۔ یہ وہم بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ تو پریشانیوں اور الجھنوں کو جنم دینے والی چیز ہے۔ جو وقتی لذت کے بعد مستقل اور دیرپا تکلیف کی جڑیں گاڑ جاتی ہیں۔

پنجم : یہ شراب نوشی تہذیب وترقی کی ایک علامت ہے۔ ایسا گمان کرنے والے اہل یورپ کے مقلد وگماشتے ہوتے ہیں۔ جو شراب نوشی کی محفلوں میں ہزاروں پونڈ پانی میں بہا جاتے ہیں۔

ششم : یہ کہ مردانگی میں کمال پیدا کرتی ہے۔ حالانکہ یہ زعم باطل برے لوگوں کی صحبت میں رہنے والے ضعیف الا رادہ لوگوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو عبادت و ریاضت کی بجائے اس لعنت سے مردانگی کے طلب گار رہوتے ہیں۔

شراب کے بارے میں ایسے خود ساختہ و جاہلانہ نظریات رکھنے والوں کو اللہ ہدایت بخشے۔ کیا انہیں اتنی بھی عقل نہیں کہ وہ ڈاکٹروں اور فلاسفروں کی ان تحریروں اور کتابوں کا ہی سرسری سا مطالعہ کرلیں۔ جو انہوں نے شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے مضرات اور مہلک اثرات کے بارے میں لکھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب کے بارے میں پچاس اطباء کی متفقہ رپورٹ

اور منشیات کے نقصانات اور ان کی روک تھام کے لئے صرف مسلم ممالک میں ہی نہیں۔ بلکہ غیر مسلم ممالک میں بھی سرکاری و عالمی پیمانے پر کانفرنسیں منعقد کرائی جاتی ہیں۔ جن میں بڑے بڑے ممالک کے نمائندے اور ماہرین طب و صحت شراب کے روحانی و مادی اور عقلی و جسمانی نقصانات کو واضح کرتے ہیں۔

علامہ جمال الدین قاسمی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر القاسمی جلد سوم میں ایک ایسی کانفرنس کا ذکر کیا ہے۔ جس میں پچاس ماہرین طب وصحت نے نشہ آور اشیاء کے بارے میں جو متفقہ رپورٹ پیش کی تھی۔ اس میں چند باتیں بھی تھیں کہ:

۱۔ نشہ آور اشیاء پیاس کو بجھاتی نہیں۔ بلکہ تشنگی کو بڑھاتی ہیں۔

۲۔ یہ قوت عمل و کردار میں کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔

۳۔ یہ مسکرات استعمال کرنے والے کی اولاد میں عقلی و جسمانی نشو ونما کھو دیتی ہیں۔

۴۔ یہ قوت ارادہ کو کمزور کرتیں اور مہلک امور کے ارتکاب نیز فقر و بدبختی کا باعث بنتی ہیں۔

۵۔ مسکرات بھنگ کی طرح ہی مسکنّات میں سے ہیں۔

۶۔ یہ معدے کی بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔

۷۔ یہ دمے اور سل جیسی بیماری کو جنم دیتی ہیں۔

۸۔ یہ پھیپھڑوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ اور ٹائیفائڈ بخار میں سخت ضرررساں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ جو بیماریاں موت کے ساتھ ختم ہوتی ہیں ۔ یہ نشہ آور اشیاء ایسے مریضوں کو انتہائی المناک کیفیت سے دوچار کردیتی ہیں ۔ اور جن بیماریوں سے عموماً شفا ہو جایا کرتی ہے۔ان کی مدت میں یہ اضافہ کر دیتی ہیں۔

۱۰۔ یہ دل کے مواد اور خون کے خلیوں کو متغیر کر دیتی ہیں۔

۱۱۔ یہ اعصاب کی بیماریوں اور دوسری تکلیفوں کا سبب بنتی ہیں،

۱۲۔ جسمانی کام اور محنت کرنے والوں کے لئے یہ نشہ آور اشیاء جہاں بدبختی کا موجب ہیں۔ وہیں بربادی صحت کا سبب بھی ہیں۔

۱۳۔ یہ مسکرات انسانی جسم کو برباد کر کے رکھ دیتی ہیں۔ (۲۱۵)

ڈاکٹر گلا ڈ سٹون نے درست ہی کہا ہے۔ کہ الکحل کے نقصانات مرض طاعون اور جنگ دونوں سے بدرجہا زیادہ ہیں۔(۲۱۶)

کتاب وسنت اور اجماع امت حتیٰ کہ عقلی ونقلی ہر اعتبار سے شراب اور نشہ آور اشیاء کے حرام ہونے کے ساتھ ہی جب غیر مسلم ماہرین طب بھی کہیں۔ کہ اس میں فلاں فلاں نقصان ہے، تو اس کا معنی یہ ہوا کہ اسلامی شریعت اور دین حنیف کے احکام ومحاسن ایسے ہیں۔ کہ اسلام دشمن لوگ بھی ان کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ اور ایسے مواقع کے لئے کسی نے کہا تھا۔

اَلْحَقُّ مَا شَهِدَ بِهِ الْاَعْدَاءُ

’’کہ حق وہ ہے جس کی حقانیت کی گواہی دشمن بھی دیں۔‘‘

---

(۲۱۵) تفسیر القاسمی جلد سوم بحوالہ الخمر و سائر المسکرات ص ۱۲۲، ۱۲۳ بتصرف

(۲۱۶) بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۴۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پچاس ڈاکٹروں کی متفقہ رپورٹ میں ایک بات یہ بھی درج ہے۔ کہ نشہ آور اشیاء سے دمہ اور سل کی بیماری جنم لیتی ہے۔ اور یہ حقیقت نکھر کر سامنے آ چکی ہے۔ کیونکہ یورپی ممالک میں جہاں شراب نوشی عام ہے۔ وہاں جو شرح اموات ہے۔ اس میں نصف لوگ وہ ہیں جو سل کی بدولت ہی لقمہ اجل بن رہے ہیں۔

بعض جرمن ڈاکٹروں کا کہنا ہے۔ کہ شراب نوشی کرنے سے شرابی کی صحت اس حد تک متاثر ہوتی ہے۔ کہ چالیس سال کا آدمی شکل وصورت سے ساٹھ سال کا سا لگتا ہے۔ اور وہ جسم و عقل ہر اعتبار سے بوڑھا ہو جاتا ہے۔

ایک جرمن ڈاکٹر نے شراب کے مادی نقصانات کو بڑے عجیب انداز سے بیان کیا ہے۔ جو ضرب المثل کی طرح معروف ہو چکا ہے۔ علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر المنار میں اس جرمن ڈاکٹر کا وہ قول یوں ذکر کیا ہے:

(اُقْفُلُوا لِیْ نِصْفَ الْحَانَاتِ اَضْمَنُ لَکُمُ الْاِسْتِغْنَاءَ عِنْ نِصْفِ الْمُسْتَشْفِیَاتِ وَالْمَلَاجِیْ وَالسُّجُوْنِ) (۲۱۷)

”تم شراب کی آدھی دوکانیں بند کرو۔ میں تمہیں آدھے ہسپتالوں، پناہ گاہوں اور جیلوں سے بے نیاز ہو جانے کی ضمانت دیتا ہوں۔“

تو گویا شفاخانوں، پناہ گاہوں اور جیلوں کی ضرورت اگرچہ کلی طور پر شراب کی وجہ سے نہیں۔ لیکن اس میں شراب نوشی کا وافر حصہ تو ضرور ہی ہے۔

---

(۲۱۷) المنار ۳۲۵/۲، ۳۲۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شراب کے بارے میں بعض مغربی غیر مسلم ڈاکٹروں کے اقوال

شیخ احمد بن حجر آل بوطامی نے اپنی کتاب "الخمر وسائر المسکرات" میں بعض مغربی غیر مسلم ڈاکٹروں کے اقوال نقل کیے ہیں۔ مثلاً

1 ڈاکٹر شرومف کہتا ہے:

"موجودہ دور کے جن ماہرین طب نے مشرقی ممالک میں خصوصاً مسلم آبادی والے ممالک میں امراض کے نسبتاً کم پھیلاؤ پر ریسرچ اور تحقیق کی ہے۔ وہ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اس کا مرکزی اور بنیادی سبب یہ ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو شراب نوشی سے روک رکھا ہے۔ اور اگر کسی مسیحی ممالک میں شراب کے استعمال سے پیدا ہونے والے خطرناک نتائج کے متعلق شک ہے۔ تو وہ خود اسلامی ممالک کا دورہ کر لے۔ تا کہ اسے اس بات کا یقین آجائے۔"

2 ایک مشہور انگریز سنوڈن نے کہا:

"جنگ عظیم کے دوران ایک بورڈ جو شراب کے متعلق ریسرچ کر رہا تھا۔ میں اس کا ممبر تھا۔ اور میں اپنے علم و تحقیق سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شراب کی کوئی بھی قسم اور کوئی بھی کم یا زیادہ مقدار کام کے دوران شرابی پر اپنا اثر دکھانے سے خالی نہیں ہے۔ اور وہ کام لکھنے پڑھنے سے تعلق رکھتا ہو۔ یا مینجمنٹ و ادارہ سے۔"

گویا شراب کی کم از کم مقدار بھی شراب نوشی کرنے والے کی کارکردگی یا صلاحیت کار اور نتائج و ثمرات میں سے صاحب "حکمة التشریع" کے بقول کم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازکم ساتویں حصہ (۱/۷) ضائع و برباد کردیتی ہے۔

3 بٹنام کا کہنا ہے:

’’شراب کو حرام قرار دینا شریعت اسلامیہ کے محاسن میں سے ہے۔ اہل افریقہ میں سے جس نے شراب نوشی کی اس کی نسل کا انجام جنون اور دیوانگی کو پہنچا۔ اور اہل یورپ میں سے جو لوگ اس کے عادی ہوئے۔ان کی عقل زائل ہوگئی۔ دریں صورت افریقیوں پر اسے حرام کر دینا چاہیئے۔ اور اہل یورپ کو اس سلسلہ میں شراب کی مقدار کے مطابق سزا دینی چاہیئے۔‘‘

اندازہ فرمائیں ! کہ شراب کو حرام قرار دینے اور اس پر سزا دینے کی تجویز ایک غیر مسلم بھی پیش کررہا ہے۔

4 فرانسیسی ہنری کا کہنا ہے:

فرانسیسی ہنری نے اسلام کے بارے میں اپنے تجربات و تجزیات پر مشتمل کتاب میں لکھا ہے:

’’وہ تیز ہتھیار جس سے اہل مشرق کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ وہ موثر تلوار جس سے مسلمانوں کا صفایا کرنا ممکن ہے۔ وہ شراب ہے۔ یعنی مسلمانوں میں شراب نوشی عام کر دینے سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔جس موقع پر ہم الجزائر میں داخل ہوئے۔تو ہم نے ان پر اس ہتھیار کو آزمانا چاہا۔مگر ان کی اسلامی شریعت نے انہیں ایک گھونٹ پینے سے بھی منع کر دیا۔ نتیجۃً ان کی نسل افزائش اور تعداد میں اضافہ ہی ہوا۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

5 امریکی ڈاکٹر کیلوج کا کہنا ہے:

شراب کے ذریعے علاج کے ممنوع ہونے کے بارے میں قدرے تفصیل سے تو ہم بعد میں ذکر کریں گے۔ مگر یہاں ایک امریکی ڈاکٹر کیلوج کے حوالہ سے صرف اتنا کہنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں کہ ڈاکٹر کیلوج نے شراب کے ذریعے علاج کرنے سے منع کیا ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ:

> ''وقتی شفایابی سے کہیں بڑھ کر یہ جسم کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ خصوصاً آنت اور پیٹ پر یہ سخت مضر اثرات مرتب کرتی ہے۔''

6 انگلینڈ کے ایک میڈیکل بورڈ کی رپورٹ:

انگلینڈ کے ایک میڈیکل بورڈ کی ایک رپورٹ تیار کی جس میں یہ قرار پایا کہ:

> ''تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شراب کا استعمال کثیر ہو یا قلیل جسمانی حرکات کے نظام کو خراب کر دیتا ہے، اور قوت عقلیہ کو برباد کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک چھوٹی سی گھونٹ جس کے بارے میں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس میں تاثیر نہیں ہوتی۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس کے برے اثرات اس وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ جب کام کرنے والا شخص کام کرنے کے لئے اٹھتا ہے۔ یا اسے غور و فکر کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ یا کوئی کام باریک بینی اور ضبط نفس کا متقاضی ہوتا ہے۔ اور خصوصی توجہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے امور کے دوران شراب کے برے اثرات یقیناً ظاہر ہونے لگتے ہیں۔'' (۲۱۸)

(۲۱۸) الخمر و سائر المسکرات ص ۱۱۴، ۱۱۵ بتصرف

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مسلم ماہرین طب کی تحقیقات

شراب کے طبی نقصانات ومضرات کے بارے میں بعض مغربی ڈاکٹروں، غیر مسلم ماہرین طب کے اقوال اور بعض میڈیکل بورڈز کی طبی رپورٹس آپ کے سامنے رکھی جاچکی ہیں۔اور ایک مسلمان کے ذہن کو اپیل کرنے کے لئے یہی بات کافی ہے۔ کہ جب غیر مسلم بھی شراب کو انفرادی اور سرکاری طور پر نقصان دہ کہتے ہیں۔تو پھر اس کے پینے سے پہلی فرصت میں ہی تائب ہو جانا چاہیئے۔اور اس کے نقصانات کا ذکر اگرچہ طویل ہو گیا ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ام الخبائث اور ام الامراض شراب کے نقصانات کے بارے میں چند ایک مسلمان ڈاکٹروں کی تحقیقات کا نچوڑ بھی آپ کے سامنے رکھ دیا جائے۔

1 ڈاکٹر محمد علی ارجمندی سعودی عرب:

ڈاکٹر محمد علی ارجمندی مدیر امور صحت محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض (سعودی عرب) نے جناب ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور کے مطالبہ پر شراب کے طبی نقصانات کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کی۔ جسے وہ اپنے ایم۔اے کے مقالہ میں شامل کرنا چاہتے تھے۔جو بعد میں کئی مرتبہ کتابی شکل میں بھی چھپ چکا ہے۔اس رپورٹ میں ڈاکٹر موصوف نے جو کچھ لکھا۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ شراب نوشی منہ، گلے، مسوڑوں اور زبان کی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔اور اس سے بیماریاں بھی ایسی ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ کہ عام علاج سے افاقہ بھی نہیں ہوتا۔اس سے مختلف اشیاء کے ذائقہ کو معلوم کرنے والی حس ذوق بھی کمزور پڑ جاتی ہے۔اسی طرح اس انسان کی قوت ہاضمہ بھی متأثر ہوتی ہے۔معدہ بھی بگڑ جاتا ہے۔ خوراک یا غذا کی نالی میں جلن سی رہنے لگتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اور کھانے کی رغبت کم سے کم ہوتی جاتی ہے۔ پرانے زمانے میں رغبت طعام کم ہوجانے والے مریضوں کے لئے حکیم لوگ شراب تجویز کیا کرتے تھے۔ مگر بعد میں جب تجربات سے یہ ثابت ہوگیا کہ شروع میں اس سے معمولی فائدہ محسوس ہوتا ہے۔مگر آہستہ آہستہ یہ سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔تو پھر انہوں نے اس تجویز کو ترک کر دیا اور موجودہ اطباء اس تجویز کے خلاف ہیں۔اور بعض حالات میں شراب نوشی سے معدے میں کینسر بھی ہوجاتا ہے۔ جو کہ ایک خوفناک اور مہلک مرض ہے۔

شراب نوشی سے انتڑیاں متاثر و زخمی ہوتی ہیں۔اور شرابی بدہضمی کا شکار ہو جاتا ہے۔اس سے جگر کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔اس کے خلئے الکحل سے متاثر ہو جاتے ہیں۔اور مسلسل شراب نوشی کے نتیجہ میں ایسے شخص کی موت کا واقع ہوجانا بھی بعید از امکان نہیں رہتا۔ جب کہ ان خلیوں کے اپنا کام چھوڑ جانے کا علاج اس جدید طب میں بھی ممکن نہیں ہے۔

شراب نوشی کے نتیجہ میں دوران خون بھی متاثر ہوتا ہے۔جسم کے تمام اعضاء سے دل اور دل سے اعضاء جسم کو منتقل کرنے والی شریانیں الکحل سے خراب ہوجاتی ہیں۔جس سے دماغ و دل دونوں پر ایسا برا اثر پڑتا ہے۔کہ اس کے نتیجہ میں بعض اوقات اچانک موت واقع ہوجاتی ہے۔اور کبھی فالج اور شلل اعضاء جیسی بیماریاں رونما ہوتی ہیں۔الکحل میں زہر کی تأثیر بھی ہوتی ہے۔(جسے آپ میٹھا کہہ لیں) لہٰذا اس سے دل بھی نہیں بچ پاتا۔لہٰذا ڈاکٹر لوگ دل کی بیماریوں والے لوگوں کو الکحل والے ہر قسم کے مشروب سے مطلق رک جانے کی نصیحت کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوردل ودماغ کی شریانوں اوراعصاب پرشراب کے اثرات شرابی کومختلف جسمانی تکلیفوں، غیرارادی حرکتوں، قلق واضطراب نفس، مختلف اعضاء میں فالج اوررعشے میں مبتلا کردیتے ہیں۔(ہارٹ اٹیک بھی زیادہ ترشراب ہی کا نتیجہ ہے)

ایسے ہی پھیپھڑوں پر بھی شراب نوشی کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اورشرابی کا نظام تنفس بگڑ جاتا ہے۔(جوکہ سل اوردمے کا سبب بن جاتا ہے۔)

الکحل سے گردے کو بھی سخت نقصان پہنچتا ہے۔جومختلف حالات میں کم وبیش ہوتا ہے۔مگرکبھی یقینی موت تک بھی پہنچا دیتا ہے۔غرض شراب نوشی انسان کے حواس خمسہ(سیکھنے، سننے، چکھنے، چھونے اورسونگھنے)کے نظام کوخراب کردیتی ہے۔

غیرارادی حرکتوں اوررعشہ کی حالت میں چھوٹے بڑے کسی کام کے قابل نہیں چھوڑتی۔ مایوسی ناامیداورقلق اضطراب کے علاوہ شرابی بے وجوداشیاء سے ڈرنے لگتا ہے۔اوروہ محسوس کرتا ہے۔کہ جیسے اسے کوئی قتل کرنے کے درپے ہے۔ حالانکہ وہاں کسی کا وجود بھی نہیں ہوتا۔یہی امورکبھی کبھارشرابی کوخودکشی کرنے پر مجبورکردیتے ہیں۔اورجنون یاپاگل پن میں مبتلا ہونے والے مریضوں میں سے پچاس فیصدلوگ عادی شرابی ہوتے ہیں۔

اورسب سے اہم بات یہ ہے کہ اثرات بدصرف شرابی تک ہی نہیں رہتے۔ بلکہ اس کے اثرات شرابی کی آئندہ نسلوں تک بھی منتقل ہوجاتے ہیں۔ اوراس کی اولادواحفادمختلف اعصابی آفات اورنفسیاتی اضطرابات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔(۲۱۹)

---

(۲۱۹) مختصراً از موقف الاسلام من الخمر ص ۲۶، ۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئندہ نسلوں پر شراب کا اثر:

ڈاکٹر ارجمندی نے شرابی کی آئندہ نسلوں کی طرف منتقل ہونے والی موروثی بیماریوں کی طرف صرف اشارہ کیا ہے۔ جب کہ کتاب " **حكمة التشريع** " کے حوالہ سے شیخ احمد بن حجر نے نقل کیا ہے۔ کہ شراب نوشی شرابی کو اکثر حالات میں بانجھ پن تک پہنچا دیتی ہے۔ اور شرابی کی اولاد جو اس وقت معرض حمل میں آئے۔ جب کہ شراب کا نشہ موجود ہو۔ وہ عموماً بیوقوف ہوتی ہے۔ چنانچہ:

> "ماہرین طب نے ایک عورت کا واقعہ ذکر کیا ہے کہ اس نے کسی ایسے شخص سے شادی کی جو نشے کا عادی نہیں تھا۔ اس سے اس کے تین تندرست و توانا بچے پیدا ہوئے۔ اس شخص کے فوت ہو جانے کے بعد اس نے کسی دوسرے شخص سے شادی کر لی۔ جو کہ شراب نوشی کا عادی تھا۔ اس سے بھی اس کے تین بچے پیدا ہوئے۔ جن میں سے ایک ناقص العقل تھا۔ اور دو بچے جو عقلی اعتبار سے صحیح تھے۔ وہ بعد میں شرابی ہو گئے۔ اور پھر اس مرض تپ دق یعنی ٹی بی میں مبتلا ہو گئے۔ جس کا ان کے خاندان میں اس سے پہلے وجود تک نہ تھا۔ اور جب اس عورت کا یہ شرابی شوہر مر گیا تو اس نے تیسرے شخص سے شادی کر لی جو کہ شرابی نہیں تھا۔ اب اس سے پھر صحیح و سالم بچے پیدا ہوئے۔"

اگر یہ واقعہ کسی ہما شما کی زبان سے نکلتا تو شاید افسانہ سمجھا جاتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ یہ ہما شما کی زبان سے نکلا ہے۔ بلکہ معتبر علماء نے نقل کیا ہے۔ اور نہ ہی ایسے واقعات انہونی بات ہیں۔ کیونکہ تمام ماہرین طب شراب کی اس قباحت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کرتے آرہے ہیں۔

"حکمة التشریع" سے ہی ایک واقعہ یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ:

''پیرس میں ایک ہزار ناقص العقل لوگوں کا سروے کیا گیا تو ان میں سے چار سوا کہترا ایسے تھے۔ جن کے باپ عادی نشہ باز تھے۔ چوراسی ایسے تھے جن کی مائیں نشے کی عادی تھیں۔ اور پینسٹھ ایسے بھی تھے۔ جن کے ماں باپ دونوں ہی شرابی تھے۔'' (۲۲۰)

اور علامہ رشید رضا مصری نے اپنی مشہور عالم تفسیر المنار میں اطباء کے حوالے سے شراب نوشی کے شدید نقصانات ذکر کئے ہیں۔ جن کا تعلق زبان، حلق، معدہ، آنتوں، جگر، خون اور نظام تنفس سے ہے۔ اور آخر میں شراب نوشی کے نظام اعصاب پر مضر اثرات ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''نظام اعصاب پر شراب نوشی کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ جنون اور دیوانگی کا باعث بنتی اور نسل کو تباہ کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں شرابیوں کی اولاد نجیب یعنی شریف نہیں ہوسکتی۔ شرابی کا پوتا، شرابی کے اپنے بیٹے سے اخلاقاً بدترین اور عقل و جسم کے اعتبار سے کمزور تر ہوتا ہے۔ اور ضعف و کمزوری کا یہ تسلسل کبھی انقطاع نسل کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ (کہ چند پشتوں کے بعد نسل ختم ہو جاتی ہے۔) اور خصوصاً ان حالات میں نسل کا ختم ہونا یقینی ہوتا ہے۔ جب کہ اولاد اور احفاد بھی اپنے آباء واجداد کے طریق شراب نوشی کو اپنا لے۔ جیسا کہ عام طور پر ہوتا بھی ہے۔'' (۲۲۱)

---

(۲۲۰) الخمر وسائر المسکرات ص ۱۱۳

(۲۲۱) تفسیر المنار ۳۲۵/۲، ۳۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 ڈاکٹر حجر احمد بن حجر آل بوطامی:

ڈاکٹر ارجمندی (مدیر صحت، جامعۃ الامام ریاض) کی طرح ہی قطر کے شیخ احمد بن حجر آل بوطامی کے فرزند ارجمند ڈاکٹر حجر احمد بن حجر بھی ہیں۔ جو کہ امراض باطنیہ کے اسپیشلسٹ اور وزارت صحت کے ڈائریکٹر ہیں۔

انہوں نے شراب کے طبی نقصانات کے بارے میں ایک مقالہ لکھا۔ جسے ان کے والد گرامی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ اس میں موصوف لکھتے ہیں کہ:

"مجھے تین سال تک امریکہ میں سینکڑوں ایسے مریضوں کے علاج کا موقع ملا۔ جن کے ہسپتال داخل ہونے کا سبب بلا واسطہ یا بالواسطہ شراب نوشی ہی تھا۔"

اس سے آگے موصوف نے سکر، ادمان اور اعراض امتناع کی تفصیل ذکر کرنے کے بعد طویل مدت تک شراب نوشی کے اضرار و نقصانات بھی ذکر کئے ہیں۔ جن میں سے:

"جگر، دل دماغ، اعصاب، خون اور عضلات کی کئی بیماریوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور دمہ وسل جسے تپ دق یا ٹی بی بھی کہتے ہیں۔ اور ذیابیطس جسے شکر یا شوگر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی شراب نوشی کا نتیجہ قرار دی ہیں۔" (۲۲۲)

(۲۲۲) بحوالہ الخمر وسائر المسکرات ص ۱۷۷، ۱۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 معروف اسکالر جناب ڈاکٹر محمد علی البار:

شراب نوشی کے طبی مضرات بیان کرنے والے تیسرے ماہر طب اور معروف اسکالر جناب ڈاکٹر محمد علی البار ہیں۔ جنہوں نے اپنے تجربات و تجزیات اور حاصل مطالعہ پر مبنی ایک کتاب "الخمر بين الطب و الفقه" لکھی ہے۔ جو بڑے سائز کے سوا دو سوا صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ہمارے نزدیک اپنے موضوع پر غالباً منفرد اور جامع ترین بھی ہے۔

اس میں موصوف نے شراب کے متعلق فقہی نقطہ نظر سے تو صرف چند صفحات پر گفتگو کی ہے۔ جب کہ باقی ساری کتاب ہی شراب نوشی سے پیدا ہونے والے طبی مضرات پر مشتمل ہے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں۔ کہ سوا دو سو صفحات کی اس کتاب سے کیا کیا باتیں ذکر کی جائیں۔ اور کیا کیا چھوڑی جائیں۔

مختصر یہ کہ موصوف نے شراب نوشی کے نقصانات و مضرات پر اتنا مواد جمع کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہر موضوع کو واضح کرنے کے لئے میڈیکل تصویریں دے دی ہیں۔ کہ کتاب پڑھنے اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

الکحل اور جلدی امراض، شراب اور نظام انہضام، شراب اور جنس، شراب اور نظام اعصاب، شراب اور دماغی امراض، شراب اور منہ، شراب اور گلا، شراب اور بھوک، شراب اور معدہ کی بیماریاں اور معدے کے کینسر، شراب اور آنتوں کی بیماریاں، شراب اور جگر کی بیماریاں، شراب اور امراض قلب، شراب اور بلڈ پریشر، شراب اور خون کی بیماریاں بشمول قلت خون وغیرہ کے تحت تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اور بیماریوں کا ذکر کیا ہے۔ (۲۲۳)

---

(۲۲۳) الخمر بين الطب و الفقه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی اور دیگر علماء

قرآن وسنت، آثار صحابہ وتابعین اور آئمہ وعلماء دین کی طرح ہی علماء اخلاق علماء اجتماع اور علماء اقتصاد نے بھی شراب کے اثرات قبیحہ کے پیش نظر اس کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ

علماء اخلاق:

اخلاقیات کے ماہرین علماء کا کہنا ہے:

”انسان کو سنجیدگی، عفت وشرافت، نخوست اور مروت کا محافظ ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایسی کوئی چیز استعمال نہ کرے جو ان صفات حمیدہ کو ضائع و برباد کر دے۔“

علماء اجتماع:

معاشرہ و اجتماع یا سوشل سٹڈیز کے ماہرین کا کہنا ہے:

”انسانی معاشرہ کو اعلیٰ نظام و ترتیب پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ افراد معاشرہ کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کریں۔ جو اس نظام میں خلل انداز ہو۔ بصورت دیگر نظام میں خلل و فساد پیدا ہوگا۔ جس سے لاقانونیت جنم لے گی۔ جو آپس میں تفرقہ کا موجب بنے گی۔ اور یہ تفرقہ بازی دشمنوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علماء اقتصاد:

ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے:

''ہر درہم جسے ہم اپنے فائدے کے لئے خرچ کریں، وہ ہمارے اور ہمارے وطن کے لئے ایک قوت ہے۔ اور ہر وہ درہم جسے ہم اپنے نقصان میں خرچ کریں، وہ قوم و ملک دونوں کے لئے باعث خسارہ ہے۔''

تب پھر جو لاکھوں، کروڑوں روپے مختلف قسم کی شرابوں کے خریدنے اور پینے میں برباد کئے جاتے ہیں۔ ان کے خسارے کا کیا حال ہوگا؟

سوائے اس کے کہ مالی بجٹ خسارے میں جانے لگا۔ اور ساری شان و شوکت اور مردانگی خاک میں مل جائے گی۔ (۲۲۴)

علماء نفسیات:

ماہرین نفسیات کا تجزیہ ہے کہ نفسیاتی طور پر نشہ کے عادی انسان پر ایسی تاثیر مرتب ہوتی ہے۔ جو کہ اکثر اوقات ادراک حسی کے اضطراب، شعور کے اضطراب، تفکر کے اضطراب، وجدان کے اضطراب، احساس کا ہلی و تکان اور جنون و دیوانگی کی حد تک پہنچا دیتی ہے۔ (۲۲۵)

---

(۲۲٤) نقلاً عن فقه السنة ۲/۳۷۳، ۳۷٤۔ الخمر وسائر المسکرات ص ۱۲۷، ۱۲۸

(۲۲۵) الخمر وسائر المسکرات ص ۱٤۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب کے نجس وناپاک ہونے کے دلائل

قرآن وسنت ، اجماع امت ، عہد جاہلیت کے عقلاء ، عام دانشوروں ، ماہرین طب، حکماءاورڈاکٹروں کے بورڈز کی رپورٹس وغیرہ کے ذریعے بالتفصیل ثابت کیا جاچکا ہے۔کہ شراب حرام ہے۔اوراس میں روحانی اور مادی اور مالی و جسمانی ہرقسم کے مضرات ونقصانات پائے جاتے ہیں۔ان سب تفصیلات کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے۔کہ جو چیز صرف حرام ہی نہیں۔ بلکہ ضرررساں بھی ہے۔ اس کوبطوردوااستعمال کرنا بھی ناجائزوحرام ہے،تو بے جانہ ہوگا۔

اوراصولاً اس کے لئے مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔لیکن اس مسئلہ میں چونکہ اضطرارومجبوری کی بعض شکلیں بھی پائی جائیں۔اوراہمال ولاپروائی کا مظاہرہ بھی کیا جاتا ہے۔لہٰذا اس موضوع کو بھی قدرے تفصیل سے آپ کے سامنے رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں مذکورہ موضوع کی تین شقیں بنتی ہیں۔

1 جن میں سے پہلی شق یعنی شراب کے حرام ہونے کے دلائل تو آپ کے سامنے آہی چکے ہیں۔انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

2 دوسری شق یہ ہے کہ شراب نجس ہے یا طاہر یعنی پاک؟

3 اس موضوع کی تیسری شق یہ ہے۔کہ آیا کسی حرام ونجس چیز سے علاج کرنا یا کسی حرام ونجس چیز کوبطورعلاج استعمال کرنا جائز ہے یا حرام؟

ان کے بارے میں دلائل اورپھر جانبین کے دلائل کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب نجس یا طاہر؟

اس موضوع (کی دوسری شق) کے بارے میں علماء کی آراء کچھ مختلف ہیں۔ جمہور اہل علم کا قول تو یہ ہے کہ شراب نجس و ناپاک چیز ہے۔ چنانچہ امام قرطبیؒ اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن کے حصہ چھ میں سورہ مائدہ کی آیت ۹۰ کی تفسیر کے دوران لکھتے ہیں:

''شراب کے حرام قرار دیئے جانے ، شریعت کے اسے خبیث قرار دینے اور اس پر ''رجـــس'' کا اطلاق کرنے اور اس سے اجتناب کا حکم دینے سے جمہور اہل علم نے یہ سمجھا ہے۔ کہ شراب نجس و ناپاک ہے۔'' (۲۲۶)

اور شراب کی نجاست و ناپاکی کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ:

جمہور کے دلائل:

صحیح بخاری کے تین مقامات پر ، صحیح مسلم ، ترمذی اور ابن ماجہ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

(اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ اَفَنَاكُلُ فِيْ آنِيَتِهِمْ ؟)

''ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا پی سکتے ہیں۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(اَمَّـــا مَـــا ذَكَـرْتَ مِـنْ اَهْـلِ الْكِتَـابِ فَـاِنْ وَجَدْتُمْ

(۲۲۶) قرطبی ۲۸۸/۶/۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَهَا فَلاَ تَأْكُلُوْا فِيْهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا) (۲۲۷)

''جب اہل کتاب کا تم نے ذکر کیا ہے۔ اگر تمہیں دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اگر دوسرے برتن میسر نہ ہوں تو انہیں دھولو، اور پھر انہی میں کھا پی لو۔''

جب کہ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم اور مسند احمد میں حضرت ثعلبہ خشنیؓ سے مروی ہے۔ کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسول ﷺ:

(إِنَّ أَرْضَنَا أَهْلَ كِتَابٍ وَإِنَّهُمْ يَأْكُلُوْنَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِآنِيَتِهِمْ ؟)

''ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ اور وہ خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں۔ میں ان کے برتنوں اور ہانڈیوں کا کیا کروں؟''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(إِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا وَاطْبَخُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا) (۲۲۸)

''اگر تمہیں دوسرے برتن نہ ملیں تو پھر انہی کے برتن دھو کر ان میں کھانا پکاؤ اور کھاؤ پیو۔''

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے علامہ شمس الحق عظیم آبادی عون المعبود شرح ابی داؤد میں لکھتے ہیں کہ:

''رحض کا معنی ہے دھونا۔ اور چونکہ مشرکین کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ لہٰذا انہیں دھو کر پاک صاف کئے بغیر استعمال کرنا

(۲۲۷) المنتقى الاخبار مع النيل ۷۱/۱۔ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۲

(۲۲۸) المنتقى الاخبار مع النيل ۷۱/۱۔ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں۔'' (۲۲۹)

جب کہ ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول ﷺ:

(اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ وَلاَ نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ)

''ہم سفر میں رہنے والے لوگ ہیں۔اور یہودیوں،عیسائیوں اور مجوسیوں (آتش پرستوں) کے علاقوں سے ہمارا گزر ہوتا ہے۔ہمارے پاس ان کے برتنوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔(لہٰذا ہم کیا کریں؟)''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْ فِيْهَا وَاشْرَبُوْا) (۲۳۰)

''اگر تمہیں دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں تم پانی سے دھولو۔اوران میں کھاپی لو۔''

ان احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ اوران کی قوم کے لوگوں کوان برتنوں کے دھونے کا حکم فرمایا۔جن میں وہ خنزیر کا گوشت پکاتے اور شراب پیتے تھے۔تو آپ ﷺ کا یہ حکم اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شراب نجس وناپاک ہے۔

اعتراض:

یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے۔یہ مذکورہ واقعہ پر مبنی حدیث شراب کے نجس ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔کیونکہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے برتنوں کو دھونے کا حکم محض اس لئے دیا ہو۔کہ وہ لوگ اپنے برتنوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے تھے۔

---

(۲۲۹) عون المعبود ۷۲۸/۳ بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۳

(۲۳۰) حوالہ بالا و موقف الاسلام ص ۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:

اہل علم نے اس اعتراض کا جواب بڑی تفصیل سے دیا ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ کے نزدیک شراب کا نجس ہونا معروف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوثعلبہؓ نے ان برتنوں کے استعمال کرنے سے پس وپیش کیا۔ جن میں وہ خنزیر کا گوشت پکاتے، اور شراب پیتے تھے۔ یہ دونوں چیزیں ہی ناپاک ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ نے بھی ان دونوں ہی چیزوں کی وجہ سے ان برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اور ساتھ ہی فرمادیا کہ اگر ان کے برتنوں کے سوا کوئی چارہ نہ ہی ہو تو پھر انہیں اچھی طرح دھو لیں۔ تاکہ نجاست زائل ہو جائے۔ اور جب صحابی کا سوال دونوں ہی کے بارے میں تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ کا جواب بھی ان دونوں ہی کے بارے میں تھا۔

اگر آپ ﷺ کے اس جواب کو صرف خنزیر کے بارے میں شمار کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے تبلیغ و بیان کا نعوذ باللہ پورا حق ادا نہ کیا۔ اور کسی ضرورت کے موقع پر اس کا حکم واضح نہ کرنا نبی مرسل ﷺ سے نہ ممکن ہے۔ نہ آپ ﷺ کے حق میں روا۔ اور دو چیزوں کے بارے میں سوال کے جواب کو صرف ایک کے لئے شمار کرنا محض سینہ زوری اور اللہ و رسول ﷺ کی طرف قول بلا علم منسوب کرنا ہے۔

آثار صحابہ سے:

اور اس جواب کے صحیح ہونے کی تائید بعض آثار صحابہ سے بھی ہوتی ہے۔

q چنانچہ تاریخ ابن عساکر میں ابوعثمان اور ربیع اور ابودجانہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے خالد بن ولیدؓ کو لکھا:

(اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ظَاهِرَ الْخَمْرِ وَ بَاطِنَهَا وَ حَرَّمَ مَسَّ الْخَمْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَمَا حَرَمَ شُرْبَهَا فَلاَ تَمَسُّوهَا اَجْسَادَكُمْ فَإِنَّهَا رِجْسٌ)

''اللہ نے شراب کا ظاہر و باطن حرام کیا ہے۔اور شراب کا جس طرح پینا حرام کیا ایسے ہی اس کا چھونا حرام کیا۔اسے اپنے جسموں سے مت لگنے دو۔کیونکہ یہ نجس ہے۔''

اور ابن جریر نے سیف بن عمر کے طریق سے ابو مجالد سے روایت بیان کی ہے ۔جس میں مذکورہ روایت کے مفہوم کے علاوہ یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا:

''شراب کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حرام کیا ہے۔جس طرح گناہ کا ظاہر و باطن حرام کیا ہے۔۔لہٰذا شراب کو جسموں سے نہ چھونے دو۔کیونکہ یہ نجس و ناپاک ہے۔''

مزید لکھا کہ:

(اِنِّی اَظُنُّ اَنَّ آلَ الْمُغِيرَةِ قَدِ ابْتَلُوْا بِالْجِفَاءِ فَلاَ اَمَاتَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ) (۲۳۱)

''میرا خیال ہے کہ آل مغیرہ (یعنی خاندان خالد رضی اللہ عنہ) جفا میں مبتلا ہو گئے ہیں ۔مگر خبردار تمہیں اسی حالت میں اللہ تعالی موت نہ دے۔(یعنی اپنا نظریہ بدل لو)''

اندازہ فرمائیں! کہ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ کا ارشاد ہے۔کہ جس کے دل و زبان پر اللہ تعالیٰ نے حق جاری فرمایا ہوا تھا۔انہوں نے صراحت فرمادی ہے۔کہ شراب نجس و ناپاک یعنی پلید ہے۔اور صحابہ کرام میں سے ان کا اس معاملہ میں کوئی مخالف بھی نہیں تھا۔اس طرح گویا کہ اس شراب کے نجس و

(۲۳۱) تاریخ کبیر ابن عساکر ۵/۱۰۷، طبع روضۃ الشام ۱۳۳۲ھ۔
بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پلید ہونے پر اجماع صحابہ ہے۔ اور جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا شبہ پیش کیا۔ کہ ہم بعض دوسری چیزوں میں انتہائی معمولی مقدار میں شراب ملا کر اسے جسم پر ملنے کا طلاء وغیرہ بناتے ہیں۔ جس سے نہ وہ نشہ دیتا ہے۔ اور نہ ہی شراب رہتا ہے۔ تو ان کے اس شبہ کو انہوں نے جفا قرار دیا۔ تو وہ بھی حضرت فاروقؓ کے قائل وفاعل ہو گئے۔

r آثار صحابہ میں دوسرا اثر مستدرک حاکم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ اہل شام کی بعض عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئیں۔ تو ان میں سے ایک عورت نے کہا۔ میں اپنی بیٹیوں کو کنگھا کرتے وقت تیل کے طور پر شراب لگا دیتی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سی شراب؟ اس عورت نے جواب دیا خمر۔

تب حضرت عائشہ رضی اللہ نے کہا:

(اَفَکُنْتِ طِیْبَةَ النَّفْسِ اَنْ تَمْتَشِطِیْ بِدَمِ خِنْزِیْرٍ؟)

”کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو، کہ بالوں کو خنزیر کا خون لگا کر کنگھی کرو؟“

اس عورت نے کہا: نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

(فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ) (۲۳۲)

”یہ شراب بھی خنزیر کے خون کی طرح ہی ناپاک ہے۔“

---

(۲۳۲) صححه الحاكم و وافقه الذهبی بحواله الدلائل الواضحات للتويجری ص ۱۴۵، ۱۴۶۔
موقف الاسلام من الخمر ص ۵۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آئمہ وعلماء کے اقوال

شراب کے نجس و ناپاک ہونے کے بارے میں حدیث شریف اور آثار صحابہ کے بعد اب آیئے دیکھیں کہ آئمہ کرام اور علماء دین اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

چنانچہ ابن مصلح نے ''الفروع'' میں لکھا ہے:

''امام مالک و شافعی اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ تینوں کے نزدیک بالاتفاق شراب نجس و ناپاک ہے۔ جب کہ علامہ ذہبیؒ اور ایسے ہی کئی دیگر محققین نے اسی رائے کو صحیح قرار دیا ہے۔'' (۲۳۳)

حنابلہ بھی اسے نجس و ناپاک ہی لکھتے ہیں۔ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا ہے کہ:

''علماء کے صحیح تر اقوال کے مطابق حشیش بھی شراب کی طرح ناپاک ہے۔ گویا شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے۔ تو حشیش پاخانے کی طرح نجس ہے۔'' (۲۳۴)

علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر اضواء البیان میں سورۃ مائدہ کی آیت ۹۰ کے تحت لکھا ہے کہ:

''اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شراب نجس عین ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''رجس'' کہا ہے۔ اور عربی کلام میں ہر پلید و ناپاک چیز جس سے نفس انسانی کراہت کرے اسے رجس کہا جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ رجس کا اصل ''رکس'' ہے۔ اور ''رکس''

---

(۲۳۳) موقف الاسلام من الخمر ص ۵۵

(۲۳۴) مجموع الفتاوٰی طبع مصر۔ مقبل الذکر ۲۵۷/۴۔ والموقف ایضاً

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پاخانہ و بدبو کو کہا جاتا ہے۔''

بعض علماء نے ایک آیت کے مفہوم مخالف سے بھی شراب کے ناپاک ہونے کی دلیل لی ہے۔ چنانچہ سورہ دھر میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو دی جانے والی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾ (۲۳۵)

''ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب مہیا کرے گا، پلائے گا۔''

جنت میں دی جانے والی شراب کے پاک ہونے کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ دنیا کی شراب ناپاک ہے۔

اور وہ مزید لکھتے ہیں:

''کہ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں دی جانے والی شراب کی تعریف میں جن جن اوصاف کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ اس دنیوی شراب میں معدوم و غائب ہیں۔ بلکہ اس میں اس کے برعکس اوصاف پائے جاتے ہیں۔'' مثلاً

سورۃ الصّٰفّٰت میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ﴾ (۲۳۶)

''نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا۔ اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔''

سورہ واقعہ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿لَا يُصَدَّعُونَ فِيهَا وَلَا يُنزِفُونَ﴾ (۲۳۷)

''اسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا۔ اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔''

---

(۲۳۵) سورۃ دھر آیت: ۲۱ (۲۳۶) سورۃ الصافات آیت: ۴۷

(۲۳۷) سورۃ الواقعہ آیت: ۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تو اخروی شراب کے اوصاف ہیں۔ جب کہ اس دنیوی شراب میں جسم و عقل کے لئے ضرر وفتور اور سر درد جیسے قباح پائے جاتے ہیں۔ (۲۳۸)

اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس سے اجتناب کا حکم فرمایا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے اسے بہا دینے کا حکم دیا۔ (تو یہ پاک کیسے ہوسکتی ہے) اگر اسے پاک قرار دیا جائے۔ تو پھر اسے بہانے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ کسی دوسرے کام لایا جا سکتا تھا۔ مگر ایسا کرنے میں دوہری نافرمانی ہے۔ یعنی اجتناب نہ کرنے کی اور اسے نہ بہانے کی۔

امام ابن العربی رحمہ اللہ:

امام ابن العربی رحمہ اللہ نے بھی احکام القرآن میں اسے نجس و ناپاک قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے:

> ''اسے حرام قرار دینے اور لوگوں کو اس سے پوری طرح روکنے کے لئے اس کا نجس ہونا ہی موزوں ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اس سے نفرت کریں۔ اس کے ناپاک ہونے کی وجہ سے اسے نہ چھوئیں۔ اور اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہ پئیں۔ اس کے نجس ہونے کا حکم بھی اس کے حرام ہونے کا موجب ہے۔''

قرآن وسنت، آثار صحابہ اور علماء کے اقوال کی رو سے جمہور کا قول ہی راجح قرار پاتا ہے۔ جنہوں نے اسے نجس کہا ہے۔ اور اسی میں احتیاط اور دین کی سلامتی بھی ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے تو مشکوک امور سے بھی دور رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

جیسا کہ ترمذی، نسائی، ابن حبان، مسند احمد، مستدرک حاکم میں حضرت علیؓ سے مروی ارشاد نبوی ﷺ ہے:

---

(۲۳۸) اضواء البیان فی ایضاح القرآن للشنقیطی ۱۲۷/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ) (۲۳۹)

''مشکوک اشیاء وامور کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اختیار کرو۔''

اور مسند احمد و دارمی میں حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

(اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ اَلْبِرُّ مَا طْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَ تَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتُوْكَ) (۲۴۰)

''اپنے دل سے پوچھ لو، نیکی وہ ہے۔ جس سے ہر انسان کا نفس اور دل مطمئن ہوں۔ اور گناہ وہ ہے۔ جو تمہارے دل اور سینے میں کھٹکے۔ لوگ اگرچہ کوئی بھی فتویٰ دیتے رہیں۔''

صحیح بخاری میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

(اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَ اِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ وَ مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ) (۲۴۱)

''حلال بھی ظاہر ہے۔ اور حرام بھی ظاہر ہے۔ اور ان کے مابین کچھ مشکوک و مشتبہ امور ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ کچھ نہیں جانتے، جو شخص مشکوک اور مشتبہ امور سے بچ گیا۔ اس نے اپنا دین اور آبرو محفوظ کر لئے۔ جو شخص مشتبہ امور میں واقع ہو گیا۔ وہ گویا حرام امور

(۲۳۹) بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۷

(۲۴۰) جامع العلوم و الحکم ۲۱۹۔ و حسنہ ابن رجب

(۲۴۱) بخاری و مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں واقع ہو گیا۔“

یہاں تک تو جمہور اہل علم کے دلائل تھے۔ جن کے نزدیک شراب حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہے۔ اور دلائل کی قوت کے اعتبار سے یہی صحیح ترین مسلک ہے۔

شراب کے بارے میں دوسری رائے:

الجامع الاحکام امام قرطبی اور احکام القرآن امام ابن العربی اور دیگر علماء نے ذکر کیا ہے۔ کہ ربیعہ لیث بن سعد مزنی صاحب شافعی اور بعض متأخرین علماء بغداد و قرٰی نے کہا ہے کہ شراب کا صرف پینا حرام ہے۔ ویسے یہ نجس نہیں بلکہ طاہر ہے۔ (۲۴۲)

اور حیرت ہے کہ الشیخ محمد ناصر الدین البانی نے اس مسلک کو راجح قرار دیا ہے۔ (۲۴۳)

حضرت ربیعہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ جس طرح امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ریشم کا استعمال حرام ہے۔ جب کہ فی نفسہ وہ طاہر ہے۔ ایسے ہی شراب بھی ہے۔ کہ اس کا پینا تو حرام ہے۔ مگر وہ فی نفسہ طاہر ہے۔ (۲۴۴)

ربیعہؒ نے اس طرح شراب کو ریشم پر قیاس کیا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ہے کہ یہ قیاس صحیح نہیں۔ بلکہ اسے قیاس مع الفارق کہا جائے گا۔ کیونکہ شراب اور ریشم میں کوئی خاص مناسبت ہی نہیں۔ کیونکہ ریشم کا استعمال تمام مسلمانوں کے لئے حرام نہیں۔ بلکہ صرف مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتیں اسے استعمال کر سکتی ہیں۔

---

(۲٤۲) قرطبی ۲۸۸/٦/۳۔ احکام القرآن ابن الاعربی ٦٥١/۲

(۲٤۳) تمام المنه ص ٥٥، طبع دارالرایه الریاض

(۲٤٤) احکام القرآن ٦٥١/۲

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب کہ شراب کا معاملہ اس کے برعکس یوں ہے کہ یہ نہ مردوں کے لئے حلال ہے اور نہ عورتوں کے لئے حلال۔ بلکہ تمام مسلمانوں پر کلی طور پر حرام ہے۔ لہٰذا شراب کو ریشم پر قیاس کرتے ہوئے طاہر قرار دینا درست نہیں۔

دوسری دلیل:

اسی دوسری رائے رکھنے والے حضرات میں سے سعید بن حداد قرویؒ کہتے ہیں کہ:

> ''صحابہ کرام نے شراب کی حرمت نازل ہونے کے بعد اسے گلیوں میں بہادیا تھا۔ جو کہ اس کے طاہر ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اگر یہ نجس ہوتی تو صحابہ کرام اسے گلیوں میں نہ بہاتے۔ بلکہ نبی اکرم ﷺ بھی اسے گلیوں میں بہانے سے منع فرما دیتے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے چلتی راہوں پر قضائے حاجت سے منع فرمایا ہے۔'' (۲۴۵)

جوابات:

اس دلیل یا شبہ کے امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ اور ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور اور دیگر علماء نے متعدد وجوہ سے جوابات دیئے ہیں۔ (۲۴۶) مثلاً

q یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شراب کو مدینہ کی گلیوں میں اس لئے بہادیا کہ اس وقت تک فضلات یا نجاستوں کو بہانے کے زیرزمین ذرائع یعنی ڈرین لائن اور گٹر سسٹم کا رواج ہی نہ تھا۔ اور اگر وہ سارے شہر کی شراب کو شہر سے باہر لے جا کر بہاتے، تو اس میں قدرے حرج اور مشقت تھی۔

---

(۲۴۵) قرطبی ۲۸۸/۶/۳

(۲۴۶) قرطبی ۲۸۹/۶/۳، ۵۳/۱۲/۶۔ موقف الاسلام من الخمر ص ۴۷، ۵۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

r یہ کہ جو شراب بہائی گئی تھی وہ اتنی کثیر مقدار بھی نہیں تھی کہ وہ ساری نالیوں اور گلیوں کو لبالب بھر دیتی۔ اور چلنے والوں کے لئے کوئی جگہ ہی نہ بچتی۔ سوائے اس کے کہ وہ شراب پر سے ہی گزرتے۔

s اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب شراب گلیوں میں بہائی گئی ہو وہ نالیوں اور گہری جگہوں سے ہوتی ہوئی (اس ریتلی و پتھریلی) زمین میں جذب ہو گئی۔ اور کچھ سورج و ہوا کے اثر سے (بخارات بن کر) اڑ گئی۔ اور اس کا سارا اثر زائل ہو گیا۔ اور کچی زمین تو ویسے بھی سورج کی دھوپ اور ہوا سے سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے۔ (۲۴۷)

t اور پھر شراب کا گلیوں میں بہایا جانا ایک بلیغ انداز کی تنبیہ اور زجر و توبیخ تھی۔ تا کہ لوگ جن کے دلوں میں شراب رچی بسی ہوئی تھی۔ وہ اسے گلیوں میں بہائی جاتی اور بہائی گئی دیکھیں تو خود بھی تعمیل ارشاد میں جلدی کریں۔ اور جس کے پاس یہ موجود ہو وہ بھی سمجھ لے کہ اس سے کسی قسم کا انتفاع یا فائدہ اٹھانا جائز نہیں رہا۔ اس طرح شراب کے حرام ہونے کا حکم ان کے دلوں میں خوب جا گزیں ہو جائے۔ اور ہر شخص جس نے یہ منظر دیکھا ہو گا، وہ بعد میں آنے والوں کے لئے اسے نقل و بیان کرے گا۔ اور اگر اسے شہر سے باہر لے جایا جاتا تو ممکن تھا کہ کسی کو یہ وہم گزرتا کہ شاید اس سے پینے کے سوا دوسرا کوئی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ شراب کے گلیوں میں بہائے جانے سے اس وہم کا استیصال کر دیا۔ اور اس کی جڑیں ہی کاٹ دیں۔

u اور یہ کہنا بھی درست نہیں کہ شراب نجس ہوتی تو اسے گلیوں میں بہانے سے

---

(۲۴۷) مجموع فتاوی ابن تیمیه ۲۱/۴۷۹، ۴۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح روک دیا جاتا۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے گلی بازار میں قضائے حاجت سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اول تو گلی کوچوں میں قضائے حاجت یا پیشاب و پاخانہ کرنا مروت و اخلاق انسانی کے ہی خلاف ہے۔ اور اگر اس کی ہر کسی کو اجازت دے دی گئی ہوتی تو وہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا۔ اور یہ لوگوں کے لئے تکلیف دہ اور ضرر رساں ہوتا، کیونکہ گلی بازار لوگوں کی ضرورت کی جگہیں اور گزرگاہ ہوتی ہیں۔

دوسرا یہ کہ شراب تو بس صرف تحریم کا حکم نازل ہونے کے وقت ہی بہائی گئی تھی۔ یہ نہیں کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں موقع بموقع بہائی گئی ہو۔ یا اس کی ضرورت پیش آسکتی ہو۔ بخلاف قضائے حاجت کے (کیونکہ اس کا سلسلہ تو مستقل انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے)

7 اور ان کی مذکورہ دلیل بلکہ شبہ کا چھٹا جواب دیا گیا ہے کہ مدینہ کی گلیوں میں جہاں شراب بہائی گئی تھی، وہ راستے اور گزرگاہیں ہی تو تھیں کوئی نماز ادا کرنے کی جگہیں تو نہیں تھیں۔ اور اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ شراب کے گلیوں میں بہائے جانے کی شکل میں لوگوں کا اس سے بچنا مشکل ہے۔ بلکہ لازم ہے کہ چلتے ہوئے ان کے پاؤں، جوتوں اور عورتوں کے پردے کے پلو یا چادر کے نچلے کونے کو لگے۔ تب بھی اس شراب کا طاہر پاک ہونا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر ایک جگہ سے وہ پاؤں، جوتے یا پلو کو لگے گا۔ تو دوسری بعد میں آنے والی صاف جگہ اسے پاک کر دے گی۔

جیسا کہ ابوداؤد، مصنف ابن ابی شیبہ، موطا امام مالک، مسند امام شافعی اور مسند احمد میں ہے۔ کہ ایک عورت نے ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے کہا:

(اِنِّیْ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَ اَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذَرِ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں اپنی چادر کا نچلا پلو لمبا چھوڑتی ہوں اور گندی جگہوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ (لہٰذا میں کیا کروں)"

اس پر حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ) (۲۴۸)

ایسے ہی ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ) (۲۴۹)

"جب تم میں سے کسی کے جوتے کو گندگی لگ جائے تو (بعد والی زمین یا راستے کی) مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔"

اور ابوداؤد و ابن حبان اور مستدرک حاکم میں ہے:

(إِذَا وَطِئَ الْأَذٰى بِخُفَّيْهِ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ) (۲۵۰)

"اگر کسی کے موزوں پر کوئی گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کر دیتی ہے۔"

اور اس مفہوم کی تائید ابوداؤد "باب الصلوۃ فی النعل" میں مذکور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔(۲۵۱)

اور ابوداؤد میں بنی عبدالاشہل کی ایک صحابی عورت بیان کرتی ہیں۔ کہ میں

---

(۲۴۸) ترمذی مع التحفۃ ۱/۴۳۷، ۴۳۹۔ ابو داؤد مع العون ۲/۴۴

(۲۴۹) ابو داؤد مع العون ۲/۴۷

(۲۵۰) ایضاً ۲/۴۸

(۲۵۱) ابو داؤد مع العون ۲/۳۵۳ حدیث ۶۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

(اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا تَطَهَّرْنَا ؟)

''مسجد تک جانے کا ہمارا راستہ گندا ہے۔ جب ہم وضو کر کے نکلیں تو کیا کریں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

(اَوَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ اَطْيَبُ مِنْهَا؟)

''کیا اس گندی جگہ کے بعد صاف ستھرا راستہ نہیں آتا؟''

اس صحابیہ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ) (۲۵۲)

''گندگی والی جگہ سے اگر کچھ لگ گیا تو صاف جگہ سے وہ پاک ہو جائے گا۔''

اور ترمذی و ابو داؤد میں اس معنی کی بعض روایات حضرت عائشہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہیں۔ (۲۵۳)

خلاصہ کلام:

مجموعی تفصیلات کا خلاصہ یہ ہوا کہ شراب کا پینا حرام ہے۔ اور اس کا چھونا باعث نجاست ہے۔ کیونکہ وہ بذاتہ نجس و ناپاک ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر (سعودی عرب)

---

(۲۵۲) ابو داؤد مع العون ۲/۴۵، ۴۶

(۲۵۳) ابو داؤد مع العون ۲/۴۸، ۴۹۔ الترمذی مع التحفۃ ۱/۴۴۰